

63

63

उद्दू संग्रह

पुस्तक का नाम जील के उपदेश

लेखक लाला मूरि जीस्वामी

प्रकाशन वर्ष.....

आगत संख्या..... 63

Signature with Date

Entered in Data



सुदर्शन चक्र

(63)

والا شکرانہ مافی وقار محترم جناب ڈاکٹر صاحب

اور

جناب کے قریبی دوستی کے لیے بہار لاج اور معزز حاضرین جلہ

دعا ہے کہ اس مبارک وقت میں ملتان کچھ بند
رج نہیں کیا کہ ہمیں اس کا یہ پہلو بہت شاندار رہا ہے
اس کو نہ جیسا کہ یہ یاد دہا کر رہا ہے۔ جس کی رکھشا کے لئے خود
بلکوان کوڑھلے گا اور دیکھنا پڑا۔ اس کی خاک پاک سے شمس تبریز
جیسا عارف (کیا ہی) اٹھا۔ اور بھی کئی ہاتھ اور اولیا یہاں ہو گئے
ہیں۔ اس دعا کے پستی کے زمانے میں بھی آج یہ بات کس قدر خوشی کا
عہد ہے کہ یہ بڑے بانی (کلام پاک) پہلے پہل کو روکھشتر و صرم کھیتہ میں
شری جگوان کرش نے اپنے بھگت ارجن کو سنانی مٹی۔ اس پورے بانی کی
پہلی برادری کا نفرنس یہاں سانی طار ہی ہے۔ یہ اہل ملتان کی عین سعادت
اور نیک بختی ہے اس پر میں انہیں مبارک باد دیتا ہوں۔

قریباً ڈھائی سال گزرے۔ جب میں لاہور سے تبدیل ہو کر ملتان آیا
میں نے سن رکھا تھا۔ کہ حکومت گیتا نہایت اعلیٰ گرفتہ ہے اور کبھی کبھی میرے
دل میں اس کے بارے میں کی زبردست اُمتگ پیدا ہوتی تھی۔ لیکن سنکرت

کے پر

والا

جنیہ تبت

رو

سچ نہیں

س پوتہ

جگوان کو

میسار

میں اس

عش

شری بھگوان

پہلی پراون

اور نیک

قر

میں نے سر

دل میں اس



(63)

ادم

والا نشان عالی وقار محترم جناب ڈاکٹر صاحب

اور

جنبہ تیگ مورتی گو سوامی جی ہمارا ج اور معزز حاضرین جلسہ

روحانیت اور دھرم کے اعتبار سے گو اس وقت شہر ملتان کچھ بلند
 چہ نہیں رکھتا مگر قدیم زمانے میں اس کا یہ پہلو بہت شاندار رہا ہے
 اس پورتر بھومی نے پرہاد جیسا بھگت پیدا کیا۔ جس کی رکھشا کے لئے خود
 جگوان کو نرسنگھ کا اوتار لینا پڑا۔ اس کی خاک پاک سے شمس تبریز
 جیسا عارف (گیانی) اٹھا۔ اور بھی کئی جہات اور اولیا یہاں ہو گئے
 ہیں۔ اس دھارمک پستی کے زمانے میں بھی آج یہ بات کس قدر خوشی کا
 باعث ہے کہ جو پورتر بانی (کلام پاک) پہلے پہل کو روکھیشتر دھرم کھیتریں
 شری بھگوان کرشن نے اپنے بھگت ارجن کو سنائی تھی۔ اس پورتر بانی کی
 پہلی پراونشل کانفرنس یہاں منائی جا رہی ہے۔ یہ اہل ملتان کی عین سعادت
 اور نیک بختی ہے اس پر میں انہیں مبارک باد دیتا ہوں۔

قریباً ڈھائی سال گزرے۔ جب میں لاہور سے تبدیل ہو کر ملتان آیا
 میں نے سن رکھا تھا۔ کہ بھگوت گیتا نہایت اعلیٰ گرنتھ ہے اور کبھی کبھی میرے
 دل میں اس کے پڑھنے کی زبردست اُمنگ پیدا ہوتی تھی۔ لیکن سنسکرت

گیتا کے مطاب

زبان سے نادافق ہونے کے سبب میں اس خواہش کو پورا نہ کر سکتے
میری خوش قسمتی سمجھئے کہ یہاں آکر مجھے پوجیہ پنڈت، چوڑا منی جی ہمارا سمجھنا گیا۔
لے کا موقع نصیب ہوا۔ آپ نے بھگوت گیتا کی بے حد تعریف کر کے میری
شوق کو اُسنا بھر کا یا۔ کہ میں نے فوراً سنسکرت زبان سیکھنی شروع کر رکھا تھا۔ اور
دی۔ آخر سنسکرت کے اس شلوک کے مطابق

बिन्दुनिपातेन क्रमशः पूर्यते चतः ।
हेतु सर्वविद्यानां धर्मस्य च धनस्य च ॥

جل - بندو - بناتین - کرمش - پوریتے - گھٹ
سا - ہینو - سرو - ودیا نام - دھرمیہ - چا - دھنسیہ - چا
یعنی جس طرح قطرہ قطرہ پینے سے گھڑا بھر جاتا ہے۔ ویسے ہی کچھ سامنے
گھوڑا کر کے سب دیا میں (علوم) دھرم اور دھن اکٹھے ہو جاتے ہیں گیان اور
مانیہ در پنڈت جی کی ہر بانی سے میں نے شرمید بھگوت گیتا کو نہ پوتر بھو
پڑھ لیا بلکہ حفظ بھی کر لیا۔ جس کے لئے میں پوجیہ پنڈت جی کا تہ تمام کی حیثیت
سے شکر ادا کرتا ہوں۔

دہنی انقلاب

پیارے بھائیو! آپ یقین جانیں کہ جوں جوں میں بھگوت گیتا کو پوری محسوس
بوتول

- ۱- قطرہ ۲- ٹپکنا ۳- آہستہ آہستہ ۴- بھرتا ہے ۵- گھڑا
- ۶- اسی طرح ۷- سب ۸- اور

منی جس بو

پرانہ کر سکتے
 سنی جی مہار سمجھتا گیا۔ انگریزی اور دوسری زبانوں کی کتابوں سے میری رغبت ہنٹی چلی
 کر کے میری تھی۔ ایک وقت وہ تھا۔ جب میں کالج سے تازہ تازہ ایم۔ اے پاس کر کے
 سیکھنی ستر دکھا تھا۔ اور انگریزیت کی ہوا دماغ میں سمائی ہوئی تھی۔ تب میں سنکرت
 یسکوں (کتب) کو خاطر میں بھی نہ لاتا تھا۔ اور سنکرت جاننے والوں کو بالکل
 دان (عالم) نہ سمجھتا تھا۔ ستر میدھگوت گیتا کے پڑھنے سے میری آنکھیں
 چلیں۔ مجھے محسوس ہوا۔ کہ گویا پہلے میں بالکل گھٹا ٹوپ اندھیرے میں
 تھا۔ اور اب مجھے حقیقی علم کی روشنی نظر آئی۔ اب دویا اور ادویا یعنی
 علم اور جہالت کا فرق سمجھ میں آیا۔ دوسرے علوم، برہم و دویا (علم معرفت)
 ویسے ہی کچھ سامنے ایسے ہیں۔ جیسے دن کے مقابل رات۔ اکسیر کے سامنے خاک۔
 ہو جاتے ہیں گیان اور بھگتی کی گنگا میں ڈبکی لگانے کا سو بھاگیہ (سعادت) مجھے
 ت گیتا کو نہ پو پتر بھومی میں آکر نصیب ہوا ہے۔ اب میرے لئے ملتان ایک بزرگ
 ت جی کا نہ تمام کی حیثیت رکھتا ہے۔ گویا سچے معنوں میں یاترا کا تیر تھا ہے۔

میں استقبالیہ کمیٹی کا بہت مشکور ہوں کہ اس نے مجھ ناچیز کو اپنی
 مہارت کا اعزاز بخشا ہے۔ میں اپنی خامیوں سے اچھی طرح واقف ہوں اور
 گیتا کی محسوس کرتا ہوں۔ کہ میں کسی طور پر بھی اس عزت کے لائق نہ تھا۔
 بقول حافظ شیراز سے

آسمان بابر امانت نخواست کشید

قرعہ فال بنام من دیوانہ زدند

یعنی جس بوجھ کو آسمان بھی نہ اٹھا سکا۔ وہ مجھ دیوانے کے سر پر ڈالا گیا

مَنان میں نہایت قابل سہتیاں موجود ہیں جو سترمید بھگوت
میں ماہر ہیں۔ اور اس عارفانہ کلام کی گہرائیوں سے پوری طرح واقف
ہیں۔ ان کے سامنے مجھ بتدی کی حقیقت ہی کیا ہے۔ ایسی صورت میں
استقبالیہ کمیٹی کی صدارت کا فخر مجھے عطا کرنا درحقیقت اہل مَنان کی
دلی اور مہمان نوازی کا پورا ثبوت ہے۔ میں پھر تہ دل سے آپ کا شکریہ
ادا کرتا ہوں۔

خیر مقدم مہمانانِ جلیل القدر

معزز حاضرین! میں آپ سب صاحبان کی طرف سے اپنے بھائی
مہمان کو جو اس کانفرنس کے سرتاج ہیں۔ پرتسپاک خوش آمد کی خدمت
کہتا ہوں۔

مجھی ہے دھوم یہاں آج کس کے آنے کی
قدم قدم پہ پہنچی ہے نگہ زمانے کی
جناب ڈاکٹر صاحب کی شخصیت کچھ تعارف کی محتاج نہیں۔ کس قدر
شخص آپ کے نام نامی اور علو منزلت سے واقف ہے۔ آپ کا کون سا
ملک کے چوٹی کے مدبروں میں ہوتا ہے۔ آپ اپنی مسلمہ قابلہ لطافت اور
آدوسیع حسنِ خلق کی وجہ سے ملک کے ہر طبقہ میں عزت کی نگاہ سے
دیکھے جاتے ہیں۔ آپ کی ہنگامہ خیز تقریروں کی گونج جو آپ پنجاب کے سالہا سال
میں نہایت بے باکی سے فرمایا کرتے ہیں۔ ہر وقت ہمارے کانوں میں

63

رہتی ہے۔ چنانچہ حال ہی میں گورنمنٹ نے بھی ان خوبیوں کا اعتراف کرتے ہوئے آپ کو نائٹ ہڈر (Knight Hood) کے خطاب سے سرفراز فرمایا ہے۔

میں آپ سب صاحبان کی طرف سے محترم جناب ڈاکٹر صاحب کی خدمت میں مدیہ مبارک باد پیش کرتا ہوں۔

پیارے بھائیو! میں سمجھتا ہوں کہ اس کانفرنس کے پردھان، تینگ مورتی سٹری گو سوامی گنیش دت جی مہاراج جیسی مشہور ہستی کے متعلق بھی کچھ کہنے کی چنداں ضرورت نہیں۔ آپ کی پاکیزہ اور نیک زندگی سے ہندو پہلک بخوبی واقف ہے۔ آپ سٹری سنان دھرم سے اپنے بھائی پنجاب کی رُوح رُواں ہیں اور آپ کی زندگی کا ہر لمحہ قوم و ملک خوش آہی خدمت میں گذرتا ہے۔

سچو! اب میں اصلی مصنون کی طرف رجوع کرتا ہوں۔

شرمید بھگوت گیتا ہندو دھرم کی سرتاج پُستکوں میں سے ہے اور بھگتی۔ گیان اور نیش کام کرم کے اُپدیش کا اٹھارہ سمندر ہے۔ یہ نہیں جس قدر حیران کرنے والی ہے کہ صرف سات سوشلوک ہیں مگر زندگی ہے۔ آپ کا کون پہلو ہے جو ان کے اندر ادا نہ کیا گیا ہو اور پھر نہایت بلاغت و ستمہ قابلہ لطافت اور خوبی کے ساتھ۔ لفظ ایسے آسان کہ اس سے زیادہ آسان ت کی نگاہ سنسکرت پُستک کا ملنا ناممکن ہے۔ مگر مضامین میں اس قدر گہرائی ہے پ پنجاب کہ ساہا سال تک پڑھنے کے بعد بھی ان کی نہ تک پہنچنا مشکل ہے۔ طرفہ

۱۔ عبادت ۲۔ معرفت ۳۔ بلا واسطہ عمل

بھگوت گیتا کی عظمت

اپنی غنم

تزیہ کہ جب اسے پڑھو۔ نئی چیز معلوم ہوتی ہے اور بار بار پڑھنے سے
 آگتا نہ کی بجائے اور بھی اس کی طرف کھیٹا چلا جاتا ہے۔ بھگوت گیتا
 ودوان لوگ، **सर्वशास्त्रमयी** (سرو۔ شا ستر مئی) یعنی سارے
 شاستروں کا پورٹ کہتے ہیں۔

چنانچہ اس کی شان میں کہا گیا ہے۔

**वर्षनिषदो गावो दोग्धा गोपालनन्दनः
 पार्थो बत्सः सुधीर्भोक्ता दुग्धं गीतामृतं महत्॥**

سرو۔ اُپ لشدو۔ گا دو۔ دو گدھا۔ گویال۔ سندا
 پارٹھو۔ ولسا۔ سدھتہ۔ بھوگتا۔ دو گدھم۔ گیتا۔ امرت۔ مہت
 یعنی اُپ لشدگا میں ہیں۔ ستری کرشن جی آپ گوالے ہیں۔ ارجو
 بکھڑا ہے۔ اور گیتا روپی امرت دودھ ہے۔ جس کو ودوان پیتے
 لوکمانیہ بال گنگادھرتلک جی مہاراج فرماتے ہیں کہ دنیا میں میرے مہانتا ہو
 لئے بھگوت گیتا سے بڑھ کر اور کوئی پیاری چیز نہیں۔

فقوڑا عرصہ گزرا ہے کہ مہانتا گاندھی جی نے اچھوت ادھار۔ کو شغب
 متعلق ایک مضمون کے دوران میں لکھا تھا۔ کہ اگر بھگوت گیتا کو چھ گیتا پڑھنے
 کر باقی تمام ہندو دھرم شاستر پر ماتا نہ کرے، دنیا سے نابود ہو جائے گا۔
 تو بھی جب تک بھگوت گیتا موجود ہے۔ ہندو دھرم قائم رہے گا۔ اس کا کھڑا ہوا۔
 بڑھ کر بھگوت گیتا کی شان میں اور کیا کہا جاسکتا ہے۔

- ۱۔ بھولور ۲۔ دوہتہ والا ۳۔ بکھڑا ۴۔ عقل مند یعنی ودوان ۵۔ دودھ کھڑے ہیں۔

دیکھو
 گیتا
 کا
 اندھ

شرید بھگوت گیتا کی عظمت کا احساس صرف ہندوستان تک ہی
 نہیں بلکہ غیر مالک میں بھی اس کو بڑی قدر کی نگاہوں سے دیکھا جاتا
 ہے۔ خاص کر جرمنی اور امریکہ کے بڑے بڑے عالم اور فلاسفر تو اس پر زلفیتہ
 ہندوستان کے مایہ ناز شاعر ڈاکٹر ٹیگور جب پہلی مرتبہ امریکہ گئے
 اس کے مشہور فلاسفر ایسن کے بیٹے نے بھگوت گیتا کی ایک جلد بطور
 اس شاعر اعظم کی خدمت میں پیش کی اور کہا کہ میرے والد مرحوم کو اس
 اتنی عقیدت تھی کہ وہ ہر روز صبح اٹھ کر پہلے اس کو پڑھتے تھے۔ پھر
 اور کام کو لکھتے لگاتے تھے۔ ان کی سب سے زیادہ عزیز چیزیں آپ
 ذکر کرتا ہوں۔

یہیں۔ ارجو
 بھگوت گیتا سے ایسن کی یہ عقیدت درحقیقت اُس کے گورو ہتھورو
 کی تعلیم اور فیضِ صحبت کا نتیجہ تھا۔ ہتھورو امریکہ کے ایک بہت
 سنا میں میرے ہاتھ ہو گزرے ہیں۔ آپ گیتا کے بے حد پریمی تھے۔ آپ کے اس
 کا اندازہ اس واقعہ سے بخوبی لگ سکتا ہے کہ آپ شہری آبادی کے
 اور شعوبہ سے دور ایک جنگل میں تنہا رہتے تھے۔ ایسن روزانہ آپ
 گیتا کو چھ گیتا پڑھنے کے لئے جنگل میں آیا کرتا تھا۔ ایک دن اُس نے آکر دیکھا کہ آپ
 سے نابود ہو چکا رہا ہے۔ بکے نیچے چند ایک زہریلے سانپ لیے پڑے ہیں۔ وہ ڈر کے مارے
 ہے گا۔ اس کا کھڑا ہوا۔ جب سانپ چلے گئے تو آکر آپ سے کہا کہ یہاں سانپوں کے
 سے آپ کی زندگی سخت خطرے میں ہے۔ اسلئے بہتر ہوگا کہ آپ جنگل چھوڑ کر شہر
 ۵۔ دودھ کر رہیں۔ مگر ہتھورو نے جواب دیا کہ جب تک شرعی مائتا گیتا میری حفاظت

کے لئے موجود ہے مجھے کسی قسم کا خوف و خطر نہیں۔
 ایک اور موقع پر آپ (بہاتا تھورو) فرماتے ہیں کہ بھگوت گیتا کے سامنے دنیا کا
 علم بچ ہے۔ میں روزانہ صبح اٹھ کر پہلے اپنی آتما (روح) کو گیتا روپی ہون کا انگریز
 (مقدس پانی) سے اشنان کرتا ہوں۔

ان کے علاوہ بھگوت گیتا کے متعلق دیگر مغربی عالموں اور مسلم بزرگوں کے
 آپ کے سامنے رکھے جاتے ہیں۔

بروکس (Mr. Brooks) امریکن فرماتے ہیں کہ

It is India's Contribution to the future religion of the world.

ترجمہ۔ مستقبل میں ایک دقت آئے گا کہ ساری دنیا کا ایک مذہب ترجمہ۔
 اور بھگوت گیتا کی تعلیم پر ہی اس مذہب کی بنیاد رکھی جائے گی۔

ڈاکٹر بارنٹ (Dr. L. D. Barnett) کا ارشاد

Millions have heard it (the Gita), read it and found in it largest hope

the Soul's God-ward striving. And their life has not been utterly vain; for the

Gita has a gospel to deliver.....

ترجمہ۔ گیتا کو لاکھوں آدمیوں نے پڑھا اور سنا ہے اور اس سے
 پرمانہ تک پہنچنے کی زبردست اُمید ملی ہے۔ ان کی یہ توقع بے بنیاد نہیں

واقعی ایک امیسا افزا اور تشفی خیز پیغام رکھتی ہے۔

سیر ایڈون آرنلڈ (Sir Edwin Arnold) انہوں نے
لینٹا روپی ہونے کا انگریزی نظم میں ترجمہ کیا ہے۔ جو کہ انگریزی دان طبقے میں بہت مقبول
ہو گیا ہے۔ یہ کہتے ہیں۔

The song celestial "that famous and marvellous"
ous "Sanskrit poem."

"So lofty are many of its declarations, So
sublime its aspirations, so pure and tender its piety."

"English literature would certainly be incomplete
without possessing in popular form a poetical and philosophical work so dear to India"
ایک مذہب پر جمہوریت کی ایک مشہور حیرت انگیز نظم ہے جس میں حدود راجہ مند فلسفہ اور اعلیٰ شاعری
ملتی ہے۔ اس کے دعوے نہایت اونچے ہیں۔ اس کی تعلیم بہت پاکیزہ ہے۔ اس کے مطالعہ
نے انسان کے دل میں حدود راجہ مند روحانی امنگیں پیدا ہوتی ہیں۔ اس کے ترجمے مختلف یورپین
کاوشوں میں شائع ہوئے۔ اطالوی، یونانی وغیرہ میں ہو چکے ہیں اور اگرچہ اس کا انگریزی مترجم بھی
موجود ہے تاہم میں سمجھتا ہوں کہ اگر اس کا ترجمہ انگریزی نظم میں نہ کیا جائے تو انگریزی لٹریچر میں نقصان ہوگا۔

وارن ہسٹنگز (Warren Hastings) ہندوستان کا پہلا گورنر

نزل۔ آپ کی یہ رائے ہے

'that the west has nothing to teach the East'
مترجمہ۔ مغرب کے پاس مشرق کو سکھانے کے لئے کچھ بھی نہیں ہے
کھگوت گیتا کی لاثانی تسلیم سے متاثر ہو کر آپ یوں فرماتے ہیں۔

(اگلے صفحے پر ملاحظہ ہو)

Gita is a "performance of great orgi-
 lity, of a sublimity of conception, reas-
 oning and diction almost unequalled
 among all the known religions of mankind."

ترجمہ - بھگوت گیتا ایک نہایت نادر کتاب ہے اور خیال۔ فلسفہ انسان۔
 منطق اور طرزِ بیان ان چاروں کے کمالات کا مجموعہ ہے۔ دنیا بھر کے ہم پر عمل پیر
 لٹریچر میں اس پایہ کی اور کتاب کا مناسبت ہے۔

ولیم ہمبولٹ (Wilhelm Von Humboldt) من
 جرمن فلاسفر کہتے ہیں۔

ہمبولٹ

The 'Bhagavadgita' is the deepest and
 blimiest production that the world
 ossesses. I read it with a permanent feeling
 gratitude to wards Fate that has let me
 ve in order to study this work."

ترجمہ - دنیا میں جس قدر کتابیں ہیں۔ ان میں سب سے زیادہ بلند
 اور گہرے خیالات کی کتاب بھگوت گیتا ہے۔ میں نے جب اسے پڑھا
 پر ماننا کا ہمیشہ شکر یہ ادا کرتا رہا۔ کہ اس نے مجھے اس وقت تک زندگی
 کہ مجھے بھگوت گیت کے مطالعہ کا موقع ملا۔

اب بھگوت گیتا کے متعلق چند مسلم بزرگوں کے خیالات آپ

Gita گذار کئے جاتے ہیں۔

ایک ایرانی بزرگ نہربان شہر یارجی المعروف ہربابا فرماتے ہیں۔

چونکہ سری کرشن جی ہندو قوم میں پیدا ہوئے۔ اس لئے بھگوت گیتا ہندوؤں
سبھی جانتی ہے۔ مگر اس کا پیغام صرف ہندو قوم کے لئے نہیں بلکہ تمام

ہربابا

نیال۔ فلسفہ انسان کے لئے ہے۔ اگر روئے زمین پر بسنے والی ساری قومیں اس
دنیا بھر کے عظیم پر عمل پیرا ہو جائیں تو دنیا بھر میں محبت اور پریم کا دور دورہ ہو جائے
بدامنی۔ فنا و باہمی عداوت بالکل مٹ جائے۔

من (Wib) شہنشاہ اورنگ زیب کے بڑے بھائی شہزادہ داراشکوہ، آپ لٹنڈ
بھگوت گیتا سے حد درجہ عقیدت رکھتے تھے۔

The چنانچہ بھگوت گیتا کے متعلق آپ فرماتے ہیں کہ

ابلیس (blime) ابدی مسرت کا سرچشمہ ہے۔ صداقت کی منزل کی طرف لے جانے کے
بہترین رہنما ہے۔ یہ برہم گیان (اسرار معرفت) کو پورے طور پر منکشف کرتی
اور حقیقت بخوبی دکھلا دیتی ہے۔ اس میں دنیا اور عاقبت کے گہرے اور
راز بالکل کھول کر رکھ دیے گئے ہیں۔

داراشکوہ

سلطان فیروز شاہ تغلق اور شہنشاہ اکبر بھی بھگوت گیتا کی اعلیٰ تعلیم
بہت متاح تھے۔ اور دونوں نے اپنے درباری شعرا سے اس کا فارسی میں
سے پڑھا کر لیا۔ چنانچہ ملک الشعراء فیضی کا ترجمہ بہت مشہور و مقبول ہے۔

فیضی

اس سلسلہ میں آخر میں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ سکندر اعظم جب
ہندوستان کی فتح کے ارادہ سے روانہ ہوا۔ تو اس نے اپنے
ت آپ

تعلیم

اُسناد اور سطور سے جو کہ اپنے زمانہ کا بے مثال عالم اور فلاسفر تھا۔
کے لئے ہندوستان سے کیا تحفہ لاؤں؟ ارسطو نے کہا کہ بھگوت گیتا کا نام ہے بلکہ
جبلد لیتے آنا۔

صاحبان! اور بھی بہت سے ایسے فلاسفر اور علماء ہو گزرے ہیں۔
نے بھگوت گیتا سے روحانی روشنی حاصل کی ہے اور اسے بے حد کو پیچیدہ
اگر ان سب کا ذکر کیا جائے تو مضمون طوالت پکڑ جائے گا۔ لہذا یہ حالت کا تو علم
کا حوالہ دینے پر اکتفا کی جاتی ہے۔ آپ ان کے خیالات سے ہی بخوبی واقف
لگا سکتے ہیں کہ بھگوت گیتا کس قدر عظمت رکھتی ہے۔

لیکن گیتا کی اس عالمگیر مقبولیت اور عظمت کے ساتھ ساتھ
قدر رنجہ اور افسوسناک ہے کہ بھگوت گیتا کی تعلیم کے مفہوم کے
میں بہت اختلاف رائے پایا جاتا ہے۔ ایک طبقہ کی رائے ہے کہ بھگوت گیتا
سے سنیا س (ترک دنیا) کا سبق ملتا ہے۔ دوسرا طبقہ کہتا ہے کہ
ہے بلکہ بھگوت گیتا کرم یوگ کی ہدایت کرتی ہے یعنی انسان زندگی کی
میں ضرور حصہ لے مگر اعمال کے پھل کی خواہش دل میں نہ رکھ کر۔ بالفاظ
ہر فعل کو فرض سمجھ کر انجام دے۔ کہ اسی کا نام ہی نیش کام کرم ہے۔

عام طور پر لوگ یہی سمجھتے ہیں کہ بھگوت گیتا سنیا س (ترک دنیا) کا نام
ہے۔ مگر یہ خیال سراسر غلط ہے۔ مشہور ریسمانی نیتا مہاتما منس راج جی اکثر فرمایا کہ
کہ گیتا جس قدر اتم پرستک ہے اتنا ہی دنیا نے اسے غلط سمجھا ہے۔
میرا ذاتی خیال یہ ہے چونکہ بھگوان کرشن اور ارجن کے مابین

گیتا کی تعلیم کے متعلق مفسرین میں اختلاف رائے

ملا سفر تھا۔
 جھگوت گیتا کا نام ہے۔ اخیر پہلے کی تیاری کے سم واو (گفتگو) ہے۔ اور وہ بھی اس
 جبکہ رشتہ داروں اور عزیزوں کی موت کے خیال سے ارجن کے حواس
 تھے۔ اس گفتگو میں کوئی الجھن نہیں ہونی چاہیئے۔ ایسی حالت میں
 کو بچیہ انداز میں ہدایت کرنا گویا اس کی پریشانی کو اور بھی بڑھانا تھا۔
 لہذا اس حالت کا تو عین تقاضا تھا کہ اس سے سیدھے سادے طریق سے
 لی جائے تاکہ وہ آسانی سے سمجھ سکے۔ چنانچہ حقیقت واقعہ بھی یہی ہے
 وان کرشن نے ارجن کو سادہ انداز میں آپدیش دیا ہے اور آخر میں تو
 کو بالکل صاف کر دیا ہے۔

حاصل کلام یہ ہے کہ اس اختلاف رائے کی ذمہ داری گیتا کے
 بیان پر عائد نہیں ہوتی۔ بلکہ ان معترضوں اور ٹیکاکاروں پر جنہوں نے
 اپنے عقائد کو جو وہ پہلے سے ہی رکھتے تھے۔ جھگوت گیتا کی تائید
 بالکل درست ثابت کرنے کے لئے الفاظ کے معنی نکالنے میں بہت
 تانی سے کام لیا ہے۔ اور اس کے سیدھے سادے الفاظ سے
 حلق اور عجیب عجیب مطلب نکالنے کی کوشش کی ہے۔

جھگوت گیتا کے آپدیش کا صحیح مطلب سمجھنے کے لئے لفظی بحث میں
 کی ضرورت نہیں۔ بلکہ صرف اسی بات کو پیش نظر رکھنے سے حقیقت
 فوری پتہ چل سکتا ہے کہ یہ آپدیش کیونکر ظہور میں آیا۔ اور اس وقت اس
 سے کیا نتیجہ نکلا۔

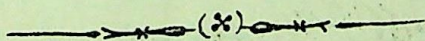
جھگوان کرشن نے یہ آپدیش اس لئے دیا کہ ارجن جس نے کہ اپنے رشتہ داروں

گیتا کی حقیقت

اور عزیزوں کے موہ میں آکر جنگ کرنے سے بالکل انکار کر دیا تھا۔ حصہ لے۔ چنانچہ اس اپدیش کا یہی نتیجہ نکلا کہ اپدیش سنے کے بعد زمین پر پھینکے ہوئے یز و کمان کو پھر سے اٹھا لیا۔ اور پوری سرگرمی میں مشغول ہو گیا۔ بس اس بات سے بھگوت گیتا کی حقیقتی تصوراتی طور پر ظاہر ہے۔ جس پر مزید حاشیہ آرائی کی ذرہ بھر بھی گناہ نہیں ہے۔

مطلب یہ کہ گیتا انسان کے اندر بہادری کی روح پھونک دیتی۔ کوشیر دل بناتی ہے۔ پست ہمت آدمی کے حوصلہ کو بہادری کا سااستن جی کے مضبوطی عطا کرتی ہے۔ اور زندگی کی جنگ میں حصہ لینے کی پرزور تلقین دیتی ہے۔ فوجیں بالمشق سے جی چڑانے والوں کی سخت مذمت کرتی ہے۔

پیارے بھائیو! اب میں بھگوت گیتا کا ادھیائے وار خلاصہ بڑا بہادر سچا بھگت کے سامنے رکھتا ہوں۔



نوں فوجوں
ت اپنے نزد
ر جھوٹی ع
گی۔ لاکھوں
ہوں بچے
ان خیال

ادھیائے وار خلاصہ

اوم
شری پرماننے نہ

پہلا ادھیائے

ارجن کا دھماکا

کورڈوں نے پانڈوؤں کی جاگیر دھوکے سے چھین لی تھی ادھیائے
کا سا استشن جی کے سمجھانے پر بھی واپس کرنے پر راضی نہ ہوئے جس کا نتیجہ یہ ہوا۔
رفین میں جنگ چھڑ گئی چنانچہ کور دھوکے کے میدان میں پانڈو اور کور
فوجیں بالمتقابل مرنے مارنے پر تیار کھڑی ہیں۔ پانڈوؤں میں ارجن سب
نے وار خاں بڑا بہادر ہے بلکہ مہا بھارت کی جنگ کا ہیرو ہے۔ وہ بھگوان کرشن
سچا بھگت ہے۔ بھگوان خود اپنے بھگت کی رتھ بانی کر رہے ہیں۔ ارجن
نوں فوجوں کے درمیان کھڑا مقابل کے لشکروں پر نظر دوڑاتا ہے۔ اُس
ت اپنے نزدیک رشتہ داروں کو مرنے مارنے پر آمادہ دیکھ کر ارجن کا دل
(جھوٹی محبت) سے بھر جاتا ہے۔ وہ سوچتا ہے کہ جنگ سے بڑی تباہی
لگی۔ لاکھوں جاہل تلف ہو جائیں گی۔ نہاروں عورتوں کا سہاگ لٹ جائیگا
سوں بچے یتیم اور لاوارث ہو جائیں گے۔ خاندان کے خاندان مٹ جائیں
۔ ان خیالات سے اُس پر گھبراہٹ طاری ہو جاتی ہے۔ جسم لڑا اٹھتا ہے

آنکھوں سے آنسو بہ نکلتے ہیں۔ مانتہ کپکپانے لگتے ہیں۔ اور دھنسن
مانتہ سے چھوٹ کر زمین پر گر پڑتا ہے۔ ارجن جنگ کرنے سے باز
کر دیتا ہے۔ اور بھگوان کرشن سے مخاطب ہو کر کہتا ہے۔

हे विजयं कृष्ण न च राज्यं सुखानि च ।

राज्येन गोविन्द किं भोगैर्जीवितेन वा ॥

۱۔ نہ کا نکھٹے۔ ۲۔ وچیم۔ ۳۔ کرشن۔ ۴۔ نہ۔ ۵۔ چہ۔ ۶۔ راجیم۔ ۷۔ سکھانی۔ ۸۔ چہ
۹۔ کم۔ ۱۰۔ نو۔ ۱۱۔ راجین۔ ۱۲۔ گووند۔ ۱۳۔ کم۔ ۱۴۔ بھوگیر۔ ۱۵۔ جیوتین۔ ۱۶۔ وا
۱۷۔ ارٹھ۔ ۱۸۔ اے بھگوان! میں جیت یا فتح نہیں چاہتا۔ اور نہ ہی مجھے
۱۹۔ سکھ چاہیے۔ ۲۰۔ لے گووند! میں راج سے۔ ۲۱۔ دھن دولت سے یا زندگی۔
۲۲۔ فائدہ جب ہمارے رشتہ دار یا عزیز ہی نہ رہیں۔
۲۳۔ پھر کیا۔

न हन्तुमिच्छामि घ्नतोऽपि मधुसूदन ।

त्रैलोक्यराज्यस्य हेतोः किं नु महीकृते ॥

۱۔ ایشان۔ ۲۔ نہ۔ ۳۔ ہنتم۔ ۴۔ اچھامی۔ ۵۔ گھننتو۔ ۶۔ اپنی۔ ۷۔ مدھو سودن
۸۔ اپنی۔ ۹۔ ترے۔ ۱۰۔ لوک۔ ۱۱۔ راجسیہ۔ ۱۲۔ نینتو۔ ۱۳۔ کم۔ ۱۴۔ نو۔ ۱۵۔ ہئی کرتے
۱۶۔ ارٹھ۔ ۱۷۔ اے بھگوان! بے شک یہ میرے رشتہ دار مجھے
۱۸۔ میں ان پر ہرگز وار نہ کر دینگا۔ ہر چند ان کو مارنے سے مجھے تڑوکی دکائی
۱۹۔ کا راج ہی کیوں نہ ملتا ہو۔ جب بھی میں ان پر مانتہ نہ اٹھاؤنگا۔ پھر تھو
۲۰۔ زمین کا تو ذکر ہی کیا ہے۔

ततो युदाय युज्यमानो जयं प्राप्स्यस्यति ॥



सुख दुःख को, लाभ-हानि को और जय पराजय को
समान समझ कर तू युद्ध के लिये चेष्टा कर, इस तरह युद्ध
करता हुआ तू पाप को प्राप्त नहीं होगा ।

آنکھوں سے آنسو بہ نکلتے ہیں۔ ہاتھ پکپکیانے لگتے ہیں اور دھڑکنے لگتے ہیں۔ ہاتھ سے چھوٹ کر زمین پر گر پڑتا ہے۔ ارجن جنگ کے لیے سے باز کر دیتا ہے۔ اور بھگوان کرشن سے غاطب ہو کر اس کے پاس آتا ہے۔

ह्रीं कृष्ण न च राज्यं सुखानि च ।

गोविन्द किं भोगैर्जीवितेन वा ॥

۱۔ نہ کا نکٹھے۔ ۲۔ وجیم۔ کرشن۔ ۳۔ نہ۔ ۴۔ چہ۔ ۵۔ راجیم۔ ۶۔ فی۔ ۷۔ چہ۔ ۸۔ کم۔ ۹۔ نور۔ ۱۰۔ راجین۔ ۱۱۔ گووند۔ ۱۲۔ کم۔ ۱۳۔ بھوگیر۔ ۱۴۔ تین۔ ۱۵۔ وا۔ ۱۶۔ ارٹھ۔ ۱۷۔ اے بھگوان! میں جیت یا فتح نہیں چاہتا۔ اور نہ ہی مجھے شک چاہیے۔ ۱۸۔ گوبند! میں راج سے۔ دھن دولت سے یا زندگی۔ ۱۹۔ فائدہ جب ہمارے رشتہ دار یا عزیز ہی نہ رہیں۔ ۲۰۔ پھر کہا۔

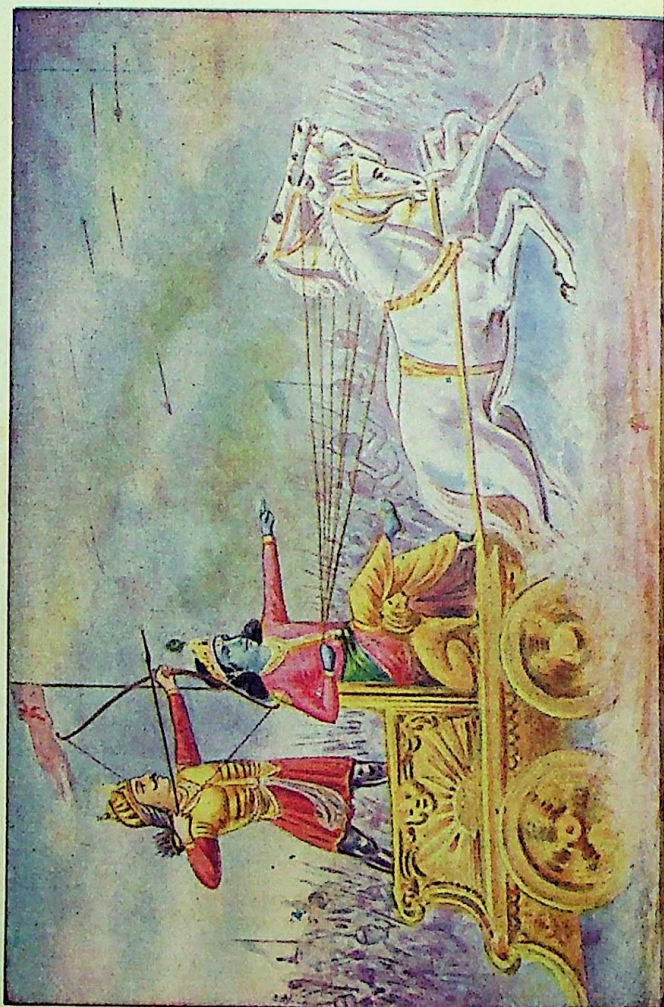
न हन्तुमिच्छामि घ्नतोऽपि मधुसूदन ।

त्रैलोक्यराज्यस्य हेतोः किं नु महीकृते ॥

۱۔ ایٹان۔ ۲۔ نہ۔ ۳۔ ہنتم۔ ۴۔ اچھامی۔ ۵۔ گھنتم۔ ۶۔ اپنی۔ ۷۔ مدھوسودن۔ ۸۔ اپنی۔ ۹۔ ترے۔ ۱۰۔ لوک۔ ۱۱۔ راجسیم۔ ۱۲۔ تینو۔ ۱۳۔ کم۔ ۱۴۔ نو۔ ۱۵۔ ہی کرتے۔ ۱۶۔ ارٹھ۔ ۱۷۔ اے بھگوان! بے شک یہ میرے رشتہ دار مجھے۔ ۱۸۔ میں ان پر ہرگز وار نہ کرونگا۔ ہر چند ان کو مارنے سے مجھے قہر کی رکا۔ ۱۹۔ کا راج ہی کیوں نہ ملتا ہو۔ جب بھی میں ان پر ہاتھ نہ اٹھاؤنگا۔ پھر تو۔ ۲۰۔ زمین کا تو ذکر ہی کیا ہے۔

सुख दुःख को, लाभ-हानि को और जय पराजय को

ततो युद्धाय युज्यस्व नैवं पापमवाप्स्यसि ॥



सुख दुःख को, लाभ-हानि को और जय पराजय को समान समझ कर तू युद्ध के लिये चेष्टा कर, इस तरह युद्ध करता हुआ तू पाप को प्राप्त नहीं होगा ।

ن کا مودہ

سینا کہہ کر ار

یہ بھگتو

द योग

त دکھی ہو

بیٹا کہہ کر ارجن رونے لگ گیا۔

یہ بھگوت گیتا کا پہلا ادھیائے (باب) ہے جسے ارجن دث دیوگ
(विषाद योग) کہتے ہیں۔ کیونکہ اس وقت ارجن موہ ویش ہو کر
ت دکھی ہو رہا ہے۔

اوم تیت ست

اد
شری پرماننے منہ

دوسرا ادھیائے

جیو کی امترنا اور کھشتری دھرم

دوسرے ادھیائے میں آتا ہے کہ ارجن کی یہ حالت زار دیکھ کر کیشن نے فرمایا۔

॥ त्वा कश्मलमिदं विषमे समुपस्थितम् ।

॥ १ ॥ त्वं युष्मद्व्यस्य कर्तव्यमकीर्तिकरमर्जुन ॥

گتس۔ تو۔ کشمل۔ ادم۔ دشمنے۔ سم۔ آپ۔ ستم

آن۔ آریہ۔ جشتم۔ اشورگیم۔ اگیرتی۔ کرم۔ ارجن۔ چھہ۔

ترجمہ۔ اے ارجن! اس نازک وقت میں تمہارے دل میں کیسے

کی محبت نے کیوں گھر کر لیا ہے۔ یہ تو آریہ اصولوں کے خلاف ہے۔

لوگ لڑائی سے منہ نہیں موڑتے۔ مرٹ جاتے ہیں۔ لیکن جنگ میں

بیٹھ نہیں دکھاتے۔ میدان جنگ سے بھاگ جانے سے تو نزک

بدنامی ہوتی ہے۔

۱۔ کہاں سے بچے ۲۔ اگیان ۳۔ اس ۴۔ نازک وقت ۵۔ پیدا ہوا ۶۔ آریہ اصول کے خلاف ۷۔ مناسب

اگلے شلوک میں فرماتے ہیں -

क्वैव्यं मा स्म गमः पार्थ नैतत्त्वय्युपपद्यते
क्षुद्रं हृदयदौर्बल्यं त्यक्त्वोत्तिष्ठ परंतप ॥

کلیئیم - ماسم - گما - پارٹھ - نہ - ایت - توتی - آپ - پدیتے
کھیو درم - ہر دے - دور بلیم - تیکتوا - اٹشٹھ - ہرن - پ

بھیمہ - اے ارجن! نامرد مت بن - تو کھتری ہے - جنگ کرتا تیرا عین
ہے - جنگ سے منہ موڑنا تیری شان کے بالکل خلاف ہے - دل کی کمزوری
رکھ اور جنگ کے لئے کھڑا ہو جا -

تو زار دیکھا اس پر ارجن نے عرض کی -

कथं भीष्ममहं संख्ये द्रोणं च मधुसूदन ।

इषुभिः प्रतियोत्स्यामि पूजार्हावरिसूदन ॥

کھتم - بھیشم - اہم - سکھئے - دروہم - چار دھو سودن
اشو بھئی - پرتی - یو تسیا - یو جا - آراو - اری سودن

ارجن - اے بھگوان! میں اپنے دادا بھیشم اور گورو درون آچاریہ
سے دل میں کا کیسے نشانہ بناؤں - یہ تو پوجنے کے قابل ہیں -

پھر کہا

गुरुनहत्वा हि महानुभावान्

अयो भोक्तुं भैक्ष्यमपीह लोके

हत्वार्थकामांस्तु गुरुनिहैव

भुञ्जीय भोगान् रुधिरप्रदिग्धान् ॥

آریہ اصول کے خلاف ۲ - مناسب ہے ۳ - دل کی کمزوری ۴ - اٹھ ۵ - جنگ میں ۶ - بیڑاں سے ۷ - ہاجہ کے لائق

گروں - اہنوا - ہی - ہا - انو بھاوان
 سترے^۲ - یو - بھوکت - بھیکشم - اپی ہی - لوکے
 ہنوا - ارتھ - کامان - ستو - گروں اہیو
 بھنیم^۳ - بھوگان - رُدر - برادر گد ان

ترجمہ - میں قابل تعظیم بزرگوں کو مار کر راج کرنے کی بہ نسبت بھیا
 کر زندگی گزارنا اچھا سمجھتا ہوں - ان کو مار کر خون سے لہھڑا ہوا
 ہرگز ہرگز نہیں چاہیے۔

ایسا کہہ کر ارجن نے دھنش زمین پر پھینک دیا اور لڑنے میں
 انکار کر دیا - اور خاموش ہو کر رکتہ کے کونے میں بیٹھ گیا۔

ارجن کی یہ گھبراہٹ دیکھ کر بھگوان کرشن اپنا اپدیش ستر
 ہیں - اور فرماتے ہیں - اے ارجن ! تمہارا انوس فضول ہے - تم غلط
 دل دھوکا کھائے ہوئے ہے - تم جسم کو آتما (روح) سمجھ رہے ہو -
 فنا نہیں ہوتی - فنا تو فقط جسم کو ہے - اور جسم ہمیشہ بدلتا رہتا ہے - ترجمہ - رُو
 چنانچہ فرماتے ہیں -

तवन्त इमे देहा नित्यस्योक्ताः शरीरिणाः ।

शिनोऽ प्रमेयस्य तस्माद्युद्यस्व भारत ॥

انت^۱ - ویت - اے - دیہا - بتیہ - اوکتا - ستریر زدا طلب -

اناشی^۹ - نو - اپرنے - یہ - شات - پدھیو - بھارت یہ ایسا نو

ترجمہ - اے ارجن ! جسم بٹ جانے والا ہے - روح کبھی نہیں مٹی - ترا کہ

۱- نہ مار کر ۲- بہتر ہے ۳- بھیک ۴- بھوگنا ۵- خون سے لہھڑا ہوا ہوگئے

رہنے والی ہے۔ اس لئے اسے ارجن! تو اکھ اور جنگ کر۔
 صاحبان! بھگوان مشری کرشن چندر جی نے جو آتما کو نہ مرنے والا اور
 رہنے والا کہا ہے۔ یہ ایک ایسی سلسلہ صداقت ہے جو کسی تصدیق و
 کی محتاج نہیں۔ دنیا کی تمام بڑی بڑی ہستیاں اس بات کو تسلیم کرتی
 بلکہ چشم بینا یعنی گیان کی آنکھ رکھنے والوں نے آتما کو بخوبی دیکھا
 نے کی بہ نسبت بھگوان سے لہجہ ہوا

جسم ایک ڈمیر ہے اور روح اس کے اندر ایک ہیرا ہے۔ جسم بلب ہے
 روح اس کے اندر بجلی کی رو (کرنٹ) ہے۔ جس طرح ڈمیر کے ٹوٹ جانے
 ہیرے کا کچھ نہیں بگڑتا۔ یا بلب کے ٹوٹ جانے پر برقی رو کو کچھ نقصان نہیں
 ہوتا۔ اسی طرح جسم کے فنا ہو جانے پر روح کو ذرہ بھر بھی صدمہ نہیں ہوتا۔
 انگریزی زبان کا مشہور شاعر لاناگ فیلو کہتا ہے۔

Dust thou art to dust returnest
 was not spoken of the soul.

جمیہ۔ روح فنا سے بالاتر ہے۔ فنا پذیر صرف جسم ہے۔

سر محمد اقبال کہتے ہیں

زندگی کی آگ کا انجام خاکستر نہیں
 ٹوٹتا جس کا مقدر ہو یہ وہ گوہر نہیں

زندگی کی آگ کبھی نہیں بجھتی یہ ہمیشہ روشن رہتی ہے۔ زندگی
 بھارت ایک ایسا موتی ہے۔ جو کبھی بھی نہیں ٹوٹتا۔

کبھی نہیں جلتی۔

۱۱۔ اس لئے

مشہور فارسی شاعر فیضی کا شعر ہے ۵

تغییر به جسم است و جان فارغ است
سوادت برین است و آل فارغ است

مطلب - تبدیلی جسم کے لئے ہے روح کے لئے نہیں۔ روح تیس۔ دشت سے سلق آزاد ہے۔ یہ ہمیشہ ایک اسی حالت میں رہتی ہے۔ حادثہ ہوا اور پانچ بڑھتے ہیں روح پر نہیں پڑتے۔

دوسرے الفاظ میں جسم پیدا ہوتا ہے اور بچپن جوانی اور بڑے کہ ۲۰ !
کی حالتوں میں سے گذر کر مرتا ہے ۔ اور پھر پیدا ہوتا ہے لیکن آتما نہ پیدا
ہے نہ مرتا ہے ۔ نہ اس کے لئے بچپن ہے نہ بڑھاپا ہے ۔ یہ ہمیشہ ہی رہتا ہے
ہی رنگ ایک ہی حالت میں رہتا ہے ۔
بھگوان کرشن پھر فرماتے ہیں ۔

न जायते म्रियते वा कदाचि-

ज्ञायं भूत्वा भविता वा न भूयः।

अजो नित्यः शाश्वतोऽयं पुराणो

न हन्यते हन्यमाने शरीरे ॥

نہ جاگتے۔ سریتے واکداچن۔ نہ۔ ایم۔ بھوتوا۔ بھوتیا۔ وار۔ نہ۔ رپ
 اہو۔ نیتیا۔ شاشوتو۔ ایم۔ پرائٹرو۔ نہ۔ ہیتے۔ ہنہیہ۔ مانے۔ سترپ۔ اپنے اُپا
 ترجمہ۔ اے ارجن! روح نہ پیدا ہوتی ہے اور نہ مرتی ہے۔ یہ سچ ہیں۔
 ہے اور ہمیشہ قائم رہیگی۔ جسم کے فنا ہونے پر روح فنا نہیں ہوتی۔

۱۔ تنبیہی ۲۔ روح ۳۔ حادثہ ۴۔ پیدا ہوتا ۵۔ مرتا ۶۔ اجنا ۷۔ مسلسل ۸۔ بچہ
۹۔ نہیں مرتا ۱۰۔ جسم کے مرنے سے

پیارے دوستو! ہم دیکھتے ہیں کہ یہ دُنیا ظاہر میں ایک ماتم خانہ نظر آتی ہے
 کا چکر ہر وقت چل رہا ہے۔ روزانہ ہزاروں حاندار اس کی نذر ہو جاتے ہیں
 پرندہ جو ان انسانِ غیبِ امیر تو نگہ فقیر بچہ جو ان پیر کسی کو بھی اس سے چھٹکارا
 نہیں۔ روح تیزی۔ دشت ہو یا گلشنِ دیرانہ ہو یا شہرِ سب جگہ یہ موجود ہے۔ الغرض موت
 ہے۔ حادثہ ہوا اور پانی کی طرح ایک عام چیز ہے۔ اور جب ہم اس کی ان عالمگیر تباہ کاریوں
 دیکھتے ہیں۔ تو ہم پر سخت گھبراہٹ طاری ہو جاتی ہے۔ ہمیں از حد انوس ہوتا
 ہے۔ جوانی اور بڑپا کہ آہ! زندگی کا انجام کتنا حسرتناک اور پرورد ہے۔

لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ ہم سراسر غلط فہمی میں مبتلا ہیں۔ موت کا انصراف
 ہے۔ یہ ہمیشہ ہی پر ہوتا ہے۔ روح موت سے قطعی آزاد ہے۔ زندگی تو یک نہ ختم ہونے والا
 سلسلہ ہے۔ ایک لگاتار سفر ہے۔ جب ہم تنگ جاتے ہیں۔ تو قدرت ہمیں کچھ
 کے لئے موت کی صورت میں آرام ہم پہنچاتی ہے۔

اُردو کے مشہور شاعر میر تقی کا شعر ہے
 موت اک زندگی میں وقفہ ہے یعنی آگے چلیں گے دم نہ کر
 سر محمد اقبال بھی کہتے ہیں

ہے اگر ارزاں تو یہ سمجھو اجل کچھ بھی نہیں
 جس طرح سونے سے جینے میں خلل کچھ بھی نہیں
 اپنے آپدیش کو جاری رکھتے ہوئے بھگوان شری کرشن چندر بھی پھر فرماتے
 کرتی ہے۔ یہ سچ ہے۔

(شلوک اگلے صفحے پر ملاحظہ ہو)

वासान्सि जीर्णानि यथा विहाय
नवानि गृह्णाति नरोऽपराणि ।
तथा क्षीरारिण विहाय जीर्णा-
न्यन्यानि संयाति नवानि देही ॥

بنی جس مور
نا ہوں - بیکر

داسانی - جیرمائی - پیتھا - دوائے - نوآنی - گرہٹھراتی - نرو - اپرا فی (پار حق) نص
تنقا - شریانڑی - دوائے - جیرمائی - انیائی - ستیائی - نوآنی دپہی
ترجمہ - اے رجن ! جیسے آدمی اپنے پرانے کپڑوں کو چھوڑ کر نئے
لیتا ہے - ویسے ہی روح بھی پرانے جسم کو چھوڑ کر نیا جسم اختیار کر لے
کھٹھ آپ نشد میں بھی آیا ہے -

لب

यमिव मर्त्यः पच्यते सस्यमिव जायते पुनः ॥

سٹیم - اد - مرثیہ - پیچھے - سیم - رو - جاتے - پٹناہ - سوائے
یعنی دھان کی طرح آدمی پکنا ہے اور دھان کی مانند پھر پیدا ہوتا ہے جس قدر
گوردارجن دیوجی سکھ سنی صاحب میں فرمانے ہیں سے

آدن حادن اک کھیل رچایا آگیا کاری کینی مایا ! ہاں کہیے کہ
یعنی ایک جسم کو چھوڑ کر دوسرے جسم میں جاناروح کے لئے ایک کھ
جسم پر کرتی (اربعہ عناصر) سے بنا ہے - اور پر کرتی پرمانتا کے حکم سے قدر کھ
ظہور میں آ رہی ہے اور غائب ہو رہی ہے - پر کرتی کے ظاہر ہونے کا نام
ہے اور غائب ہو جانے کا نام موت ہے -
کبیر بھگت جی کا واک ہے سے

چنا پنچ

قیدی ہو

۱- پرتو لئے
۲- پرانے - ۳- نئے ۴- جسم ۵- دوسرے ۶- لیتا ہے ۷- آتا ۸- دھا
۹- آدمی ۱۰- پکنا ہے ۱۱- پھر پیدا ہوتا ہے

جس مرنے سے جگ ڈرے میرے من آئند
 کب مرے ہوں کب پائے ہوں پورن پریم آئند
 بنی جس موت سے ساری دنیا گھبراتی ہے۔ میں اُسے عین سکھ اور راحت
 بنا ہوں۔ میں تو ہر وقت بے تاب ہوں کہ کب موت آتی ہے۔ اور مجھے پر بھوشن
 - نرو۔ اپرا فی ریح (نصیب ہوتے ہیں)۔

سر محمد اقبال کا شعر ہے
 خوگر پرواز کو پرواز میں ڈر کچھ نہیں
 موت اس گلشن میں جز سنجیدن پر کچھ نہیں
 لعل۔ جس طرح کہ پرندے کو جو کہ اڑنے کا عادی ہوتا ہے۔ اڑنے میں کچھ
 ڈر محسوس نہیں ہوتا۔ اسی طرح موت بھی اس باغِ عالم میں روح کے پرندہ کے
 لئے۔ سپناہ۔ سوئے پر تولنے اور کچھ نہیں۔ یعنی روح کے لئے موت اسی قدر آسان
 بھر پیدا ہوتا ہے جس قدر کہ پرندے کے لئے اڑنا۔

صاحبان! یہ جسم ایک پیجرہ ہے۔ جس کے اندر روح کا پرندہ بند ہے
 بل کیئے کہ جسم قید خانہ ہے۔ جس میں روح مقید ہے۔

جسم مراٹے ہے۔ اور روح کی حیثیت مسافر کی سی ہے۔ مگر یہ ہماری
 اس قدر بھول ہے کہ ہم نے پیجرے کو چن قید خانہ کو گھر اور مراٹے کو اپنا وطن
 سمجھ رکھا ہے۔ اور اس عارضی چیز پر دیوانہ وار لٹو ہو رہے ہیں۔

چنانچہ سر محمد اقبال کہتے ہیں
 قیدی ہوں اور قفس کو چن جانتا ہوں میں غربت کے غمکے کو وطن جانتا ہوں میں

ج کی لافانی

مطلب - میں جس چیز کو چن سمجھ رہا ہوں درحقیقت یہ ایک ہجرہ ہے۔ میں ہجرہ میں بند ہوں۔ جسے وطن سمجھنا ہوں۔ اصل میں یہ مسافر خانہ ہے۔ غم کا گھر ہے۔

جیوان

فارسی کے مشہور شاعر عمر خیام فرماتے ہیں کہ جسم ایک خیمہ کی مانند ہے اور روح ایک بادشاہ کی حیثیت میں اس کے اندر بیٹھا ہوا ہے۔ جب خیمہ بھرمرو روح دوسری منزل کا رخ کرتا ہے تو موت پہلی جگہ سے جسم کا خیمہ اکھیر منزل پر جا کر لگا دیتی ہے۔

جیمہ - بھرمرو

چنانچہ ان کی رباعی ہے

ارجن کے

فرماتے

شک :

: ۱۱

نہ -

نہ -

نہر جیمہ -

نہر سکتا -

اسی

نہ

نہر جیمہ -

نہر کا

خیام تنہا خیمہ سے ماند راست

سلطان روح است و منزلش دارِ فناست

فراش اجل زبیر دیگر منزل

از پانگند خیمہ کہ سلطان برخاست

اردو کے ایک شاعر نے اس رباعی کا اردو نظم میں یوں ترجمہ کیا ہے

خیام یہ ڈھانچ جس سے خیمہ ہے تنہا

سلطان ہے روح اس کی منزل ہے فنا

فراش اجل دوسری منزل کے لئے

خیمے کو اکھاڑے گا کہ سلطان گیا

ایران کے نامور صوفی شاعر مولانا روم بھی اسی موضوع پر فرماتے

از جہادی مردم دنیا کی شدم در نما مردم بہ حیوان سرزد

۱۔ دنیائے فانی ۲۔ بھاڑ دینے والی موت ۳۔ پتھر ۴۔ نباتات ۵۔ حیوانات

یہ ایک بچہ ہے۔ میں بچہ سے سر کر درخت ہوا اور درخت سے سر کر جواں بنا
 مسافر خانہ ہے۔ مردم از جوفانی و آدم شوم پس چہ ترسم کے زمردن کم شدم
 بہ۔ جیوان سے سر کر انسان ہوا پس کیوں ڈروں کہ مر نیسے گھٹ جاؤنگا
 جسم ایک خیمہ کی مانند ہے۔ حملہ دیگر میرم از بشر تا بر آرم از ملائکہ بال و پر
 ہو ہے۔ جب کہ۔ پھر مردنگا اس لئے کہ انسان سے فرشتہ بنوں
 جسم کا خیمہ اکھیر۔ بار دیگر از ملک قربان شوم آ پچہ اندر وہم نا بد آں شوم
 جہ۔ پھر سر کر فرشتہ سے وہ ہوں گا جو وہم کے اندر بھی نہیں آتا
 دینی خدا میں ستم جاؤں گا،

ارجن کے دل پر روح کی لافانیت کا نقش بٹھانے کے لئے بھگوان کرشن
 فرماتے ہیں۔

नैनं चिन्दन्ति शस्त्राणि नैनं दहति पावकः ।

न चैनं क्लेदयन्त्यापो न शोषयति मारुतः ॥

نہ۔ انیم۔ چھندنتی۔ شستراتی۔ نہ۔ انیم۔ دہنتی۔ پاؤکا
 نہ۔ چہ۔ انیم۔ کلیدنتی۔ آپو۔ نہ۔ شوشیتی۔ ماروتاہ ۲۳
 ترجمہ۔ روح کو تلوار کاٹ نہیں سکتی۔ آگ جلا نہیں سکتی۔ پانی گیلیا نہیں
 لے سکتا۔ اور ہوا سکھا نہیں سکتی۔

اسی خیال کو مسلم شاعر فیضی صاحب نے یوں ادا کیا ہے
 نہ سوز و ہمتش نہ آتش برد رستی نہ غفلت نہ خواہش برد
 ترجمہ۔ روح کو آگ جلا نہیں سکتی۔ اور پانی اسے بہا کر نہیں لے جاسکتا۔ رستی

۱۔ کاسٹے ۲۔ جانا ۳۔ آگ ۴۔ گیلیا کرنا ۵۔ جل ۶۔ سکھانا ۷۔ ہوا

میدھ

سے مدہوش اور بے خبر نہیں ہوتی۔ اور نہ اسے نیند آتی ہے۔

مطلب یہ کہ روح بذاتہ، زندگی اور بذاتہ، بیداری (چتین) ہے۔

کھشتری دھرم

آتما کی امرتا (لافانیت) کا اپدیش دے سچنے کے بعد شری بھ
کرشن چندر جی مہاراج ارجن کو کھشتری دھرم پر اپدیش دیتے ہیں۔
فرماتے ہیں۔

धर्ममपि चावेक्ष्य न विकम्पितुमर्हसि ।

मर्याद्धि युद्धाच्छ्रेयोऽन्यत्क्षत्रियस्य न विद्यते ॥

سودھرم۔ اپنی۔ چہ۔ اویکھیا۔ نہ۔ ویکشتم۔ ارہسی

دھرم۔ یادھی۔ میدھات۔ شرے یو۔ اینت۔ کھترسیہ نہ دیتے
ترجمہ۔ اے ارجن! تمہیں اس وقت ہچکچانا نہیں چاہیے۔ تو اپنے دھرم
پہچان۔ اور اپنے فرض کو سمجھ۔ کھشتری کے لئے دھرم میدھ (جنگ)
بڑھ کر اور کوئی چیز کلیان کاری لینے نجات کا باعث نہیں ہے۔
اگلے شلوک میں فرماتے ہیں۔

दृच्छया चोपपन्नं स्वर्गद्वारमपावृतम् ।

शिवनः क्षत्रियाः पार्थ लभन्ते युद्धमीदृशम् ॥

یدر۔ اچھیا۔ چہ۔ اُپینم۔ سورگ۔ دوارم۔ ا پا ورتم

سکھینا۔ کھتریا۔ پارھ۔ لکھنتے۔ میدھم۔ راید رشم

۱۔ اپنا دھرم۔ فرض ۲۔ دیکھ کر ۳۔ کا پنا نہ چاہیے ۴۔ دھرم میدھ ۵۔ بہتر۔ بغیر غارت
۶۔ مل جائے ۷۔ کھل ۸۔ اس قسم کا

نہ ہے۔

(چٹین) ہے۔

ترجمہ۔ اے ارجن! بغیر خواہش کے اگر جنگ کرنے کا موقع نصیب ہو تو سمجھو گریا سورگ (دہشت) کا دروازہ خود بخود کھل گیا ہے۔ ایسا عیدہ تو خوش نصیب مشتریوں کو ہی ملتا ہے۔

اس شلوک کا اصلی مطلب یہ ہے کہ دوسروں کو تنگ کرنے کے ارادے سے ہرگز جنگ نہیں کرنی چاہیئے۔ ہاں اپنے حقوق کی حفاظت اور مظلوم کو ظالم سے بچانے کے لئے جنگ کرنا عین دھرم ہے۔ اس سے انسان سیدھا سورگ میں جاتا ہے۔

آگے فرماتے ہیں۔

हतो वा प्राप्स्यसि स्वर्गं जित्वा वा भोक्ष्यसे महीम् ।
तस्मादुत्तिष्ठ कौन्तेय युद्धाय कृतनिश्चयः ॥

ہتو۔ ۱۔ پراپسی۔ سورگم۔ جتوا۔ ۱۔ بھوکھیے۔ مہیم

تسمات۔ ۱۔ تیشٹھ۔ کونتیہ۔ یھائے۔ رکت۔ ۱۔ نشچیہ

ترجمہ۔ اے ارجن! اگر تو اس عیدہ (جنگ) میں مارا گیا۔ تو سورگ پائے گا۔ اگر جیت گیا۔ تو پریشوی (زمین) پر راج کرے گا۔ اس لئے تو لڑنے کا بچتہ ارادہ کر کے کھڑا ہو جا۔

اس شلوک کا فیضی نے یوں ترجمہ کیا ہے

اگر کشتہ گردی بہ خلد است جا وگر فتحیابی ستوی بادشاہ

مطلب۔ اگر تو جنگ میں مارا گیا۔ تو بہشت میں جائے گا۔ اور اگر جیت گیا۔ تو دنیا میں بادشاہی کرے گا۔

۱۔ مارا گیا۔ ۲۔ پائیگا۔ ۳۔ بھوگیگا۔ ۴۔ پریشوی۔ ۵۔ اٹھ۔ ۶۔ عیدہ کا۔ ۷۔ بہشت

نیش کام کرم

کرتا چل۔

مطلب

آگے چل کر مغبوان کرشن، ارجن کو نیش کام کرم کا آپدیش کرتے ہیں کہ کرم کے معنی یعنی انسان کو تمام کرم (اعمال) بغیر پھل کی خواہش کے محض اپنا فرض نہ ہی سمجھ کر کرنے چاہئیں۔ چنانچہ فرماتے ہیں۔

पियेवाधिकारस्ते मा फलेषु कदाचन ।
कर्मफलहेतुर्भूर्मा ते सङ्गोऽस्त्वकर्मणि ॥

ترجمہ۔ اے ارجن! کرم (دفعہ) کرنا ہی تمہارا فرض ہے اس کا پھل تمہارا نہیں۔ اس لئے کرموں کے پھل کو نظر میں نہ رکھتا ہوا تو کرم کرتا چل اور خبردار کرم کا غم عقل اور جان لینا ہے۔

اگلے نلوک میں پھر فرماتے ہیں۔

गन्धर्वः कुरु कर्मणि सङ्गं त्यक्त्वा धनंजय ।
द्विजसिद्धयोः समो भूत्वा समत्वं योग उच्यते ॥

ترجمہ۔ اے ارجن! لگاؤ چھوڑ کر اور کرم یوگی بن کر کرم کر۔ مارا اور جیت کو برابر نہ سمجھ کر۔

۱۔ کرم میں ۲۔ اختیار ۳۔ نہیں ۴۔ پھل میں ۵۔ کبھی ۶۔ کرم نہ کرنا ۷۔ کرم یوگی بن کر ۸۔ کرم ۹۔ تعلق ۱۰۔ چھوڑ کر ۱۱۔ یکساں

کرتا چل۔ من کی سہتر تائینی دل کی یکساں کیفیت کا نام ہی یوگ ہے۔

مطلب یہ کہ کرم (عمل) ضرور کر۔ لیکن ذاتی عرض اور فائدہ کو بلائے طاق رکھتے
کا آپدیش کرتے ہے کرم کر۔ مہارے تمام اعمال کا مقصد واحد خدمت خلق ہو۔ نہ کہ ذاتی مفاد۔ تو
محض اپنا فرض ہی سمجھ کر کرم کر۔ کہ سب کاموں کے کرنے والا خود پر مانتا ہے۔ میں تو فقط اس
لہ کار دہنت، ہوں۔ یعنی الیٹور نظر سے اوجھل رہ کر میرے ذریعہ سے دنیا کے
کام انجام دے رہا ہے۔ مارجیت اور نفع یا نقصان سے میرا کوئی تعلق نہیں۔

اس کے بعد ارجن بھگوان کرشن سے سوال کرتے ہیں کہ اے بھگوان! یہ جو
نے سہت پرگیہ یعنی پھڑی ہوئی بدھی (عقل قائم) کا ذکر کیا ہے۔ یہ کیا چیز ہے؟
اسے جانتا چاہتا ہوں۔ مہربانی کر کے سہت پرگیہ یعنی قائم العقل انسان کے
تہات بیان فرمائیں۔

اس پر بھگوان کرشن جواب دیتے ہیں۔ کہ اے ارجن! سہت پرگیہ یعنی
رنا چل اور خبردار کہ قائم العقل انسان وہ ہے جس نے اپنی حقیقت کو سمجھ لیا ہے یعنی اپنے آتما کو
پان لیا ہے۔ جس نے اپنے من کو جیت لیا ہے۔ اور من میں پیدا ہونے والی لہروں یعنی
مہشوں پر ضبط پایا ہے۔ جو اپنی اندریوں (حواس) پر قابو پائے ہوئے ہیں اور
ان کو دیشیوں (لذات نفسانی) سے ہٹا لینے پر اس طرح قادر ہے جس طرح کہ کھجوا
پنے انگوں (اعضاء) پر یعنی جب چاہتا ہے ان کو اپنے اندر سیٹھ لیتا ہے اور
جب چاہتا ہے۔ انہیں باہر نکال لیتا ہے۔

جو شخص اچھی چیز کے ملنے پر خوش اور بُری چیز کے ملنے پر غمیں نہیں ہوتا
جو کہ دکھ اور سکھ میں ایک جیسا ہے۔ ایسا آدمی ہی سہت پرگیہ یعنی پھڑی ہوئی عقل
دار اور جیت کو براب

کر م یوگی بن کر

دالا ہے۔

چنانچہ بھگوان اپنی بانی میں فرماتے ہیں۔

वनुद्धिग्ममनाः सुरवेषु विगतस्पृहः ।

गमयक्रोधः स्थितधीर्मुनिरुच्यते ॥

دُکھ - ایشو - اودوگن - منا - سکھیشو - وگت - سپرہا - مے ظہور
ویٹ - راگ - بھٹے - کرودھا - سخت - روہیر - مستی - اُدیشو - ماغ پور -

ترجمہ - اے ارجن ! جو آدمی دُکھ میں دُکھی نہیں ہوتا۔ اور سکھ کی سمجھ سکا۔
نہیں کرتا۔ جس نے موہ - خوف اور غصہ ان تینوں کو اپنے اندر سے ہٹا تو اسے
ایسا انسان سمجھ رہی (عقل قائم) رکھتا ہے۔ اور مٹی کہا جاتا ہے اسے
سخت پر گیہ یعنی قائم العقل انسان کی خوبیوں کا بیان ہو چکے ہیں میری
بھگوت گیت کا دوسرا ادھیائے ختم ہوتا ہے۔

صاحبان ! دوسرے ادھیائے میں بھگوان کرشن نے ارجن کو
کی چار باتوں کا اُپدیش کیا ہے۔

۱۔ آتما اسرینی روح لافانی ہے۔

۲۔ کھشتری کا یہ دھرم ہے کہ دھرم بیدھ (جہاد) میں دل و جان
لے۔ یادشمن پر فتح پائے یا خود مرٹ جائے۔ دھرم بیدھ نہ کرنا یا میدان
میں پیٹھ دکھانا کھشتری کے لئے یہاں پاپ (گناہ عظیم) ہے۔

۳۔ بُن کرم یعنی پھل کی خواہش دل میں نہ رکھ کر ذاتی غرض
محض فرض سمجھ کر زندگی کے کل کام انجام دینا۔

۱۔ دُکھ میں ۲۔ دُکھی میں ۳۔ سکھ میں ۴۔ بیخراچھا ۵۔ پار ۶۔ پھری ہوئی

کرتے ہیں۔

۴۔ سخت پرگیہ۔ بالفاظ دیگر بھی کو سخت یعنی عقل کو قائم رکھ کر مطلب یہ کہ ارا۔
لفح و نقصان کو برابر سمجھ کر زندگی کی کشمکش میں شریک ہونا۔

درحقیقت یہی چار باتیں بھگوت گیتا کی تعلیم کا لب لباب ہیں۔ اگر ارجن انہیں
تو ہمیں دوسرے ادھیائے پر ہی بھگوت گیتا ختم ہو جاتی۔ اور باقی کے سولہ

سیر ہائے ظہور میں ہی نہ آتے۔ اگر ارجن چونکہ سمجھ گیا ہوا تھا۔ اور ایسی حالت میں
دھیر مستی۔ اُدھیائے پور سے طور پر کام نہ کر رہا تھا۔ اسلئے وہ ان مندرجہ بالا باریک اور گہری باتوں

ہوتا۔ اور سکھ کی سمجھ سکا۔ چنانچہ اُس نے بھگوان کرشنن سے سوال کیا کہ اے بھگوان! ایک
کو اپنے اندر سے ہر

نوم سپ مدھی کو سخت یعنی عقل کو قائم رکھنے کی ہدایت کرتے ہیں اور دوسری
مجھے اس خوریز جنگ میں شریک ہونے کا حکم دیتے ہیں۔ آپ کی ان ہلی جلی

جوں کا بیان ہو چکے میری پریشانی دور ہونے کی بجائے اور بھی بڑھ گئی ہے۔ مہربانی کر کے سات
رہا میں کہ میرے لئے اس وقت کون سا بہتر راستہ ہے؟

ن کرشن نے ارجن کا یہ سوال سن کر بھگوان کرشن ان باتوں کو بخوبی واضح کرنے کیلئے
تیس شروء کرتے ہیں۔

اوم نت ست

بہاد میں دل و جان

ممدیدہ نہ کرنا یا میدا

ماہ غظیم ہے۔

نہ رکھ کر ذاتی غرض

۵۔ پار ۶۔ میری ہوتی

यः ।
जीवति ॥

ایوم - پر
اگھا یو
چیمہ - اے
نے پروا پکا
طاقت کے
کچھ لینے

ادم
شری پرمانتے نہ

تیسرا ادھیائے

کرم یوگ (عمل بلوا واسطہ)

ارجن کے سوال کا جواب دیتے ہوئے بھگوان کرشن فرماتے ہیں کہ -
کرم یوگ سے بڑھ کر انسان کے لئے کمتری رنجات، کا اور کوئی اچھا راستہ نہیں ہے۔
تو کرم یوگ بن کریدھ میں شریک ہو جا۔ یعنی اپنی بدھی کو سحر رکھ
ہو کر کامیابی اور ناکامی کو یکساں سمجھ کر میدان جنگ میں کود پڑ۔ کہ اسی کا
کرم یوگ ہے۔ اور اسی میں ہی تیری بہتری ہے۔

بھگوت گیتا کے تیسرے ادھیائے کی بابت مہاتما گاندھی جی فرماتے ہیں کہ
بھگوت گیتا کے اصلی سرورپ (ماہیت) کے جاننے کی کئی ہے۔

اس ادھیائے کے چند سفلوک آپ کو سنائے جاتے ہیں
بھگوان فرماتے ہیں۔

۱۔ کرم میں جٹ جانا

۲۔ چلا رکھ
۸۔ مفصل

एवं प्रवर्तितं चक्रं नानुवर्तयतीह यः ।
अद्यायुरिन्द्रियारामो मोघं पार्थ स जीवति ॥

ایوم - پرورنتم - چکر - ۲ - انورتنی - ۱۵ - ۱۶
اگھا پو - اندرٹی - آرامو - موگھم - پارٹھ - سار - جیوتے
جیمہ - اے ارجن ! میں نے جو یہ سرشتی (دُنیا) رچ رکھی ہے - دراصل یہ
نے پروراپکار (خدمتِ خلق) کا چکر چلا رکھا ہے - اس چکر کو جو شخص
طاقت کے مطابق نہیں دھکیلتا - وہ پاپ کی زندگی بسر کرتا ہے - وہ اندریوں
کے لئے نفسانی لذات میں بھنسا رہتا ہے اور اس کا زندہ رہنا بیگا
من فرماتے ہیں کہ -

परोपकारः स्वर्गाय पापाय परपीडनम् ॥

پروپکارا سوڑ گائے - پاپاے - پر - پرپیڑنم
جیمہ - پروپکار (خدمتِ خلق) کرنے والا سوڑگ میں جاتا ہے اور دوسروں کو
دینے والا نرک میں -

جو شخص اپنے ہم جنسوں کی خدمت نہیں کرتا - دُکھیوں کے دُکھ کو نہیں
نا - زعمی دل پر مرہم نہیں رکھتا - رونے والے کے آنسو نہیں پونچھتا - ایسے
کا زندہ رہنا فضول ہے -

گو دارجن دیو جی ہمارا ج سکھ سنی صاحب میں فرماتے ہیں
بھتیان نہیں پر اوپکارا مہتیا سانس لیت بے کارا

۲ - چلا رکھا ہے ۳ - آٹے پیچھے ملنا ۴ - جو شخص ۵ - پاپ کی عمر ۶ - اندریوں کا آرام
۷ - بیٹا ہے ۸ - وہ ۹ - بیٹا ہے

لینے جو آدمی دوسروں کی خدمت کرنے کے لئے نہیں جیتا۔ اُس کا جینا
ایسا آدمی تو محض سانس لینے والی دھو ٹکنی ہی ہے۔

भारत

संग्रहम् ॥

कृष्ण

कृष्ण

कृष्ण

پیارے بھائیو ! لوگوں میں یہ عام خیال پایا جاتا ہے کہ آتم گیانی
نے اپنے آتما کا ساکھشات درشن کر لیا ہے۔ جو سدا اپنے آتما میں ہی محو رہتا۔
روحانی معراج پر پہنچ چکا ہے۔ ایسے آدمی کے لئے کرم کرنا فرض نہیں ہے۔
دمل کرنے سے مُبرا ہے۔ بھگوان کرشن فرماتے ہیں۔ واقعی آتم گیانی
کرم کرنا یا نہ کرنا برابر ہے۔ اگر کرم کرے تو اُس کی ذات کو کوئی فائدہ نہیں
اگر نہ کرے۔ تو اُسے کوئی نقصان نہیں۔ اس لئے کہ وہ تو منزل مقصود
ہے۔ یعنی آتم گیان جو کہ زندگی کا مقصد ہے۔ اُسے حاصل کر چکا ہے۔ مگر بھگوان
کے لئے بھی کرم کرنا ضروری قرار دیتے ہیں۔ کہ اپنے لئے نہیں دوسروں
اچھی مثال رکھنے کے لئے کرم کرے۔ کیونکہ عوام کی فطرت کا خاصہ ہے کہ وہ
کی پیروی کرتے ہیں۔ جس طرح انہیں کرتا دیکھتے ہیں۔ خود بھی دیے کرتے ہیں۔
چنانچہ بھگوان کرشن راجہ جنک کی مثال دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔

जनकादयः । सौव हि संसिद्धिमास्थिता ॥

संग्रहमेवापि संप्रयत्नकर्तुमर्हसि ॥

کرمنٹری۔ ایو۔ ہی۔ سندھم۔ آستھنا۔ جنک۔ آدیا۔ نی کو اپنے
لوک۔ سنگھم۔ ایو۔ اپی۔ پنٹین۔ کرتم۔ ارعشی۔ گیانی ہمیشہ

ترجمہ۔ ۱۔ رجن اراجہ جنک دغیزہ نے نشن کام کرم سے ہی پریم
کو حاصل کیا ہے۔ اس لئے لوگوں کی بہتری کو نظر میں رکھ کر تجھے کرم کرنا

۱۔ کرم سے ہی ۲۔ بدھی۔ بکٹی ۳۔ پائی ہے ۴۔ جنک دغیزہ نے ۵۔ مثال قائم کرنا
۶۔ دیکھتا ہوا ۷۔ کرم کرنا ۸۔ کرتم

گے چل کر کہتے ہیں ۔

सत्ताः कर्मण्यविद्वांसो यथा कुर्वन्ति भारत
 कुर्याद्विद्वांस्तथा स तस्मिन्कीर्तुर्लोकसंग्रहम् ॥

سکتا ۔ کرمٹری ۔ اودو آسند ۔ یٹھا ۔ کورونتی بھارت
 کریات ۔ ودوان ۔ تٹھا ۔ اشکتی ۔ چکییرشو ۔ لوک تسگریم ۳۵

مجھے ۔ اے ارجن ! جس طرح اگیمانی (جاہل) لوگ آسکت (با تعلق) ہو کر اپنی
 کے لئے کام کرتے ہیں ۔ اسی طرح گیمانی (عارف) لوگ بے لاگ ہو کر سنا
 نہیں کرے ۔ یعنی وہ سارے کام دنیا کی بہتری کے لئے
 منزل مقصود کرتے ہیں ۔

لوکمانیہ تلک جی اپنی مشہور کتاب " گیتا رہسیہ " میں فرماتے ہیں
 نہیں دوسروں کی اور اگیمانی دونوں کے لئے کرم (عمل) کرنا لازمی ہے ۔ اور ظاہر صوت
 ہے کہ وہ ان کے درمیان کوئی بھی فرق نہیں ہوتا ۔ فرق صرف نیت میں ہوتا ہے ۔ کام ایک
 ہے ۔ اگیمانی اُسے محض اپنی غرض کے لئے پھیل کی خواہش سے کرتا ہے ۔ گیمانی
 فرماتے ہیں ۔ خوش اور ناکامی سے ٹکین ہوتا ہے ۔ برعکس اس کے گیمانی اپنی ذات کو
 طاق رکھ کر محض دوسروں کی خدمت کے لئے کرتا ہے ۔ اگیمانی کے لئے
 ہندھن کا اور گیمانی کے لئے ٹوکش (نجات) کا باعث ہوتا ہے ۔ یعنی
 کو اپنے کرموں کا پھیل بھو گئے کے لئے بار بار دنیا میں آنا پڑتا ہے ۔
 گیمانی ہمیشہ کیلئے پرمانہ میں سما جاتا ہے ۔

بھگوت گیتا نش کرم کی ہدایت کرتی ہے ۔ پُر زور الفاظ میں اور بار بار

کرم میں ۳ ۔ اگیمانی ۴ ۔ جس طرح ۵ ۔ کرتے ہیں ۶ ۔ کرے ۷ ۔ اسطرح
 لیکن چھوڑ کر ۹ ۔ چاہتا ہوا ۱۰ ۔ لوگوں کی بہتری

اس لئے خود غرض آرمی یا وہ انسان جس نے کام کرنا چھوڑ دیا ہے۔ یہ
بھگوت گیتا کی تعلیم کے سراسر خلاف چلتے ہیں اور بھگوان کرشن ایل
کی سخت مذمت کرتے ہیں۔

گوروارجن دیو جی، سکھ مہنی صاحب میں فرماتے ہیں ہے
سیوا کرت ہو دے نہ کامی، رتس کوں ہوت پر اپت سوائی
لیغے بے غرض خدمت کرنے والے کو ہی پر مانتا ملتا ہے۔

اوم تہت ست

بھگوت گیتا
اسے ار جن
اور مہو نے
سے نابود ہو گئے
مجھے عزیز ہے
اس پر ار
بانی یہ اپدیش
پاب آ
اس کا جوار
چارچون
تپ ॥

۱۔ نیش کام - غرض سے بالا

ادم
شری پرمانے نہ

چوتھا ادھیائے

دھرم کا زوال اور ظہور حق

بھگوت گیتا کے چوتھے ادھیائے میں لھگوان کرشن، ارجن سے کہتے
ہے اے ارجن! یہی نرشن کا کم کرم کا اپدیش میں نے دِسون کو دیا تھا۔ دِسون نے
دور منوں نے اپنے بیٹے اکشا کو کوسنایا بہت وقت کے گزرنے سے یہ اپدیش
سے نابود ہو گیا۔ اور آج پھر میں تمہیں سناتا ہوں۔ اس لئے کہ تو میرا بھگت ہے
مجھے عزیز ہے۔

اس پر ارجن نے بیران ہو کر پوچھا۔ ہمارا ج! یہ بات میں کیوں کر مانوں
بہنے یہ اپدیش دِسون کو دیا۔ کیونکہ دِسون کو گزرے ہوئے تو بہت عرصہ ہوا ہے
پا اب آئے ہیں۔

اس کا جواب دیتے ہوئے بھگوان نے فرمایا۔

बहूनि मे व्यतीतानि जन्मानि तव चार्जुन
तान्यहं वेद सर्वाणि न त्वं वेत्स्य परंतप ॥

ہوئی۔ نے۔ و تپائی۔ جنانی۔ تو۔ چہ۔ ارجن۔
 تانی۔ راہم۔ دید۔ سروانٹھی۔ نہ۔ تو۔ وینٹہ۔ پر۔ تپ۔
 ترجمہ۔ اے ارجن! تیرے اور میرے بہت جہنم ہو چکے ہیں۔ میں اب۔ جب دین
 جانتا ہوں۔ مگر تو نہیں جانتا۔
 ابہر ہوتا ہوں۔
 کہ حفظ رہا۔
 پھر فرمایا۔

यदा हि धर्मस्य ग्लानिर्भवति भारत ।
 यानमधर्मस्य सदात्मानं सृजाम्यहम् ॥
 پید۔ پید۔ ہی۔ دھرم۔ گلائی۔ گلائی۔ بھارت۔
 اب۔ یقیناً۔ ادھرم۔ سدا۔ اتنا۔ سرجامی۔ اہم۔ ظالموں کا
 ترجمہ۔ اے ارجن! جب جب دہرم گھٹتا ہے اور ادھرم بڑھتا ہے گو سوامی تل
 میں دنیا میں جنم لیتا ہوں۔

गणाय साधूनां विनाशाय च दुष्कृताम् ।
 संस्थापनार्थाय संभवामि युगे युगे ॥
 پری۔ ترانڑاے۔ سادھوناں۔ وناشائے۔ چ۔ دُشکرتاں۔ جب۔
 دھرم۔ سنستھاپن۔ ارتھائے۔ سنہواں۔ میگے۔ میگے۔
 ترجمہ۔ نیک آدمیوں کی حفاظت کی خاطر اور ظالموں کو سزا دینے کیلئے
 اور سچائی کو پھر سے قائم کرنے کے لئے میں میگے میں دہرم
 میں ظاہر ہوتا ہوں۔

فیضی صاحب نے ان دوشلوکوں کا فارسی زبان میں یوں ترجمہ کیا۔

۱۔ بہت۔ ۲۔ میرے۔ ۳۔ گزر چکے ہیں۔ ۴۔ تیرے۔ ۵۔ ان۔ ۶۔ میں۔ ۷۔ جانتے۔ ۸۔ جانتے۔ ۹۔ تم۔ ۱۰۔ جانتے۔ ۱۱۔ جب جب۔ ۱۲۔ دہرم کا۔ ۱۳۔ زوال۔ ۱۴۔ ہوتا ہے۔ ۱۵۔ رہتا ہوں۔ ۱۶۔ رکھنا۔ ۱۷۔ پاپی۔

رجن
- پرن۔ تہ۔ چو بنیادیں سست گردو بے نمایم خود را بہ شکل کسے
ہیں۔ میں الہ۔ جب دین کی بنیاد کمزور پڑ جاتی ہے۔ تو میں دنیا میں انسان کی صورت
اہر ہوتا ہوں۔

کہ حفظ ریاضت گز نیاں کم مراعات عزت نشیناں کم
- تاکہ اپنے بھگتوں اور عابدوں کی حفاظت کروں۔ اور گوشہ نشین
پان مہ

بھارت بریزیم خون ستم پیشہ گان جہاں را نمایم دارا لا ماں
- اہم۔ ظالموں کا خون بہاؤں اور پھر سے جہاں کو امن کا گھر بناؤں۔
ہرم بڑھتا ہے گو سوامی تلسی داس جی بھی رامیں میں اسی موصوٹا پر فرماتے ہیں۔

जब जब होई धरम की हानी ।

बढ़हिं असुर अधम अभिमानी ॥

جب جب ہوئے دہرم کی مانی بڑھیں اٹھ۔ ادھم۔ ابھیمانی

دُشکرام ب۔ جب جب دھرم کو زوال ہوگا۔ اور بدکار۔ پیچ اور مغرور ترقی
گیں۔ گیےں گے

करहिं अनीति जाइ नहिं बरनी ।

सीदहिं बिप्र धेनु सुर धरनी ॥

کریں انیتی جائے نہیں برنی سیدھیں وپر۔ دھین۔ ستر۔ دہنی

ن میں یوں تب اور پاپی لوگ برہمن۔ گائے دیوتا اور پرہیزی کو ستائیں گے اور اس

۱۔ میں ۲۔ پیچ ۳۔ بے افصانی ۴۔ تنگ کرے ۵۔ برہمن ہد گائے ۶۔ دیوتا ۷۔ پرہیزی
ہوتا ہے۔ ۱۵۔

قدر برائیاں کریں گے کہ جن کا بیان نہیں ہو سکتا۔

دھرم چلاؤں

तब तब प्रभु धरि विविध शरीरा ।

हरिं कृपानिधि सज्जन पीरा ॥

تب تب پر بھو دھرو دودھ شریا ہریں کہ پانڈسی سجن پیرا اس کے بعد

مطلب۔ تب تب پر ماتما طرح طرح کے جسم اختیار کر کے دنیا میں طرح انسان کرم کر ہیں اور اپنے بھگتوں کے دکھوں کو دور کرتے ہیں۔

گورو گو بند سنگھ جی مہاراج نے بھی جب جنم لیا تو دھرم کی حال

گری ہوئی تھی۔ ملک میں ہر طرف ظلم و ستم کا دور دورہ تھا۔ اور نیکو کاروں کے اتیاچار سے بہت نالاں تھے۔

چنانچہ گورو جی خود اپنے ظہور کا مقصد بیان کرتے ہوئے فرما

ہم اہ کاج جگت موں آئے دھرم ہیئت گورو دیو پٹھا ہے۔ جو آدمی مکھ

مطلب۔ ہم اس لئے دنیا میں آئے ہیں کہ پر ماتما نے ہمیں دھرم کرتا ہے اور کھیلے بھیجا ہے۔

جہاں تہاں تم دھرم بھٹھارو دشت دوکھیں پکڑ پچھا رانا اور جیت

مطلب۔ کہ ہر جگہ دھرم کو ترقی دو۔ اور جہاں کہیں پاپی اور ظالم ہے۔ اے ارج مار دو۔

پھر فرماتے ہیں

ہم ایہ کاج۔ دہرا جگ جنمنگ سمجھ لیہو سادھو سب منمنگ

مطلب۔ ہم نے اس واسطے دنیا میں جنم لیا ہے۔ سب سادھو اپنے من

۱۔ کئی قسم کے ۲۔ دور کریں ۳۔ دیا کے بھنڈار ۴۔ اس کام ۵۔ میں ۶۔ کے لئے ۷۔ پڑھ کرنا ۸۔ کرتا ہو جی ۹۔ جنم ۱۰۔ سن میں

دھرم چلاؤں۔ سنت اُباروں دُشٹ سبھن کو مٹوں اُپاروں
 کہ دھرم کو ترقی دیں اور نیک آدمیوں کی حفاظت کریں۔ اور سب ظالموں
 کو اکٹھے دیں۔

سچن پیڑا اس کے بعد بھگوان کرشن جی پھر کرم یوگ کی وضاحت کرتے ہیں اور بتاتے
کے دنیا میں طرح انسان کرم کرتا ہوا بھی کرم کے بندھن سے آزاد رہ سکتا ہے۔
چنانچہ فرماتے ہیں۔

यदृच्छात्तामसन्तुष्टो द्वन्द्ववर्तीतो विमत्सरः دوسروں کی حالت
 समः सिद्धावसिद्धौ च कृत्वापि न निबध्यते اور بنا کر
پیر چھا - لا بھ - سنتھو - دونوں - اقییت - دمنشرا

تھے ہوئے نہ - سما - سدھی - اسدھو - چہ - کرتوا - اپنی - نہ - بند ^۷ ۲۲ ^۹ حقیت

یہ پہٹھا ہے نہ - جو آدمی مکمل صدقہ دلی اور تندہی سے کرم کرتا ہے - مگر پہل کی خواہش
 نے ہمیں دہکرم کرتا ہے اور اس کرم (عمل) کا جو کچھ بھی نتیجہ نکلتا ہے - اس پر شاکر اور
 ارہنہ ہے جو شکھ دُکھ سے بالاتر اور حدود بغض سے آزاد رہ کر کرم کرتا
 پیکڑ پچھاڑ مار اور جیت، سدھی اور اسدھی، کامیابی اور ناکامی کو یکساں خیال
 اور ظالم ہے - اے ارجن! ایسا آدمی کرم کرتا ہوا بھی کرم کے بندھن میں نہیں
 - اور اس پر کرموں کا مطلق اثر نہیں ہوتا - اور کرم اُسے آداگون (تناسخ،
 برہمن نہیں بھینسا سکتے - ایسے آدمی کو ہی کرم یوگی کہتے ہیں -

صاحبان! بیگنی اور گیان سے آدمی صرف اپنے من کو پاک کر کے اپنا ہی
 مرکتا ہے مگر کرم یوگ سے اپنے من کو پاک کرنے اور اپنی ذات کو فائدہ پہنچا

طقت کرنا ۲۔ جڑ ۳۔ اکھڑنا ۴۔ بغیر خواہش کے ۵۔ مار چیت ۶۔ پار ۷۔ جد و جہد
دیر ۸۔ کرتا ہوا بھی ۹۔ نہیں بندھنا

پتہ

سکتا ہو۔ اس لئے بھگوان کرشن کرم یوگ کو بھگتی اور گیان پر فوقیت دے گا۔
 ارجن کو اس کا قائل کرنے کے لئے بار بار اسے دہراتے ہیں۔ اور یہ
 گیتا کا اصلی پیغام ہے۔

اوم نت ست

پ

پانچویں ادھ

کروتی

اممسا

برہمنتری

پلیتے۔ نہ

۱۔ اے ارجن

پرماتما کی

کا پتہ پانی

صاحبان

صغ ہے کہ ان

کا پتہ پانی میں

۲۔ ۲۰ شرا

لیان پر فوجیت اور
نے ہیں۔ اور یہ

اوم

شری پر ماتنے نہ

پانچواں ادھیائے موہ کا تیاگ

پانچویں ادھیائے میں بھگوان فرماتے ہیں۔

ब्रह्मण्याथाय कर्मणि सङ्गं त्यक्त्वा करोति
लिप्यते न स पापेन पञ्चपत्रमिवाम्भसा

برہمنٹری۔ آدھائے۔ کرمانٹری۔ سنگم۔ تیکٹوا۔ کروتی۔ یا
پلٹتے۔ نہ۔ سا۔ پاپین۔ پدم۔ پترم۔ اد۔ السجھ۔ سا۔ ॐ

۱۔ اے ارجن! جو آدمی اپنے کرموں (اعمال) کو ذاتی نقصان کو چھوڑ کر انجام
دے گا پرماتما کی نذر کر دیتا ہے وہ ویسے ہی پاپ سے رہت (مبرا) ہے جیسے
کا پتہ پانی میں رہتا ہوا بھی تر نہیں ہوتا۔

صاحبان! بھگوت گیتا کی ساری تعلیم کا لب لباب اسی ایک شعر کو
صغ ہے کہ انسان کو دنیا میں اس طرح زندگی بسر کرنی چاہیئے جس طرح
کا پتہ پانی میں رہتا ہے یعنی جیسے کنول کا پتہ پانی میں رہتا ہوا بھی گہلا نہیں

۱۔ آشر ۲۔ کرم کو ۳۔ تعلق ۴۔ چھوڑ کر ۵۔ پیمان ۶۔ پاپ سے ۷۔ کنول ۸۔ پانی

ہوتا۔ ایسے ہی آدمی کو چاہیے کہ زندگی کے تمام کاروبار میں حصہ لیتا ہے۔ اگر ان چیزوں سے اپنے آپ کو بالا تر رکھے۔ کامیابی سے خوشش اور سچا تیاگی سے غلگن نہ ہو۔ محض اسی خیال کو دل میں رکھ کر کام کرے کہ میں جو کچھ کرنا کے لئے کر رہا ہوں اور وہ ہی سب کچھ کرنے والا ہے۔ میں تو صرف اُن (دہنت) ہوں۔

۱۔ انسان

۲۔ ریش اور

۳۔ اسی موص

۴۔ جیسے جل

۵۔ شبد

۶۔ ب۔ ک

۷۔ یعنی انسان

۸۔ بچے بھی ہوں

۹۔ یہی سچا

۱۰۔ مولانا

۱۱۔ اور ہر

۱۲۔ کا بھین

۱۳۔ فارسی

۱۴۔ بگیر

۱۵۔ سب

۱۶۔ تیا

۱۷۔ بے

۱۸۔ سمن

ایک فارسی کا شاعر کہتا ہے

ترک دنیا نیست ترک دولت و فرزند و زن

بلکہ دل را پاک کردن از محبت این د

مطلب۔ دولت۔ بیوی اور بچوں کے چھوڑ دینے کا نام تیاگی

اُن کی محبت سے دل کو پاک کر دینے کا نام تیاگی ہے۔

یعنی انسان زندگی کے تمام کاروبار میں حصہ لے۔ دولت بھی کما لے۔ زانی میں رہے

بچے بھی ہوں۔ مگر دل کو ان کی محبت میں نہ پھنسائے۔ اسی کا نام ہے۔ کہ جب

یہی سچا سنیاں ہے۔

مولانا روم فرماتے ہیں

چیت دُنیا۔ از خدَا غافل مبدن

نئے قماش و نقره و سرزند و زن

مطلب۔ دولت جمع کرنے اور بیوی بچوں کے ہونے کا نام دُنیا

بلکہ خدا کو بھول جانے کا نام دُنیا داری ہے۔

یعنی دُنیا دار وہ ہے جو بیوی بچوں اور دولت کی محبت میں غرق ہو کر

بار میں حصہ لیتا ہے۔ اگر ان چیزوں کے ہوتے ہوئے بھی خدا کو یاد رکھتا ہے تو وہ دُنیا دار نہیں
خوش اور سچا تیاگی ہے۔

کہ میں جو کچھ کر رہا ہوں تو صرف اُن کے لئے ہے۔ انسان کو چاہیے کہ دُنیا میں رہتا ہوا بھی دُنیا سے بے تعلق رہے۔
ریش اور طریقِ عمل کا نام یوگ ہے۔

اسی موصوع پر گورونانک دیو جی کا ایک اور واک ہے۔
جیسے جل میں کنول، زالم - مُرغابی، نسیا نے
شہدِ سُرَت بھوٹا گر تیرے۔ نانک نام بکھانے
ب۔ کنول کے پتے اور مُرغابی کے پودوں پر چکنا پٹ ہوتی ہے۔ جس سے
بھی کماٹے۔ زانی میں رہتے ہوئے بھی نہیں بھگتے۔ چنانچہ گورونانک دیو جی ہمارا ج
اسی کا نام لے رہے ہیں۔ کہ جیسے پانی میں کنول اور مُرغابی رہتے ہوئے بھی تر نہیں ہوتے
طرح انسان کو چاہیے کہ دُنیا میں رہتا ہوا بھی دُنیاوی تعلقات سے آزاد
اور ہر وقت اپنے دل کو پرمانہ کی طرف لگائے رکھے اور سچے دل سے
کا بھجن دد کرے تاکہ اس کا ہوا زندگی کے سمندر کو پار کرے۔

فارسی کا ایک اور شعر ہے۔
بگیر رسم تعلق دلا ز مُرغابی رود در آب و چو برخاست اشک پر بہا
ب۔ اے دل! بے تعلقی کا طریقہ مُرغابی سے لیکھ کہ پانی کے اندر جا کر
جب نکلتا ہے تو خشک پڑ نکلتی ہے۔ نہیں بھی چاہیے کہ دُنیا میں اسی طرح بے

تیا ۲۔ بے تعلق ۳۔ اِس طرح ۴۔ آزاد ۵۔ مثال ۶۔ دُنیا روپی سمندر
سمن سے

تعلق ہو کر رہو۔ تاکہ جب دُنیا سے تمہارے کوچ کا وقت آئے۔ تو
چیزوں یعنی دھن دولت۔ بیوی بچوں اور عزیز و احباب کے
دورہ بھر بھی رنج اور دکھ نہ ہو۔

ادم نت ست

چھٹے ادھیا۔

ति यः

न चाक्रि

नाश

स

رحمہ۔ اے

ہض فرض سے

ہ جس نے ع

چل کر اس ادھ

نتی ڈالی ہے

مرا چھوڑ کر

واگنی ہو تو نہیں کر

۱۰

شری پرما تمنے منہ

چھٹا ادھیائے

یوگ ابھیاس (ضبط نفس)

چھٹے ادھیائے کا پہلا شلوک ہے۔

अनामितः कर्मफलं कार्यं कर्म करोति यः

स संन्यासी च योगी च न निरग्निरनचाक्रि

انا بشرتا - کرم پھلم - کاریم - کرم - کر دیتی - یا

س - سنیا سی - چا - یوگی - چا - نہ - بڑا گنی - نہ - چا - اکریا

رحمہ - اے ارجن! جو شخص بغیر پھل کی خواہش کے عمل کرتا ہے یعنی کام

حض فرض سمجھ کر انجام دیتا ہے - وہی سنیا سی ہے اور وہی یوگی ہے نہ

ہ جس نے عمل کرنا چھوڑ دیا ہے۔

چل کر اس ادھیائے میں بھگوان نے یوگ ابھیاس (ضبط نفس) پر

نتی ڈالی ہے اور اس کے حاصل کرنے کا طریقہ بتایا ہے۔

۱۔ کرنے کے لائق ۲۔ کرتا ہے ۳۔ جو ۴۔ وہ ۵۔ اور

۶۔ جو کم نہیں کرتا ۷۔ جو کم نہیں کرتا

پیارے بھائیو! من ایک سمندر کی مانند ہے جس میں ہر وقت
 و خواہشات اور کامناؤں کی لہریں اٹھتی رہتی ہیں۔ ان لہروں کو
 بھی کہتے ہیں۔ ان لہروں کی وجہ سے من کا رُجّان اور تعلق جسمِ اچھمہ - اے ار
 سے رہتا ہے۔ جب تک یہ لہریں رہتی ہیں۔ من آتما سے بے خبر بہت جا
 من کا یہ خاصہ ہے کہ یہ ایک وقت میں ایک چیز سے تعلق رکھتا
 آتما سے یا جسم سے۔ جب اس کا دھیان جسم کی طرف ہوتا ہے۔ تو
 آتما کا۔ اے بالکل خیال نہیں ہوتا۔ اور جب آتما کی طرف متوجہ ہوتا۔
 کی اسے مطلق پردہ نہیں ہوتی اور اس وقت جسم پر اثر کرنے والی
 سردی گرمی دھک سکھ سے بالکل بے خبر ہوتا ہے۔ معلوم رہے کہ جہِ چھمہ - کھانے
 کہتے ہیں وہ اصل میں من کا احساس ہی ہے اور جب من آتما کی طرف سارے
 تو پھر گویا دیوادی سکھ دھک کا خاتمہ ہو گیا۔
 اس یوگ

من کی اسی کیفیت یعنی اس کے آتما میں محو ہوجانے کا نام
 چنانچہ پاتنجی یوگ شاستر میں آیا ہے

“योगश्चितवृत्तिनिरोधः”

یوگش - چیت - ورتی - رزودھا
 ترجمہ - من کی دیریتوں (لہروں) کو روکنے یعنی ضبطِ نفس کا نام
 اس ادھیائے میں بھگوان فرماتے ہیں۔

अनतस्तु योगोऽस्ति न चैकान्तमनश्नतः ।
 न तस्वप्नशीलस्य जाग्रतो नैव चार्जुत ॥

۱۔ لہریں ۲۔ روکن

نہ۔ اٹی۔ اشتتو۔ یوگو۔ استی۔ نہ۔ چا۔ ایکانتھم۔ ان۔ اشت
 نہ۔ چا۔ اتی۔ سوپن۔ شیل۔ اسیہ۔ جاگرتو۔ نہ۔ یو۔ چا۔ ارجن $\frac{4}{14}$
 رتعلق جسم ایچمہ۔ اے ارجن! نہ بہت کھانے سے۔ نہ ناکوں مرنے سے۔ نہ بہت سونے
 اتنا سے بے فائدہ بہت جاگنے سے یوگ حاصل ہوتا ہے۔ بلکہ

युक्ताहारविहारस्य युक्तचेष्टस्य कर्मसु ।

युक्तस्वभावबोधस्य योगो भवति दुःखहा ॥

میکت۔ آمار۔ وارشیہ۔ میکت۔ چیشٹشیہ۔ کرم۔ سو
 میکت۔ سوپن۔ سو۔ بودھشیہ۔ یوگو۔ بھوتی۔ دکھا $\frac{4}{12}$
 م رہے کہ بے چہمہ۔ کھانے پینے سونے جاگنے اور دوسرے کام کاج غرضیکہ زندگی
 میں آتما کی طرف سارے کاروبار میں مناسبت اور اعتدال پیدا کرنے کا نام یوگ ہے
 اس یوگ سے سب دکھ مٹ جاتے ہیں۔

اس شلوک سے صاف ظاہر ہے کہ یوگ ابھیاس کے لئے مگر بار
 ورنہ یا جنگلوں میں جانا سراسر دھرم کے خلاف ہے چنانچہ بھارت بھوشن
 ت مالویہ جی اس شلوک کے بڑے مداح ہیں اور مہندوؤں کو زندگی بسر
 نے کا صحیح راستہ بتانے کے لئے اکثر اپنے لیکچروں اور تقریروں میں اس
 کا حوالہ دیا کرتے ہیں۔

یوگ ابھیاس کا طریقہ بتاتے ہوئے بھگوان فرماتے ہیں۔

آدمی کو چاہیے کہ گوشہ نشین ہو۔ صاف ستھری جگہ پر آسن نشست لگائے
 سحر یعنی حرکت نہ کرے۔ ایک ہی جگہ پر قائم رہے۔ آسن نہ بہت آدینا ہو

بہت ۲۔ کھانے سے ۳۔ بالکل ۴۔ نہ کھانے سے ۵۔ بہت سونے سے ۶۔ جاگنے سے
 اعتدال ۷۔ ۸۔ دوبارہ ۹۔ حرکت ۱۰۔ دکھ کو مٹانے والا

بڑا چنپل ہے

نہ بہت بچا ہو۔ اور بچی جگہ پر اس ننگے سے گر پڑنے کا اندیشہ رہتا ہے۔ بچہ جگہ پر کیڑے کوڑے ستاتے ہیں۔ جس سے توجہ کیونہیں رہتی۔ یعنی کہلاتا ہے۔
 پر پہلے گھاس بچھائے۔ اس کے اوپر ہرن کی کھال جو کہ زندگی کو تقویٰ ہے۔ کھال کے اوپر کھدر کا سفید کپڑا۔ ایسے آسن پر بیٹھے اور سر گرداں کی ہڈی کو ایک سیدھ میں اور ستھر (قائم) رکھے۔ اپنی نظر کو صرف ناک کی جائے رکھے۔ اور کسی طرف نہ دیکھے۔ اس وقت کسی قسم کا خوف یا فکر لائے اور من کی تمام لہروں کو روکنے کی کوشش کرے یعنی دنیاوی اور خواہشات کو نہ ابھرنے دے اور صرف پر ماتا کا دھیان کرے۔ اسی طرح چھمہ۔ اس کے (مشق) کرنے سے رفتہ رفتہ من میں لہروں کا پیدا ہونا کم ہوتا جاتا ہے۔ ناک اور ڈنگ بالکل بند ہو جاتی ہیں۔ اور اس وقت من جم اور دنیا سے سراسر بے تعلق ہوتا ہے۔ یعنی جاتا ہے۔ اور آتما میں خود کو ایک ناقابل بیان آتم محسوس کرتا ہے۔ اس کے ابھیاس کرنا بہت مشکل کام ہے۔ یہ چیز صرف پڑھنے سے حاصل اس کے لئے کسی کامل گوردی مشرن لینی چاہیے۔
 چنانچہ کنگوان فرماتے ہیں۔

विनियतं चित्तमात्मान्येवावतिष्ठते ।

۱۔ چھمہ۔ ۲۔ آتما۔ ۳۔ چیت۔ ۴۔ آتما۔ ۵۔ پڑھنا ہے۔ ۶۔ بالکل شکل سے قابو

۱۔ یوگا۔ ۲۔ رنی۔ ۳۔ یتیم۔ ۴۔ چیت۔ ۵۔ آتما۔ ۶۔ یوگا۔ ۷۔ آتما۔ ۸۔ یوگا۔ ۹۔ پڑھنا ہے۔ ۱۰۔ بالکل شکل سے قابو

۱۔ یوگا۔ ۲۔ رنی۔ ۳۔ یتیم۔ ۴۔ چیت۔ ۵۔ آتما۔ ۶۔ یوگا۔ ۷۔ آتما۔ ۸۔ یوگا۔ ۹۔ پڑھنا ہے۔ ۱۰۔ بالکل شکل سے قابو

۱۔ یوگا۔ ۲۔ رنی۔ ۳۔ یتیم۔ ۴۔ چیت۔ ۵۔ آتما۔ ۶۔ یوگا۔ ۷۔ آتما۔ ۸۔ یوگا۔ ۹۔ پڑھنا ہے۔ ۱۰۔ بالکل شکل سے قابو

۱۔ یوگا۔ ۲۔ رنی۔ ۳۔ یتیم۔ ۴۔ چیت۔ ۵۔ آتما۔ ۶۔ یوگا۔ ۷۔ آتما۔ ۸۔ یوگا۔ ۹۔ پڑھنا ہے۔ ۱۰۔ بالکل شکل سے قابو

کا اندیشہ رہتی۔ یعنی تمام دنیاوی خواہشات کو ترک کر دیتا ہے۔ ایسا انسان نہیں رہتی۔ یعنی کہلاتا ہے۔

اس پرارجن نے کہا۔

चञ्चलं हि मनः कृष्ण प्रमाथि बलवद्दृढम् ॥

तस्याहं निग्रहं मन्ये वायोऽख सुदुष्करम् ॥

چنچلم - ای - منہ - کرشن - پرماتی - بلوت - درڑھم
تسیہ - اہم - نگرہم - مینے - وایو - ایو - سُدشکر

اسی طرح - اُسے بھگوان ! یہ من تو بڑا چنچل ہے اور بہت طاقت ور ہے
ہوتا جاتا ہے۔ اور ڈگمگا دینے والا ہے۔ اس کا قابو میں لانا ایسے ہے جیسے ہوا
سے سراسر ہلکا ہوتا ہے۔ یعنی ناممکن ہے۔

اس کے جواب میں بھگوان نے فرمایا۔

असंशयं महाबाहो मनो दुर्निग्रहं चलम् ॥

अभ्यासेन तु कौन्तेय वैराग्येण च गृह्यते ॥

اسنیشم - مہا باہو - منو - در - نگرہم - چنچلم
ابھیاسین - تو - کونتیہ - ویراگین - چہ - گرہیتے

اسی طرح - اے ارجن ! اس میں کچھ شک نہیں کہ من بڑا چنچل ہے۔ لیکن
ایسا (مشق، اور ویراگ) بے ثباتی عالم کا خیال، اسے اسے قابو میں لایا
سکتا ہے۔

سانکھیہ شاستر میں بھی آیا ہے ۵

۱۔ بڑا چنچل ہے ۲۔ بلوان ۳۔ دشمن میں کرنا ۴۔ مانتا ہوں ۵۔ شکل ۶۔ بے شک
۷۔ بڑا چنچل ہے ۸۔ چنچل ۹۔ پکڑا جاتا ہے

دیراگہ ام ہے۔ کیا اس

یعنی دیراگ اور ابھیاں سے من کو قابو میں کیا جاسکتا ہے۔

ابھیاں کی تعریف کرتے ہوئے ایک ہندی شاعر نے کہا۔

کرت کرت ابھیاں جڑست ہوت سچان گच्छति

رہری آوت جادوت رسل پر پڑے نشان پارھتہ

یعنی مشق کرنے سے جاہل بھی عالم بن جاتا ہے۔ جیسے رسی کے

آنے جانے سے پتھر پر بھی نشان پڑ جاتا ہے۔

اسی خیال کا انگریزی میں بھی ایک محاورہ ہے

instant dropping wearth away a stone"

یعنی بوند بوند ٹپکنے سے پتھر میں بھی گڑھا پڑ جاتا ہے۔

اس پر راجن نے پھر سوال کیا۔

ति: अद्धयोपेतो योगाच्चलितमानसः ।

प्य योगसंसिद्धिं कां गतिं कृष्ण गच्छति ॥

ایشی۔ شرودھیو۔ پیتو۔ یوگا تیش۔ چلتی۔ مانسا

اپراپیہ۔ یوگ۔ سندھم۔ کام۔ گتم۔ کرشن۔ گچھتی

ترجمہ۔ ہمارا ج! ایک آدمی۔ شرودھا والا (عقیدت مند) تو ہے۔

کا صدق دل سے قائل ہے مگر یوگ ابھیاں میں وہ پورے طور پر کوشش

کرتا جس سے اس کا من یوگ کے راستہ سے ڈگمگا جاتا ہے یعنی

جنم میں سدھی (نجات) حاصل نہیں ہو سکتی۔ تو ایسی صورت میں اس

۱۔ محنت نہ کریں والا ۲۔ شرودھا والا ۳۔ یوگ سے ۴۔ انسان ۵۔ نہ پا کر ۶۔ کوئی دولت مند ۷۔ پاتا ہے

دیرالگیم ہے۔ کیا اس کا وہ حقوڑا بہت کیا کرایا ضائع جاتا ہے۔
ارجن کا یہ سوال سن کر بھگوان فرماتے ہیں۔

पार्थ नैवेह नामुत्र विनाशस्तस्य विद्यते ।

न हि कल्याणकृत्कश्चिद् दुर्गतिं तात गच्छति ।

پارٹھ - اے ارجن! نہ - اُمتر - وناش - تیسہ - وہ دیتے
نہ ہی - کلیان - برکت - کشت - درگم - تات - گچھتی
چم - اے ارجن! آدمی ایک جنم میں جو بھی حقوڑی بہت یوگ میں کوشش
ہے وہ کبھی بھی رائیگاں نہیں جاتی۔ اُس کا معاوضہ اگلے جنم میں ضرور ملتا ہے
اگلے شکوک میں فرماتے ہیں۔

प्राप्य पुण्यकृतां लोकानुषित्वा शाश्वतीः समाः

शुचिनां श्रीमतां गेहे योगभ्रष्टोऽभिजायते ॥

پراپیم - پنیہ - کرنام - لوکان - اُشستوا - شاشتی - شما
شچینام - شری - تمام - گیہے - یوگ بھراشو - ابھجایتے - ۶
چم - اے ارجن! ایسے لوگ اپنی کمائی کے مطابق ساہا سال سڑگ میں
لرچم دھرمنا دولت مند اور باعزت گھرانوں میں یا یوگیوں کے ہاں پیدا ہوتے
جہاں سے وہ پھر مکتی کے لئے عکوش کرتے ہیں۔

اس ادھیائے کے اگلے شکوک میں بھگوان فرماتے ہیں۔ اے ارجن!
میں اُدھورا رہا ہوا آدمی دوسرے جنم میں پہلے جنم کے سنکاروں
کا ثرات اعمال کو حاصل کر کے دنیاں سے پھر مکتی (نجات) کے لئے عکوش
رہتا ہوں۔

۱۔ لوک میں ۲۔ پیرلوک ۳۔ ۴۔ پاتا ہے ۵۔ نیک لوگ ۶۔ رہ کر ۷۔ لگانا ۸۔ ساہا ۹۔ شرو
۱۰۔ کوئی دولت مند ۱۱۔ گھرانے میں ۱۲۔ یوگ میں اپورن ۱۳۔ پیدا ہوتا ہے

کرتا ہے اور اسی طرح کوشش کرتا ہوا بہت جنموں کے بعد نجات
ہے۔

دوستو! بھگوان کے یہ الفاظ کس قدر اُمیدوار و حوصلہ بڑھانے
ہیں کہ اگر ایک جنم میں سدھی (نجات) حاصل نہیں ہوئی تو بایوس نہیں ہونا چاہیے۔ اب
انسان یوگ کے راستہ پر جہاں تک چلتا ہے۔ دوسرے جنم میں
مقام سے آگے چلنا شروع کرتا ہے اور اسی طرح کئی جنموں میں
آخر کار منزل مقصود پر پہنچ جاتا ہے یعنی نجات حاصل کر لیتا ہے۔

ادم تت ست

ساتویں

شہری بھگوان

मंजय ।

इव ॥

منا۔ پرتر

مٹی۔ سہ

بچہ۔ ۱۷۱۔ ارج

ہے جیسے د

کھڑا دپ

गति: ।

۲۔ لطیف
شہری میں

ادم
شہری پر ماتنے منہ

ساتواں ادھیائے چارہسم کے بھگت

ساتویں ادھیائے کو گیان و گیان یوگ کے نام سے موسوم کیا گیا ہے
شہری بھگوان ارشاد کرتے ہیں -

मत्तः परतरं नान्यत्किञ्चिदस्ति धनंजय ।

मयि सर्वमिदं प्रोतं सूत्रे मरिगगणा इव ॥

مٹا - پرترم - نہ - انیت - کینچت - اشتی - دھنن ہے
مٹی - سروم - ادم - پرودم - سوترے - منٹری - گنٹرا - او

بھگم - اے ارجن! مجھ سے برتر اور کچھ نہیں - یہ سارا بھگت مجھ میں ایسے پرویا
ہے جیسے دھاگے میں منکے پروئے ہوئے ہوتے ہیں -

کھٹ ادپ نشد میں آیا ہے -

पुरुषात् न परं कश्चित् स काष्ठा स परा गतिः ।

پوروش سے ۲ - لطیف یا برتر ۳ - اور ۴ - کچھ ۵ - ہے ۶ - مجھ میں ۷ - یہ سب ۸ - پروئے ہوئے ہیں
سوتر میں ۹ - منکے

پُر نشات - نہ - پریم کسپت - سا - کاشٹھا - سا - پرا - یہاں سو -
 ترجمہ - پرانتا سے برتر اور کوئی چیز نہیں - وہ لطیف سے لطیف ہونے والی -
 لطافت کی انتہا ہے - وہ پریم گنتی ہے یعنی انسانی زندگی کا متہائے
 اس ادھیائے میں آگے چل کر بھگوان فرماتے ہیں -
 مایا کے متعلق

शेषा गुरामयी मम माया दुरत्यया ।

ये प्रपद्यन्ते मायामेतां तरन्ति ते ॥

دُیو - ہی - ایشا - گُن - مئی - مم - مایا - دُرت - ییالمب - مایا -
 مام - ایو - یے - پر پدہ سنتے - مایا - میتام - ترنتی - تے - آس آدمی کو
 ترجمہ - اے ارجن! یہ تین گنوں والی میری مایا (مادہ) ہیں پر غالب آ
 والی ہے - اس کو پار کرنا بہت مشکل ہے - البتہ جو میری شرن اس سے آ
 ہیں - وہ اس مایا کو پار کر جاتے ہیں -
 ایش آپ نشد میں آیا ہے -
 سرجن ۱
 سربم ۱۱

यमयेन पात्रेण सत्यस्यापिहितं मुखम् ।
 पूषन्नपावृणु सत्यधर्माय दृष्टये ॥

ہر نثر - سین - پاترین - ستیہ - پانی - ہتم - مکم - اے ار
 تتوم - پوشن - اپا ورنر - ستیہ - دہرائے - درشیے - رے جگیا سو
 ترجمہ - ستیہ کا گھ (روئے حقیقت) سونے کے پاتر (برتن) کو کرانا چاہتے
 ہوا ہے - اے بھگوان! آپ اس برتن کو ہٹائیں تاکہ ہم ستیہ
 سکیں -
 ہیں - مگر گیا

۱- پرانتا ۲- عمد سے ۳- تین گنوں والی ۴- عبور کرنا کھن ہے ۵- شرن ۶- بھگوان ۷- ہٹائیے ۸- ڈھکا ہوا ۹- ہٹائیے ۱۰- بھگوان ۱۱- بھگوان

یہاں سونے کے برتن سے مراد مایا ہے۔ جو کہ سونے کی طرح دل کش اور
ف سے لطیف ہونے والی ہے۔ اور اس کا جیتنا بے حد مشکل ہے جس نے مایا پر غلبہ پایا ہے
کا منتہا ہے۔ ہی بڑا بہادر ہے۔

مایا کے متعلق کبیر بھگت جی کا ایک ہنایت دل چپ واک (قول) ہے۔ فرماتے
مایا تو ٹھگنی بھی۔ ٹھگنی پھرے سنار
جس ٹھگ نے ٹھگنی ٹھگی۔ تس ٹھگ کو منکار

دور۔ یہاں ایک ایسی زبردست ٹھگنی ہے۔ جو ساری دنیا کو ٹھگنی بھرتی
ترتی۔ آس آدمی کو منکار (سلام) جس نے ایسی ٹھگنی کو ٹھگ لیا ہے۔ یعنی
یا دامادہ) پہن پر غالب آ گیا ہے۔

میری سترن اس سے آگے بھگوان کا ارشاد ہے۔

चतुर्विधा भजन्ते मां जनाः सुकृतिनोऽर्जुन ।

आर्तो जिज्ञासुरर्थार्थी ज्ञानी च भरतर्षभ ॥

چتر۔ دودا۔ بھجنتے۔ مام۔ جنا۔ سکر تو۔ ارجن

آرتو۔ جگیا سو۔ ارتھا پتی۔ گیانی۔ چر۔ بھرت۔ ارشہ ۱۴

۱۔ اے ارجن! چار قسم کے انسان میرا بھجن کرتے ہیں۔ ایک دھکی
درشت۔ جگیا سو یعنی جن کو میری تلاش ہے۔ تیرے عرض مند جو کہ کوئی مراد
پانز (برتن) کرنا چاہتے ہیں۔ چوتھے گیانی (عارف)

اگلے شلوکوں میں بھگوان نے فرمایا ہے۔ یہ چاروں قسم کے بھگت
ہیں۔ مگر گیانی تو میرا مہر و پ ہی ہے۔ گیانی مجھے بہت پیارا ہے۔ اور

۵۔ سترن ۲۔ بھجن کرتے ہیں ۳۔ انسان ۴۔ نیک ۵۔ دھکی ۶۔ متلاشی ۷۔ مطلبی

میں گیانی کو بہت پیارا ہوں۔

اسی مضمون کو گو سائیں تنسی داس جی یوں بیان کرادے کہ میں پر

رام भगत जग चारि प्रकारा ।

جو سکھ सुकृती चारिउ अनघ उदारा ॥

رام بھگت جگ چار پرکارا مسکرتی چاروں۔ اُن آگے۔ اسی مضمون

مطلب۔ چار قسم کے بھگت بھگوان کا بھجن کرتے ہیں اور چار

پاک اور مبارک ہیں۔

जयहिं नाम जन आरति भारी ।

मिटहिं कुसंकट होंहिं सुखारी ॥

جپ میں نام۔ جن آرت بھاری

مٹیں کو سکٹ۔ ہوویں سکھاری

مطلب۔ دکھی لوگ جب بھگوان کا بھجن کرتے ہیں۔ تو بھگوان

دکھ مٹا کر انہیں سکھ بناتے ہیں۔

آگے چل کر گو سائیں جی کہتے ہیں۔

चहुं चतुर कहं नाम अधारा ।

ज्ञानी प्रभुहि विसेषी प्रियारा ॥

چوں چتر۔ کہیں نام ادھارا

گیانی پر بھوہی ویش پیارا

مطلب۔ ان چاروں قسم کے بھگتوں کے لئے مثنوی بھگوان کا

۱۔ نیک ۲۔ پشاپ ۳۔ دکھی ۴۔ مشکات ۵۔ مثنوی ۶۔ خاص طور پر

لنگران میں گیبانی بھگت ہی پر کھو کو بے حد پیارا ہے۔

یوں بیان کر دیکھ میں پر ماتما کو یاد کرنے والوں کی بابت کبیر بھگت جی فرماتے ہیں

دُکھ میں سمن سب کریں سُکھ میں کرے نہ کوئے

جو سُکھ میں سمن کریں دُکھ کا ہے کو ہوئے

اسی مضمون کو کبیر جی نے پھر دوسرے پیرایہ میں یوں ادا کیا ہے

سُکھ کے ماتھے پر پڑے جو نام ہر دے تے جائے

بُلبھاری دا - دُکھ کے پیل پیل نام چپائے

سُکھ کے ماتھے پر پتھر پڑیں - کیونکہ سُکھ میں انسان پر ماتما

جول جاتا ہے - دُکھ پر قربان جاؤں - جو ہر وقت آدمی کے دھیان

پر ماتما کی طرف لگائے رکھتا ہے -

مولانا اکبر الہ آبادی کا شعر ہے

مقام شکر ہے غافل مصیبت دُنیا

اسی بہانے سے اللہ یاد آتا ہے

گورونامک دیو جی بھی فرماتے ہیں

’ دُکھ دارد - سُکھ روگ بھیا ‘

یعنی سُکھ بیماری ہے - کیونکہ یہ آدمی کو پر ماتما سے بے خبر کر دیتا ہے

اس بیماری کا علاج ہے کہ یہ انسان کو پر ماتما کی یاد میں لگاتا ہے -

کی اس خوبی کو دیکھ کر بھگوان کے بھگتوں نے اسے سُکھ پر ترجیح دی ہے

نشریہ بھاگوت پُران میں آیا ہے کہ جنگ جہا بھارت کے ختم ہونے پر

رام

سُکھ

ان

پس اور چار

जपहि

मिति

री

य

मैं - तो

चहुं

ज्ञान

रा

रा

री

बे

خاص

جب بھگوان سٹری کرشن جی ہمارا ج دوار کا جانے لگے تو آپ
گنتی جی سے کہا کہ اے مانا! آپ مجھ سے کوئی در مانگیں۔ اس
در مانگا۔ کہ اے جگت گورو! میری بیخواہش ہے کہ ہمیں قدم قدم
کیونکہ جب ہم پر مصیبتیں آئیں گی۔ تو اُس وقت آپ ہمیں یاد آ
ہماری پکار سن کر آپ ضرور ہماری امداد کو پہنچیں گے جس سے ہمیں
درشن نصیب ہو جائیں گے۔ اس سے بڑھ کر اور ہمیں کیا در چاہیے۔

دوستو! اس واقعہ سے اندازہ لگا بیٹے کہ بھگوان کے بھگت گیت
شبداںی دکھ کو کتنی بڑی نعمت سمجھتے ہیں۔ بھگوان سے در مانگا ج! اُنت
دکھ اور مصیبت کا۔ تاکہ وہ اس کے ذریعہ ہر وقت پر بھو کو یاد
اور اپنے پیارے کی یاد سے ایک لمحہ کے لئے بھی غافل نہ رہیں۔

संशयः ॥

ادمتتست

یا۔ پر

جہم۔ اے

مجھ کو پاتا ہے

اسی بنا

یعنی آخری وقت

کو پاتا ہے

چھوڑتا ہے

وہی

ادم
شری پر مانتے مت

اکھواں ادھیائے

بھگوت گیتا کے آٹھویں ادھیائے کے شروع میں ارجن جی سوال کرتے ہیں
ن سے دریا گج ! اُنت کال دَا خری وقت) میں آپ کس طرح یاد آ سکتے ہیں۔
بھگوان جواب دیتے ہیں۔

अन्तकाले च मामेव स्मरन्मुक्त्वा कलेवरम् ।
यः प्रयाति स मदभावं प्राप्ति नास्त्यत्र संशयः ॥

انت کالے - چ - مالم - ایو - سمرن - مگنتوا - کلیرم
یا - پر یاتی - س - مد بھام - یاتی - نہ - استی - اتر - شنیہ ॥
جسم - اے ارجن - جو آدمی اخیر وقت مجھے یاد کرتے ہوئے جسم چھوڑتا ہے
مجھ کو پاتا ہے - اس میں کچھ شک نہیں ہے -
اسی بنا پر ہندوؤں کا یہ عقیدہ ہے -
" اُنت مَنتی سو گتی "

یعنی آخری وقت میں آدمی کا دھیان جس چیز میں لگ جاتا ہے - اگلے جنم میں
مجھ کو پاتا ہے -

۲ - چھوڑتا ہے ۳ - جسم ۴ - جو ۵ - جاتا ہے ۶ - وہ ۷ - میرے روپ کو ۸ - کوئی شک نہیں

ت کا ل جو

اگلے شلوک میں پھر بہگوان فرماتے ہیں۔

अपि स्मरन्भावं त्यजत्यन्ते कलेवरम् ।

वैति कौन्तेय सदा तद्भानभावितः ॥

یم۔ یم۔ داپی۔ سمرن۔ بھادم۔ تیجنتی۔ انت۔ کیلورم

تم۔ تم۔ ایویتی۔ کونتیہ۔ سدا۔ ند بھاو بھاوتا

ترجمہ۔ اے ارجن! آخری وقت میں انسان جس جس خیال اور
میں رکھتا ہوا جسم چھوڑتا ہے۔ اُسی خیال اور جذبہ کے مطابق اگلے

اسی سلسلہ میں نزول چن بھگت کا شبد ہے

انت کا ل جو لچھی سمرے ایسی چنتا میں جو مرے

سہرپ۔ یونی۔ دل۔ دل۔ اترے اری بانی۔ گو بند نام مست ہے

مطلب۔ جو آدمی آخری وقت میں دھن دولت کو یاد کرتا ہو اجم لانا چاہیے۔

دہ بار بار سانپ کا جنم لیتا ہے۔ اس لئے بہگوان کو کبھی بھی نہ بھولنا

داصغ رہے کہ سانپ کو دھن بہت پیارا ہوتا ہے اور عموماً یہ

کرتے ہوئے دیکھا گیا ہے۔

انت کا ل جو استری سمرے ایسی چنتا میں جو مرے

دیشوا یونی۔ دل۔ دل۔ اترے اری بانی۔ گو بند نام لیر کے دل میں

مطلب۔ جو آدمی آخری وقت میں عورت کو یاد کرتے ہوئے

دہ بار بار کنجری کا جنم لیتا ہے۔ اس لئے بہگوان کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہی ہر وقت

کبھی نہیں بھولنا چاہیے۔

پھر کہتے ہیں۔

۱۔ جس میں بہادری ۲۔ چھوڑتا ہے ۳۔ جسم ۴۔ جس کو ۵۔ پاتا ہے ۶۔ اس آدمی ۷۔ بھگت

انت کال جو لڑکے سمرے ایسی چنتا میں جو مرے
 سوکر۔ یونی۔ دل دل اترے اری بائی گو بند نام مت میرے
 دل۔ جو آدمی آخری وقت میں اپنے بچوں کو یاد کرتے ہوئے جسم چھوڑتا ہے
 وہ بار بار سٹور کا جنم لیتا ہے۔ اس لئے بھگوان کو کبھی بھوتہ بھولنا چاہیئے۔
 واضح رہے کہ سٹور کو اپنے بچوں سے بہت پیار ہوتا ہے۔
 ایک اور شبہ میں کہتے ہیں۔

انت کال جو سندر سمرے ایسی چنتا میں جو مرے
 پریت یونی۔ دل دل اترے اری بائی گو بند نام مت میرے
 دل۔ جو آدمی آخری وقت میں اپنے مکانات اور محلوں کو یاد کرتے ہوئے
 چھوڑتا ہے وہ بار بار بھوت پریت کا جنم لیتا ہے۔ اس لئے پرمانما کو کبھی بھولنا
 چاہیئے۔

آئیز کا شبہ ہے۔

انت کال نارائن سمرے ایسی چنتا میں جو مرے
 بدت ترلوچن تے تیر۔ مکتا پیتا مہرواں کے ہرے دے
 دل۔ جو آدمی آخری وقت میں پرمانما کو یاد کرتا ہوا جو شخص جسم چھوڑیگا
 بند نام میرے کے دل میں بھگوان رہیں گے۔ اور وہ آدمی مکتی حاصل کریگا۔
 دہرتے ہوئے مگر آخر وقت پرمانما کی یاد تب ہو سکتی ہے۔ جب زندگی میں
 نہ یاد رکھنا چاہی ہر وقت اسے یاد کیا جائے اور یاد کرنے کی مشق اس قدر ہو
 گئے کہ بے اختیار ہی میں بھی اوم اوم منہ سے نکلے۔

ایسی صورت میں پھر مرنے کے وقت بھی منہ سے اوم کا شبد نکلتی ہے۔
 آخری وقت میں پرہاتما کا یاد رہنا یہ بات اتنی مشکل ہے کہ عام آدمی
 کیا اچھے اچھے، بھیا سیوں اور یوگیوں میں سے بھی کسی خوش نصیب
 میسر ہوتا ہے۔

گتا: ॥

چنانچہ اس بارے میں گوسایٹ تسلیم اس جی فرماتے ہیں۔
 کوٹ۔ کوٹ۔ مٹی۔ نیش۔ کراہیں
 انت۔ رام۔ کہہ۔ آوت۔ ناہیں
 مطلب۔ کر دھامنی کوشش کرتے ہیں کہ آخری وقت رام کو یاد رکھ بھرے اور
 جسم چھوڑیں۔ مگر اُس وقت ان کے منہ سے رام کا نام نہیں نکلا جاتا ہے
 اسی لئے تو بھگوان کرشن فرماتے ہیں۔

च । युध्य मामनुस्मर कालेषु सर्वेषु क्षणेषु

॥ पित्तमनो बुद्धिर्मा मेवेष्यस्य संशयम् ॥

تسا۔ سروکیشو۔ کالیشو۔ مام۔ انوسمر۔ میدھ۔ چ
 من۔ ارپت۔ منو۔ بدھی۔ مام۔ اہو۔ ایشیسی۔ سنشیم
 ترجمہ۔ اس لئے اے ارجن! تو ہر وقت مجھے یاد کر اور جنگ
 بدھی یعنی دل اور عقل کو مجھ میں جوڑے۔ تو ضرور مجھے پائے گا
 ہندو گرنتھوں میں عموماً پرہو سمرن (یاد حق) کی مہماں
 گئی ہے مگر ایک بھگوت گیتا ہی ایسا گرنتھ ہے جس میں پرہو سمر
 ساتھ زندگی کی کشمکش میں جھ لینے دینے کہ جنگ کرنے کی بھی

۱۔ کر دھامنی کوشش ۲۔ اس لئے ۳۔ سب ۴۔ وقت ۵۔ سمرن کر ۶۔ مجھے ۷۔ پائے گا ۸۔ بلاشبہ

دوم کا شبد بدلتی ہے۔

آگے چل کر بہگوان فرماتے ہیں۔

मामुपेत्य पुनर्जन्म दुःखालयमशाश्वतम् ।

नाप्नुवन्ति महात्मानः संसिद्धिं परमां गताः ॥

م۔ ا۔ پیت۔ پتر جنم۔ دکھ۔ آ۔ لیم۔ اسٹا شو تم

ن۔ ۲۔ پوندنتی۔ ہا متا نا۔ سندھم۔ پر م۔ گناہ

ترجمہ۔ اے ارجن! مجھے پا کر پریم گئی (نجات) کو پہنچے ہوئے ہا متا اس

وقت رام کو یاد کہ بھرے اور فانی جہان میں پھر جنم نہیں لیتے۔ یعنی ہمیشہ کے لئے مجھ میں

نام نہیں رکھا سما جاتے ہیں۔

کھٹھ آپ نشد میں آیا ہے کہ جس طرح شدہ جل (صاف پانی) میں

سर्वेषु व सर्वेषु شدہ جل مل جاتا ہے۔ اسی طرح شدہ آتما (پاک رُوح) بھی پر ماتا میں سما

پیتا ہے۔

سکھ سنی صاحب میں گورو ارجن دیو جی فرماتے ہیں۔

جیوں جل میں جل آئے کھٹا نا ریتوں جوتی سنگ جوت سمانا

برٹ گئے گون پا یا بترام نانک پر بھ کے سد مرتبان

مطلب۔ جیسے پانی میں پانی اور روشنی میں روشنی مل جاتی ہے ویسے

یہاں رُوح (آتما) پر ماتا میں مل جاتا ہے اور آدراگون (تناسخ)

سے چھوٹ جاتا ہے۔

اوم ت ست

مجھے ۲۔ پا کر ۳۔ دکھ کا گھر ۴۔ فانی ۵۔ نہیں پاتے ۶۔ نہ گیتی ۷۔ پریم گیتی ۸۔ جیسے

۹۔ پوندنتی ۱۰۔ شانتی

اوم

شری پر مانتے نہ

نواں ادھیائے

بہگوت گیتا کے نویں ادھیائے میں راج ودیا اور راج گروہر
(راج گروہر) یعنی معرفت کے دقیق راز بتائے گئے ہیں۔
بہگوان فرماتے ہیں۔

ततमिदं सर्वं जगदव्यक्तमूर्तिना ।
स्थानि सर्वभूतानि न चाहं तेष्ववस्थितः ॥
میا - تنم - ادم - سرودم - جگت - ادیگت - سوریتنا -
مت - شتھانی - سرود - بھوتانی - نہ - چہ - اہم - تیشو - اوستھنا -
ترجمہ - اے ارجن! میرے ادیکت سرودپ (ظہر آنے والی صورت)
یہ سارے جگت بھر پور ہے۔ یہ سب جاندار میرے ہی آسمے پر ہیں۔
کے آسمے پر نہیں ہوں۔

अशा मोघकर्माणो मोघज्ञाना विचेतसः ।
सोमासुरीं चैव प्रकृतिं मोहिनीं श्रिताः ॥
آگے چل کر ارشاد ہوتا ہے کہ مایا میں پھنسا ہوا شخص ہے
اور
اشا موغکرماریو موغجنانا ویتھتس: ۱
سوما سوری چایو پکرتی موہینی شریٹا: ۱۱

۱۔ مجھ سے ۲۔ پھیلے ۳۔ یہ ۴۔ سب جگت ۵۔ نظر نہ آئیں ۶۔ ہستی سے
۸۔ ان میں

موگھ - آشا - موگھ کرمانٹو - موگھ گیانا - دچیتا
 ۹
 ۱۳ راکھشیم - آسٹیم - جیو - پرکرم - موہنیم - شرتا
 ترجمہ - ایسے (دایا میں پھنسے ہوئے) انسان فضول خواہشات رکھتے
 ہیں۔ ان کے سارے کام بے فائدہ ہیں۔ ان کا گیان بھی فضول ہے۔ ایسے
 باہل لوگ راکھشی اور آسٹری پر کرتی یعنی شیطانی سیرت والے ہیں جو
 ان کو ہمیشہ موہ میں ڈالے رکھتی ہے۔ اور لذات نفسانی میں پھنسا گئے
 ہتی ہے۔ مگر اس کے برعکس

महात्मानस्तु मां पार्थ दैवीं प्रकृतिमाश्रिताः ।
 भजन्त्यनन्यमनसो ज्ञात्वा भूतादिमव्ययम् ॥

مہاتماستو - مام - پارٹھ - دیویم - پرکرم - آشرتا
 ۹
 ۱۳ بھجنتی - انینہ - منو - گیاٹوا - بھوٹ - آدم - ادیمیم
 ترجمہ - اے ارجن! مہاتما لوگ دیوی پر کرتی (نیک سیرتی) کا آسرا
 لے کر اور مجھ کو اوناشی (لافانی) اور دنیا کا آدی کارن (علتِ اول)
 ان کرکھیوٹی سے میرا بھجن کرتے ہیں۔
 اس سے آگے بھگوان فرماتے ہیں -

यान्ति देवव्रता देवाप्रितुन्यान्ति पितृव्रताः ।
 भूतानि यान्ति भूतैज्या यान्ति मद्याजिनोऽपि माम्

یانٹی - دیوورتا - دیوان - پترین یانٹی - پتری ورتا
 ۹
 ۲۵ بہوتانی یانٹی بھوتے جیا - یانٹی - مد - یاجو - اپنی - مام

فضول ۲۔ موہنے والی پر کرتی ۳۔ آشرتا ۴۔ بھجن کرتے ہیں ۵۔ ایک دل سے ۶۔ جان کر
 ان لوگوں کا کارن ۸۔ لافانی ۹۔ جاتے ہیں ۱۰۔ میرا بھجن کرنے والے

ترجمہ - اے ارجن! دیوتاؤں کو پُوجنے والے دیولوک (دیوتاؤں کی) اپنے آتما کو میرے پاتے ہیں۔ پتروں (برزگوں کی ارواح) کو پُوجنے والے پترمی لوک کو بھوت پریت کو پُوجے والے بھوت پریتوں کو پہنچتے ہیں۔ اور ارجن! میرا بھجن کرنے والے مجھے پاتے ہیں۔
اگلے شلوک میں کہتے ہیں۔

होषि यदश्नासि यज्जुहोषि ददासि यत्।

अस्यसि कौन्तेय तत्कुरुष्व मदर्पणम् ॥

ہیت - کر دہشی۔ ہیت - اشناسی۔ ہیت - جہوشی۔ داسی - ہیت - پسیسی۔ کونیتہ - ت - کر شو - مد - ار پنم

ترجمہ - اس لئے اے ارجن! جو کچھ تو کرے جو کچھ کھائے جو دان کرے اور جو ثب (ریاضت) کرے۔ سب کو ارپن (نذر) کر دے۔

اس ادھیائے کا آخری شلوک ہے۔

ना भव मद्भक्तो मद्याजी मां नमस्कुरु।

वैष्यसि युक्त्वैवमात्मानं मत्परायणः ॥

من - منا - بھو - مد بھکتو - مد یا جی - مام - منکر د

مام - ایو - ایشیسی - میکت - ایوم - م تمنا نم - مت - پرا شتر

ترجمہ - اے ارجن! مجھ میں دل لگا۔ میری بھگتی کر۔

لے لے گیگیہ (خدمت خلق) کر۔ مجھے منسکار کر۔ میری شرن

۱۔ جو کچھ ۲ کرے ۳۔ کھائے ۴۔ نیکی کرے ۵۔ دان کرے ۶۔ تپ کرے ۷۔ کر ۸۔ ۹۔ میرے لئے یگیہ کر ۱۰۔ مجھے پائیگا ۱۱۔ میری شرن لے کر

دیوتاؤں کی اپنے آتما کو میرے ساتھ جوڑ۔ تو مجھے ہی پائے گا۔

اوم نت ست

होषि

पस्यसि

दोसी

पुनम

कच्चे क्हाये

सब को

ता भव

वैष्यसि

कुरु

रत पराशर

भक्त कर

शुन

६-८

ادم
شہری پر مانتے نہ

دسواں ادھیائے

دسویں ادھیائے میں ہنگوان اپنی و بھوتوں (جلال و عظمیٰ) کرتے ہیں۔ چنانچہ فرماتے ہیں۔

सर्वस्य प्रभवो मत्तः सर्वं प्रवर्तते ।
मत्वा भजन्ते मां बुधा भावसमन्विताः ॥

اہم سرور^۱یہ۔ پر بھو۔ مٹا۔ سرور^۲۔ پرور^۳۔ تے
راتی۔ مٹو۔ بھجنتے۔ مام۔ بدھا۔ بھاو۔ سمن۔ دتا
ترجمہ۔ اے ارجن! میں سب کا پیدا کرنے والا ہوں اور مجھ
دنیا کا کارخانہ چل رہا ہے۔ ایسا مجھے جان کر گیانی (عارف) اور
سے میرا بھجن کرتے ہیں۔

آگے فرماتے ہیں۔
आत्मा गुडाकेश सर्वभूताशयस्थितः ।

मादिश्व मध्यं च भूतानामन्त एव च ॥
اہم۔ آتما۔ گنڈا کیش۔ سرور۔ بھوٹ۔ آتے۔ شتھا
اہم۔ آدیش۔ مہیم۔ چا۔ بھوٹا نام۔ انت۔ ایو۔ چ

۱۔ میں ۲۔ سب کا ۳۔ درستی میں ۴۔ ایسا ۵۔ مان کر ۶۔ بدھیماں ۷۔ آدیش نام ۸۔ بھوٹا ہوا ۹۔ شروع ۱۰۔ درسیان

ترجمہ - اے ارجن! سارے جانداروں کے اندر موجود آتما (روح) میں
 وہ بھوت مائز (کائنات، کاسمزوع - مدھیہ (وسط) اور آخر میں
 وہ -

انکے مشلوکوں میں بہگوان اپنی دھوتیوں (حلال) کا اس طرح ذکر کرتے
 ہیں -

“ ज्योतिषो रविरंशुमान् ” جیوتی شام - رومی - انشومان -

روشنیوں میں میں کروں والا سورج ہوں -

“ नक्षत्राणामहं शशी ” نکھتر انشرام - اہم - ششی -

ستاروں میں میں چاند ہوں -

“ देवानामस्मि वासवः ” دیوانام - اسی - واسوا -

دیوتاؤں میں میں اندر ہوں -

“ इन्द्रियाणां मनश्चास्मि ” اندریانام - منش چاسی -

اندریوں میں میں من ہوں -

“ भूतानामस्मि चेतना ” بھوتانام - اسی - چیتنا -

بھوتوں (اربعہ عناصر) میں میں چیتن شکتی یعنی علم رکھنے والی
 قوت ہوں -

“ महर्षिणां भृगुरहम् ” مہرشی نام - بھرگو - اہم -

مہرشیوں میں میں بھرگو مہرشی ہوں -

“ गिरामरूम्येकमक्षरम् ” گرام - اسی - ایکم - اکھشرم -

روشنیوں میں ۲ - سورج ۳ - کروں والا ۴ - ستاروں میں ۵ - چاند ۶ - اندر ۷ - چیتن شکتی
 ۸ - آدی نام واد

لفظوں میں میں اوم کا لفظ ہوں۔
 'यज्ञानां जपयज्ञोऽस्मि' 'یگیا نام - جب یگیو۔ ار
 یگیوں میں میں جب یگیو ہوں۔
 'स्थावराणां हिमालयः' 'ستھا ورا نام۔ ہمالیہ
 غیر متحرک چیزوں میں میں ہمالیہ پہاڑیوں۔
 'सिद्धानां कपिलो मुनिः' 'سیدھا نام - کپلو مونی۔
 سیدھ پُرتشوں (نجات یافتہ) میں میں کپیل مونی ہوں۔
 'नराणां च नराधिपम्' 'نرا نام - چا۔ نرا دھیا
 انسانوں میں میں راجہ ہوں۔
 'धेनुनामस्मि कामधुक्' 'دھینو نام - اسی۔
 گاؤں میں میں کام دھینو گائے ہوں۔
 'यमः संयमतामहम्' 'یما۔ سنیم نام۔ ام
 حکمرانوں میں میں یم راجہ (ملک الموت) ہوں۔
 'प्रह्लादश्चास्मि दैत्यानाम्' 'پرہلا د۔ چا۔ سی۔
 دیتوں میں میں پرہلا د ہوں۔
 'मृगाणां च मृगेन्द्रोऽहम्' 'مړگا نام۔ چا۔ مړگ انڈ
 جانوروں میں میں شیر ہوں۔
 'वैनतेयश्च पक्षिराजम्' 'وینتے۔ یچ۔ پکھ
 پرندوں میں میں ان کا راجہ گرٹ ہوں۔

۱۔ نہ پلنے والے ۲۔ آدمیوں میں ۳۔ راجہ ۴۔ حکومت کرنے والوں میں ۵۔ جانوروں میں ۶۔ گرٹ

'रामः शस्त्रभृतामहम्' राम - شستر - بھرتام - اہم -
 ہتھیار اٹھانے والوں میں میں ہیں رام ہوں -
 'स्रोतसामस्मि जाह्नवी' स्रोत - साम - اسی - جاہنوی -
 ندیوں میں میں ہیں گنگا ہوں -
 'अध्यात्मविद्या विद्यानाम' अध्यात्म - ود्या - ود्या نام -
 یعنی ودیاؤں (علوم) میں میں برہم ودیا (علم معرفت) ہوں -
 'मृत्युः सर्वहरश्चाहम्' मृत्यु - हर - हर - چاہم -
 سب کی موت میں ہوں -
 'गायत्री छन्दसामहम्' गायत्री - छन्द - साम - اہم -
 چھندوں (آوازان و بحر شاعری) میں میں گائیتری چھند ہوں -
 'ऋतुनां कुसुमाकरः' रतु - نام - کم - اکرا -
 موسموں میں میں بسنت ہوں -
 'तेजस्तेजस्विनामहम्' तेज - तेज - तेज - नाम - اہم -
 تہجسویوں (اہل جلال) کا تیج (جلال) میں ہوں -
 'जयोऽस्मि व्यवसायोऽस्मि' जے - अ - असी - दे - वसायो - असी -
 جیتنے والوں کی جیت میں ہوں - نشہ والوں کا نشہ میں ہوں -
 'पांडवानाम धनंजयः' पांडव - नाम - धन - जے -
 پانڈوؤں میں میں دھنیش دھاری (رجن) ہوں -
 'सुनीनामप्यहंव्यासः' सुनी - नाम - अपी - अहम - व्यास -
 سنی نام میں میں ہوں - اپنی - اہم - دیا سا -

۱۔ گنگا ۲۔ موسموں میں ۳۔ بسنت ۴۔ نشہ ۵۔ جہان

مینیوں میں میں دیا س مئی ہوں۔

‘ दण्डो दमयतांमस्मि ’ دندو۔ دم یتام۔ اسم ترجمہ۔ اے ار
ن اپنے ایک

راجہ میں سزا دینے کی طاقت میں ہوں۔

‘ नीतिरस्मि जिगीषताम् ’ نیتی۔ اسی۔ جب

جیتنے کی خواہش رکھنے والوں میں نیتی (حکمت عملی) میں

‘ ज्ञानं ज्ञानवतामहम् ’ گیانم۔ گیان۔ و تام۔ اہم۔

گیانوں (عارفوں) کا گیان میں ہوں۔

اسی طرح اپنی دھبھوتوں کا ذکر کرتے ہوئے بھگوان فرماتے ہیں

‘ भूतिमत्सत्त्वं श्रीमदूर्जितमेव च ।

‘ वावगच्छ त्वं मम तेजोऽशसंभवम् ॥

یت۔ یت۔ دھبھوتی۔ ستوم۔ شرمید۔ اور جیم۔ اور

ت۔ ت۔ ایت۔ اور کچھ۔ تو۔ تم۔ تجو۔ انش۔ شنبہ

ترجمہ۔ اے ارجن! دُنیا میں جو جو بھی طاقت والے ہیں

ہیں۔ شان والے ہیں۔ اُن سب کو میرے جلال کے ایک جز

ہوگا سمجھو۔

اس ادھیائے کے آخری شلوک میں کہتے ہیں۔

‘ बहूनैतेन किं ज्ञातेन तवार्जुन ।

‘ आहमिदं कृत्स्नमेकांशेन स्थितो जगत् ॥

ابھوا۔ بھوتی۔ ایتین۔ کم۔ گیانین۔ تو۔ ارجن

دشٹھیا۔ اہم۔ رادم۔ کرت۔ سم۔ ایکم۔ انشین۔ سھو۔ جگت

۱۔ جلال والے ۲۔ چیزیں ۳۔ بھرتی والے ۴۔ طاقت والے ۵۔ جان ۶۔ مجھ سے
۸۔ بہت ۹۔ جان کر دیکھو ۱۰۔ ایک انش سے

بنام - اسمِ رحیمہ - اے ارجن! زیادہ جان کر تم لے کیا لینا ہے۔ اس سارے جہان
 میں اپنے ایک انفسِ مانتر (جُزُو) سے دھارن (قائم) کر کے موجود ہوں۔

اوم نت ست

ی۔ جگ۔ ارجن
 ت۔ عملی، یں
 نام۔ اہم۔

مارتے ہیں

مہیت مٹس

واو گ

اور جگم۔ ارجن

س۔ سنہ

والے ہیں

کے ایک جُزُو

بھونے

ہمید

جگت۔ جگت

ن۔ ۴۔ بھ

ادم

شری پرامتنے منہ

گیارھواں ادھیائے

وِراٹ سرورپ (ظہورِ جلوہ)

گیارھویں ادھیائے کو دشورپ درشن یوگ **दर्शन** ترجمہ - اے
योग کہا گیا ہے۔ ارجن کی درخواست پر بہگوان کرشن اپنا در شکلوں دا
 وحدت میں کثرت کا جلوہ، ارجن کو دکھلاتے ہیں۔ ہامتا گاندھ ۲ آگے چل کر
 پُتک "انا سکتی یوگ" میں لکھتے ہیں کہ یہ ادھیائے بھگوان **राचरम**
 پیارا ہے۔ اس میں دلائل نہیں بلکہ صرف شاعری ہے۔ اس **चक्षुसि**
 کا پاٹھ کرتے کرتے آدمی تھکتا ہی نہیں۔

ادھیائے کے شروع میں ارجن، بہگوان سے درخواست

तव मात्मानं परमेश्वर ।

अहमि ते रूपमैश्वरं पुरुषोत्तम ॥

ایوم - ایت - یقیناً - تو - اہم - نام - پریشور

درشتم - اچھائی - تے - رُدریم - ایشورم - پرشورم

۲۔ جیسا کہ ہیں ۳۔ اپنے آپ کو ۴۔ دیکھنا چاہتا ہوں -

ترجمہ۔ اے بھگوان! آپ جیسا کہ اپنے آپ کو بیان کرتے ہیں یہ بالکل
سچ ہے۔ لیکن اے پرشوتم (سب سے افضل) آپ کے اس ایشوری
رُوپ (جلوہ) کو میں دیکھنا چاہتا ہوں۔
اس پرستری بھگوان بولے۔

पश्य मे पार्थ रूपारिण शतशोऽथ सहस्रशः ।
नानाविधानि दिव्यानि नानावर्णाकृतीनि च ॥

پشیم۔ ۷۔ پارٹھ۔ رُوپانی۔ شت۔ شتو۔ اٹھ۔ سہسرتا
نانا۔ ودھانی۔ ودویانی۔ نانا۔ درن۔ اگر تینی۔ چا ॥
ترجمہ۔ اے ارجن! میرے سینکڑوں اور ہزاروں کئی طرح کے کئی رنگوں
کے اپنا اور شکلوں والے نورانی رُوپ تو دیکھ۔
آگے چل کر فرماتے ہیں۔

इहैकस्थं जगत्कृत्स्नं पश्याद्य सचराचरम् ।
मम देहे गुडाकेश यच्चान्यद् द्रष्टुमिच्छसि ॥

اے۔ کستم۔ جگت۔ کرتسنم۔ پشیات۔ سچاچرم
م۔ دیہے۔ گرڈاکیش۔ سچ۔ انید۔ درشم۔ اچھسی ॥
ترجمہ۔ اے ارجن! اس میرے جسم میں ایک جگہ قائم ہوئے
کے دساکن سارے جہان کو دیکھ اور بھی جو کچھ تو دیکھنا چاہتا ہے
دیکھ۔

اگلے شکوک میں بھگوان فرماتے ہیں۔

پیکڑوں ۲۔ ہزاروں ۳۔ کئی قسم کے ۴۔ رنگ ۵۔ شکل ۶۔ سارا ۷۔ چہ۔ اور اچہ ۸۔ میرے
۹۔ اور بھی ۱۰۔ مادہ دیکھنا چاہتا ہے۔

मां शक्यसे द्रष्टुमनेनैव स्वचक्षुषा ।
 ददामि ते चक्षुः पश्य मे योगमैश्वरम् ॥

نہ تو۔ مام۔ شکیں۔ در شتم۔ اینیں۔ ایو۔ سو۔ چکشوش صاحبان! ا
 دویم۔ دوامی۔ تے۔ چکشو۔ پشیہ۔ ے۔ یوگم۔ ایشورم یہاں ہے
 ترجمہ۔ لیکن اے ارجن! ان اپنی باہر کی آنکھوں سے تو کچھ
 سکتا۔ اس لئے میں تجھے، دویہ (دیویہ) چکشو (چشم) یہاں
 اس سے تو میرے حلال اور یوگ شکتی کو دیکھ۔
 یہی بات کہیں آپ نشد میں بھی آئی ہے۔

क्षुषा न पश्यति येन चक्षुषि पश्यति ।
 ब्रह्म त्वं विद्धि नेदं यदिदमुपासते ॥

یت۔ چکشوش۔ نہ پشیتی۔ ین۔ چکشوشی۔ پشیتی
 نت۔ ایو۔ برہم۔ تو۔ ودھی۔ نہ رادم۔ بیت۔ رادم۔ آپا
 ترجمہ۔ جس کو آنکھیں نہیں دیکھ سکتیں۔ مگر جس کی بدولت
 دیکھتی ہیں۔ اس کو تو پرمانا جان۔ وہ پرمانا نہیں جس کی تو آپار
 کر رہا ہے۔

कष्टं अप न श्द का भी मन्त्र है ।
 शो तिष्ठति रूपमस्य ।
 क्षुषा पश्यति कश्चिदेनम् ॥

نہ۔ سڈرے۔ شمشتی۔ دویم۔ اسیہ
 نہ۔ چکشوش۔ پشیتی۔ کشیت۔ اینیں

۱۔ طاقت نہیں ۲۔ ان ۳۔ اپنی آنکھوں سے ۴۔ divine ۵۔ یوگ

رجمہ - پر مانتا کا روپ نظر میں نہیں بیٹھتا - اور نہ ہی آنکھ سے اسے کوئی دیکھ سکتا ہے۔

صاحبان! اسی خیال کو فارسی زبان کے زبردست شاعر خواجہ حافظ نے یوں

دیدن روئے ترا دیدہ حُجّاب سے باید
دیں کجا مرتبہ چشم جہان بین من است

یعنی اے خدا! تیرے چہرہ کو دیکھنے کے لئے اندرونی آنکھ یعنی روحانی
آنکھ چاہیئے۔ میری ظاہری آنکھ میں یہ طاقت کہاں کہ تیرا جلوہ دیکھ سکے۔

اسی موضوع پر مولانا روم فرماتے ہیں —

چشمِ سر را طاقت دیدن نہ بود

چشمِ دل را لائق دیدار کرد

مطلب - بیرونی یا ظاہری آنکھ کو پر مانتا کے جلوہ کے دیکھنے کی طاقت نہ تھی
سہراقبال کا شعر ہے —

ظاہر کی آنکھ سے نہ تھا شاہ کے کوئی

ہو دیکھتا تو دیدہ دل واکرے کوئی

یعنی دل کی آنکھ کے کھولنے سے ہی پر مانتا کا دیدار ہوتا ہے۔

پنجاب کے مشہور عارف جلیہ شاہ صاحب فرماتے ہیں۔

چہرہ توں دل دیاں چشماں کھولیں ہوا لٹہ ہوا لٹہ بولیں

روح کی آنکھ ۲۔ کھولنا ۳۔ ہیں خدا ہوں۔

ماں شاکر
ہدایہ

چکشت
ایں

سے تو
چشم

ن

بر

شی

ادم

جس کی بدولت

بس کی تو

تی

سوا

نیم

۵۔ یوگ

میں مولا کہہ ماریں چیک
 یعنی دل کی آنکھ کھولنے سے ہی نہیں پر مانتا کا دیدار نصیب عجیب روپ کو
 اور پر مانتا تو شاہ راگ سے بھی نزدیک ہیں۔

جیسے پانی
 گوردانک دیو جی فرماتے ہیں۔
 نانک سے اکھیاں بیتا جھٹی دسند و ما پر کی پنگوں کے جھنڈ

یعنی وہ آنکھیں اور ہیں۔ جن سے میرا پیارا لینے پر بھو نظر آ رہا۔ ویسے ہی وہ
 کبیر بھگت جی کہتے ہیں۔ کہ پر مانتا کے درشن چاہتے ہو۔ آرن اور ہمارے
 باہر کے پٹ بند کر اندر کے پٹ کھول

الغرض دویہ نیتہ (حشیم بنیا) عطا کرنے کے بعد بھگوان نے ارچا میں۔ بعضوں
 روپ دکھایا۔ جس کی تعریف اس طرح کی گئی ہے۔

सूर्यसहस्रस्य भवेद्युगपदुत्थिता ।

भा: सहशी सा स्याद्वासस्तस्य महात्मनः॥

دوشی۔ سورہ۔ سہسریہ۔ بھوپت۔ میگ۔ پت۔ انتھا

پری۔ بھاسدشتی۔ سا۔ سیات۔ بھاسا۔ تیب۔ ہا

ترجمہ۔ آسمان پر اگر ہزار سورج بھی یکبار چمک اٹھیں۔ تو بھی

دوشنی اس روپ کے جلوے کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔

بھگوان کا دریاٹ روپ دیکھ کر ارجن بولا۔ اے بھگوان! میں

کہ ساری کائنات اس روپ کے اندر سمائی ہوئی ہے۔ دیوتا۔ برہما

سب اس کے اندر ہیں۔ یہ روپ ہر طرف سے لا انتہا ہے۔ اس کے

۱۔ اور میں ۲ جن سے ۳ نظر آتا ہے ۴۔ میرا پیارا ۵۔ آسمان میں ۶۔ ہزاروں

پہلیں ۷۔ جیسا ۸۔ اجمالاً ۹۔ دوسرا ۱۰۔

رگ نہیں رہے شمار آنکھیں اور بے شمار منہ ہیں۔ چاند اور سورج کی طرح آنکھیں ہیں۔ اس
 اور بیدار نصیب عجیب روپ کو دیکھ کر تینوں جہان حیران ہو رہے ہیں۔ بہت سے دیوتا ڈر کے
 رے ہاتھ جوڑے کھڑے ہیں۔ ہرشی اور سترہ اُستتی (تقریباً) میں مصروف ہیں۔
 جیسے پانی سے بھری ہوئی ندیاں تیزی سے سمندر کی طرف جاتی ہیں یا جیسے
 و مار پر کی پتنگوں کے جھنڈ کے جھنڈ جل جانے کے لئے بے اختیار جلتی ہوئی شمع پر گرتے
 پر بھو نظر آ رہا ہے۔ ویسے ہی دھرتی راسٹر کے بیٹے ان کی ساری فوج اور ہیشیم وردن آچا
 جاتے ہو۔ آرن اور ہماری فوج کے بڑے بڑے شور بھی اس روپ کے منہ میں داخل ہو
 ہے ہیں۔ بہت سے بہادر اس روپ کے بھیانک جبروں اور دانتوں میں پھنسے ہوئے
 ان نے ارزا ہیں۔ بعضوں کے تو سر بھی کٹے ہوئے ہیں۔

پھر کہا۔ مہاراج! آپ کے اس روپ کو اُدران خونناک نظاروں کو
 دیکھ کر میں بہت گھبرا گیا ہوں۔ میرا دل سخت کانپ رہا ہے۔ پھر پوچھنے
 لگا۔ اے مہاراج! آپ بھیانک روپ والے کون ہیں۔ آپ کے آنے کا
 مقصد کیا ہے؟ آپ کو منکار ہو۔ میں آپ کے اس پر جلال اور ہیبتناک روپ
 کی مہیت کو جانتا چاہتا ہوں۔
 اس پر بھگوان بولے۔

कालोऽस्मि लोकक्षयकृत्प्रवृद्धो

लोकान्समाहर्तुमिह प्रवृत्तः ।

प्रवृत्तेऽपि त्यां न भविष्यन्ति सर्वे

येऽवस्थिताः प्रत्यनीकेषु योधाः ॥

ایک منٹ (

پیارے

بہگوان، ارجن

کہ لڑنا نہیں چاہیے

کوشش نہ کر۔

تو یہ اصول

بہگوان

بقول مولانا

جدید

مطلب۔

مجھے سمجھ ہے تو کو

مطلب۔

کنارے پر بیٹھ

مطلب۔

مطلب۔

مطلب۔

مطلب۔

مطلب۔

مطلب۔

مطلب۔

مطلب۔

مطلب۔

مطلب۔

مطلب۔

مطلب۔

مطلب۔

مطلب۔

کا لو۔ اسی۔ لوک۔ کھیہ۔ کرت۔ پرودھو

لوکان۔ سماہرت۔ ایہ۔ پرودھو۔

پرتے۔ اپنی۔ توام۔ نہ۔ بھوشینی۔ سروے

یے۔ اوستھنا۔ پررتیہ۔ نیکیے۔ شو۔ یودھا

ترجمہ۔ اے ارجن! میں لوگوں کو فنا کرنے والا کال (موت)

وقت ان لوگوں کو مارنے کے لئے یہاں آیا ہوں۔ سامنے کھڑی

کے جتنے بھی آدمی ہیں۔ ان میں سے کوئی بھی نہیں بچے گا۔ خواہ

یا نہ لڑے۔

اگلے شک میں بہگوان فرماتے ہیں۔ اس لئے اے ارجن

तस्मात्त्वमुत्तिष्ठ यशो लभस्व

जित्वा शत्रून् भुङ्क्ष्व राज्यं समृद्धम्।

मयैवैते निहताः पूर्वमेव

निमित्तमात्रं भव सव्यसाचिन्॥

سمات۔ توम۔ اٹھ۔ یشو۔ لہو۔

جیتوا۔ شترؤن۔ بھنکھو۔ راجیم۔ سمردھم

مئی دیتے۔ نیہتا۔ پورم۔ ایو

نہت۔ ماترم۔ بھو۔ سیو۔

ترجمہ۔ تو کھڑا ہو اور جنگ کر اور اپنے دشمنوں پر فتح پا کے

عزت حاصل کر۔ ان کو تو میں نے پہلے سے ہی مار رکھا ہے۔ تو

۱۔ کال۔ وقت۔ ۲۔ ناکش کرنے کے لئے۔ ۳۔ دونوں طرف۔ ۴۔ اٹھ۔ ۵۔ مارے جا چکے ہیں۔

ایک نیت (آکر کار) ہے

پیارے بھائیو! رجن، بھگوان کرشن کا بہت پیارا بہکت ہے
بھگوان، رجن کی مدد کرنے کا وعدہ کرتے ہیں مگر ساتھ ہی تقاضا کرتے ہیں
کہ رونا مٹھنیں پڑے گا۔ اس سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ انسان اگر آپ
کوشش نہ کرے اور اپنے مقصد کی کامیابی کا انحصار محض اس بات پر رکھے
کہ وہ بھگوان کا بہکت ہے اس لئے بھگوان اس کی خواہش کو پورا کر دیگا
تو یہ اصول سراسر غلط ہے۔

بھگوان بھی انہیں کی مدد کرتا ہے جو اپنی مدد آپ کرتے ہیں۔

بقول مولانا روم

جہد شرط کار آمد اے عزیز جہدے کن جہد اگر داری تیز
مطلب۔ اے عزیز! کامیابی کے لئے کوشش شرط ہے۔ اگر تجھ میں کچھ
بھی سمجھ ہے تو کوشش کر۔ کوشش کر۔

بے مساعی کس نہ منزل طے نمود

بر سر را ہے نشست استی چہ سود

مطلب۔ کوشش کے بغیر کسی نے منزل طے نہیں کی۔ تو راستہ کے
کنارے پر بیٹھا ہوا ہے۔ اس سے کیا فائدہ

رود قدم برگیر و قطع راہ کن

بعد ازاں منزل بقصر شاہ کن

مطلب۔ چل قدم اٹھا اور راستہ کو عبور کر۔ اور راستہ طے کر چکنے کے

بعد بادشاہ کے محل میں قیام کر۔ یعنی پرمانہ کا دیدار حاصل کر۔
 خلاصہ یہ کہ اگر آدمی کوشش کرے تو وہ ضرور اپنے مقصد
 ہے۔ کوشش کے بغیر ہرگز کوئی کامیابی حاصل نہیں ہوتی۔ دنیا ترجمہ - اے ا
 دونوں کوشش کرنے والوں کو ہی ملتے ہیں۔

سراقبال بھی فرماتے ہیں -
 زندگی جہد است و استحقاق نیست
 یعنی زندگی کوشش کرنے کا نام ہے۔ حق رکھنے کا نام نہیں ہے۔ یہ نہیں کرنے چاہئے
 مطلب یہ کہ اگر کوئی آدمی زبانی طور پر کہہ دے کہ فلاں چیز پر دران فرائض
 اس لئے مجھے ملنی چاہیئے۔ تو اس کا یہ دعویٰ فضول ہے۔ اسے
 کہ جہد جہد کہے اپنے آپ کو صحیح معنوں میں اُس چیز کا مستحق بنائے
 انگریزی کا محاورہ ہے۔

helps those, who help themselves."
 یعنی خدا بھی انہیں کی مدد کرتا ہے۔ جو خود اپنی مدد کرتے ہیں۔
 آگے چل کر بہگوان فرماتے ہیں۔ اے ارجن! میرے تجس روپ
 دیکھا ہے اس کا درشن ملنا نہایت کمٹھن ہے۔ دیوتا بھی اس سے
 دیکھنے کے لئے ہمیشہ ترستے رہتے ہیں۔
 پھر فرماتے ہیں۔

वेदेन तपसा न दानेन न चेज्यया ।
 एवंविधो ब्रह्म दृष्टवानसि मां यथा ॥

بدان سے یہ سچ
 دیکھا جاسکتا ہوں

نہ - اہم - دیدے - نہ - تپا - نہ - دانین - نہ - چا - اہم کیا
 شکیتہ - ایوم - ودھو - درشٹم - درشتوان - سی - مام - یثقا ۱۱
 اے ارجن! جس طرح تو نے میرے درشن کئے ہیں۔ ایسے درشن
 بہت مشکل سے نصیب ہوتے ہیں۔ یہ دیدوں کے پڑھنے - تپ - دان اور یگیہ
 کرنے سے بھی حاصل نہیں ہوتے۔

لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ دید نہیں پڑھتے چاہیں یا تپ دان اور
 نہیں کرنے چاہیں۔ ویدوں کا پڑھنا اور تپ دان اور یگیہ انسان پر فرض ہے
 کہ فلاں چیز اور ان فرائض کو ضرور انجام دینا چاہیے۔
 بات صرف اتنی ہے کہ ان سے پرمانا کے درشن نصیب نہیں ہو سکتے۔ یہ
 درشن تو انینہ (अनन्य) بھگتی (کیسے عبادت) سے ملتا ہے۔ جیسا کہ
 ہگوان اگلے شلوک میں فرماتے ہیں۔

भक्त्या त्वनन्यया शक्य अहमेवंविधोऽर्जुन ।
 ज्ञातुं द्रष्टुं च तत्त्वेन प्रवेष्टुं च परंतप ॥

بھگتیا - تو - انینہ - شکیہ - اہم - ایوم - ودھو - ارجن
 گناہم - درشٹم - چ - رشتوان - پروشٹم - چ - پرن تپ ۱۱
 ترجمہ - تہ دل سے میری بھگتی کرنے سے میرا ایسا روپ جانا جا سکتا ہے
 جا سکتا ہے۔ اور تجھ میں سمایا جا سکتا ہے۔

فیضی صاحب نے اس شلوک کا ترجمہ یوں کیا ہے
 "من محو کن خویش را آبخناں کہ دیگر نہ بینی تو خود را مہیاں"

دان سے ۲ یگیہ سے ۳۔ دیکھا جا سکتا ہوں ۴۔ دیکھا ہے ۵۔ مجھ کو ۶۔ جس طرح ۷۔ بھگتی سے
 جانا جا سکتا ہوں ۸۔ دیکھا جا سکتا ہوں ۹۔ اتنے سے ۱۰۔ سمایا جا سکتا ہوں۔

یعنی اپنے آپ کو مجھ میں اس طرح محو کر کہ تو خود کو مجھ سے علیحدہ نہ دیکھ سکے
تو ساری میں ایک اور شعر ہے ۵

یعنی ہریم گلی

من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو حال تن تن نہیں اور اگر
تاکس نہ گوید بعد ازین من دیکھم تو دیکھو مطلب یہ کہ
ترجمہ - شاعر خدا سے کہتا ہے کہ میں تیری عبادت میں ایسا محو ہوں
میں سما جائے۔ اور میں تجھ میں سما جاؤں۔ میں جسم ہوں۔ تو تو اُس کے ساس ہے۔ تر
بن جائے تاکہ کوئی یہ نہ کہے کہ میں اور ہوں۔ اور تو اور ہے۔

سوالی رام تیرے ہی بھی اسی موضوع پر فرماتے ہیں ۵
مجھ میں سما جا اس طرح تن پران کا جو طور ہے
جس سے نہ کوئی کہہ سکے میں اور ہوں تو اور ہے
مولانا روم نے بھی اس خیال کو اس طرح بیان کیا ہے ۵

از خودی بگذر کہ تاپا بی خدا فانی حق شو کہ تاپا بی فنا
ترجمہ - خودی کو چھوڑ دے۔ یعنی اپنی ذات کو بھلا دے تاکہ تو خدا
ذات حق میں فنا ہو جا۔ تاکہ بقا حاصل ہو۔

مشہور عارف شمس تبریز کا شعر ہے ۵
دوئی را چوں بدر گروم دو عالم را یکے دیدم
یکے بینم یکے جویم یکے فوغم یکے دانم
ترجمہ - جب میں نے دوئی اور غیریت کو مٹا دیا۔ تو دونوں جہاں
اُسی کو یعنی ہرمانا کو دیکھا۔ اُسی ایک کو ہی ڈھونڈا۔ دیکھا اور پہچانا۔
کبیر بھگت کا واک ہے ۵

ہریم گلی اتنی سا کڑی اس میں دو نہ سما میں
میں ہوں تو پر بھو نا ہیں پر بھو ہے تو میں نا ہیں

۲۔ تعلیق

یعنی پریم گلی بہت تنگ ہے۔ اس میں دو نہیں سما سکتے۔ میں ہوں تو تم تو حال تما نہیں اور اگر پرما تھا ہے۔ تو پھر میں نہیں۔

مطلب یہ کہ جب تک اہم بھاؤ میں ہوں ہے خودی ہے یعنی اپنی ذات کا مطلب یہ ہے۔ تب تک پرما تھا نہیں ملتا۔ جب یہ جذبہ مٹ جائے۔ تو پھر یوں سمجھو کہ وہ پرما تھا کی آغوش میں ہے۔

اسی لئے تو بھگوان کرشن ارجن سے کہتے ہیں۔ کہ اے ارجن! خودی کو جو طور پر اور کس طرح میں بھگتی کر اور مجھ میں سما جا۔

چنانچہ اس ادھیائے کے آخر میں فرماتے ہیں۔

सत्कर्मकृन्मत्परमो मद्भक्तः संगवर्जितः ।

निर्वैरः सर्वभूतेषु यः स मामेति पापहव ॥

مرت۔ کرم۔ کرن۔ مت۔ پر۔ سو۔ مد بھگتا۔ سنگ درجہ

بزدلیا۔ سرو۔ بھو تیشو۔ یار سا۔ رام۔ ایتی۔ پانڈو ॥

ترجمہ۔ اے ارجن! جو آدمی میرے لئے ہی کرم کرتا ہے میری شرن لیتا ہے وہ کسی کے ساتھ بھی نہیں کرتا۔ اسی آدمی مجھے ضرور پالیتا ہے۔

لو کہانیہ تلک جی اپنی کتاب "گیتا رہسیہ" میں لکھتے ہیں کہ اس شلوک کا ساری گیتا کا خلاصہ آگیا ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ گیتا کی تعلیم یہی ہے۔ انسان دنیا چھوڑ کر اور بے کار بیٹھ کر آرام سے رام رام جپتا رہے۔ یہ کہ یہ کہ بھگتی کے ساتھ ساتھ سرگرمی سے تمام دنیاوی کاروبار انجام دے

شرن ۷۲۔ تعلق چھوڑ کر ۲۔ مجھ پانڈو ہے

مگر سب کام نیش کام بہاؤ سے یعنی پھل کی خواہش چھوڑ کر کرے۔

اوم تت ست

بار ہو
کے اوصاف
بھگوان
اور مجھ میں پریم
پھر فرما
اور سدا میرا
نہیں کر سکتا
چنانچہ وہ
شای ۱
شای: ۱۱
مسیٰ
نور

۱۔ مجھ میں ۲۔

۱۰۷

مشری پر ماتنے منہ

بارھواں ادھیائے

بھگتی یوگ

بارہویں ادھیائے کو بھگتی یوگ کہتے ہیں۔ اس ادھیائے میں بھگت کے اوصاف کا بیان ہے۔

بھگوان فرماتے ہیں کہ جو آدمی مجھ میں لگا کر لگا کر تار میری بھگتی کرتے ہیں اور مجھ میں پریم شردھار (کمل عقیدت) رکھتے ہیں۔ وہ ہمیشہ مجھ میں رہتے ہیں پھر فرماتے ہیں۔ اے ارجن! تو سارے کرموں (اعمال) کو میری نذر کر دے اور سدا میرا دھیان کر اور دھیان یوگ سے مجھے حاصل کر۔ اگر تو مسلسل دھیان نہیں کر سکتا۔ تو گیان یوگ کے ذریعہ مجھے حاصل کر۔

چنانچہ فرماتے ہیں۔

मय्येव मन आधत्स्व मयि बुद्धिं निवेशय ।
निवसिष्यसि मय्येव अत ऊर्ध्वं न संशयः ॥

۱۲/۸
مئی - ایو - من - آدھتسو - مئی - بدھم - نویشیہ
نویشیسی - مئی - ایو - ات - اور دھوم - نہ - نویشیہ

۱۔ مجھ میں ۲۔ من لگا ۳۔ جوڑ ۴۔ پریش کرے گا ۵۔ اس کے بعد

ترجمہ۔ اے ارجن! مجھ میں من لگا۔ مجھ میں اپنی بدھی کو سہارا
 کھڑا۔ ایسا کرنے سے تو مجھ میں نواس کرے گا۔ اس میں کوئی ٹکر
 آگے فرماتے ہیں کہ اگر یہ بھی نہیں کر سکتا۔ تو ابھیاس کے ذرا
 حاصل کرنے کی کوشش کر اور اگر یہ بھی نہیں کر سکتا۔ تو سارے کار
 خاطر کر اور میری مشن (پناہ) لے۔ ایسا کرنے سے تو مجھ کو پا جائیگا۔ تے ہیں۔
 اس سے آگے بگوان اپنے بہکتوں کی خوبیاں بیان کرتے ہیں
 فرماتے ہیں کہ جو آدمی سب جانداروں سے پریم کرتا ہے۔ سب
 دیوان (رحمدل) ہے۔ ممتا یا مومہ سے پاک ہے۔ سکھ دکھ میں
 بھگوان ہے یعنی دوسروں کی خطاؤں سے درگزر کرنے والا ہے
 اپنے من کو مجھ میں لگائے رکھتا ہے۔
 اے ارجن! ایسا بہکت ہی مجھے پیارا ہے۔

پھر فرماتے ہیں کہ جو آدمی کسی سے نہیں ڈرتا۔ اور نہ خود کسی
 ہے۔ جو ہر شے۔ شوک۔ خوشی۔ غمی سے آزاد ہے۔ جو ہمیشہ اپنے
 بھروسے پر رہتا ہے۔ اندر اور باہر سے پاک ہے۔ جس نے سب
 اعمال بد کو ترک کر دیا ہے۔ اے ارجن! ایسا بہکت مجھے پیارا
 اس کے بعد فرماتے ہیں۔ اے ارجن!

न हृष्यति न द्वेष्टि न शोचति न काङ्क्षति॥

अभयपरित्यागी भक्तिमान्यः स मे प्रियः॥

یو۔ نہ۔ ہر شے سے۔ نہ۔ دولشٹی۔ نہ۔ شوچی۔ نہ۔ کانکشی
 شہ۔ اشہ۔ پر تیاگی۔ بہکتی مان۔ یار۔ سارے۔ پر یا

۱۔ ج۔ ۲۔ خوشی سے اچھٹا۔ ۳۔ دولش کرنا۔ ۴۔ شوک کرنا۔ ۵۔ خواہش کرنا

ترجمہ - جو نہ خوش ہوتا ہے نہ رنج کرتا ہے۔ نہ اسے کوئی فکر ہوتی ہے
 اور نہ کوئی خواہش رکھتا ہے۔ ایسا بہکت مجھے پیارا ہے۔
 گورو تیغ بہادر جی بہکت کے لکشنوں (نویسوں) کا ذکر یوں
 کرتے ہیں -

دُکھ - سکھ جیہ پر سے نہیں لوبھ - مودہ - ابھیمان
 کہو نانک سن رے منا سو سورت بھسگوان
 ہرکھ سوگ جا کے نہیں ویری بیت سمان
 کہو نانک سن رے منا مکت تا ہیں تے جان
 یعنی جو شخص دُکھ سکھ کا احساس نہیں کرتا اور جس کا دل لالچ غرور
 رموہ (آلفتِ دنیا) سے خالی ہے۔ وہ بہگوان کا روپ ہے اور جس
 آدمی کی نظر میں خوشی اور غم دوست اور دشمن یکساں حیثیت رکھتے ہیں۔
 زندگی میں ہی نجات پا چکا ہے۔

ادم تت ست

ادم

مشری پرماننے نہ

تیرھواں ادھیائے

ہر جگہ موجود ہے لیکن نظر آتا نہیں

بہگوت گیتا کے تیرھویں ادھیائے کو کھیتتر - کھیتتر گبیہ یوگ
 یوگ کہا گیا ہے۔ اس ادھیائے میں جسم اور جیو (روح) کا
 ہوا ہے۔ جو آدمی اس بھید کو سمجھ جاتا ہے وہ پرماننا کو بان لیتا
 چون مکت ہو جاتا ہے یعنی زندگی میں ہی نجات حاصل کر لیتا ہے
 گیبہ (جے) لینے جاننے کے قابل ہستی اپنی پرماننا
 کرتے ہوئے بہگوان کرشن فرماتے ہیں۔

भूतानाम चरं चारमेव च ।

तत्तद्विज्ञेयं दूरस्थं चान्तिके च तत् ॥

بہر - انتہی - بھو - نام - اچرم - چرم - ایلو - چہ
 سوکشم - قوت - رت - ادگیم - دور - ستم - پور - انکے

۱۔ باہر ۲۔ اندر ۳۔ دُور ۴۔ سکن ۵۔ متحرک ۶۔ لطیف ۷۔ نہیں جاتا

ترجمہ - اے ارجن ! وہ پر ماتا جانداروں کے باہر بھی ہے اور اندر بھی۔ وہ حرکت بھی کرتا ہے اور قائم بھی ہے۔ سُکشم یعنی لطیف ہونے کی وجہ سے وہ سمجھ میں نہیں آ سکتا۔ وہ دُور بھی ہے اور نزدیک بھی۔ اسی طرح ایش آپ نشد کا ایک منتر ہے۔

तदेजति तन्नैजति तद्दूरे तद्वन्तिके ।
तदन्तरस्य सर्वस्य तद् सर्वस्यास्य बाह्यतः ॥

تت - ایجتی - نت - نہ - ایجتی - نت - دُور - نت - آنکھ
تت - انتر - سہ - سرو - سہ - تد - سرو - سہ - باطنیہ - تا
ترجمہ - وہ پر ماتا حرکت کرتا ہے۔ اور حرکت نہیں بھی کرتا۔ وہ دُور ہے اور نزدیک بھی۔ وہ سب کے اندر ہے اور باہر بھی ہے۔ فیضی صاحب اس مضمون کو یوں ادا کرتے ہیں -
قرب از قریب و بعید از بعید
از چشم دل اُورا با ید - بد ید
ترجمہ - پر ماتا نزدیک سے نزدیک ہے۔ اور دُور سے دُور ہے۔ دل کی آنکھ سے اُسے دیکھنا چاہیئے۔

سوامی رام تیرتھ جی بھی فرماتے ہیں -

ہم چل ہیں - ہم چل ناہیں - ہم نیڑے ہم دُور
ہم ہی سب کے اندر چاہن - ہم ہی باہر نور
آگے چل کر بھگوان کرشن ارجن سے کہتے ہیں -

حرکت کرتا ہے ۲ - نزدیک ہو اندر ۴ - باہر

श्रोतिषां तज्ज्योतिस्तमसः परमुच्यते ।
ज्ञानं ज्ञेयं ज्ञानगम्यं हृदि सर्वस्य विष्ठितम् ॥

جوتی شام - اپنی - تت جوتی - تتاً - پرّم - اُچیتے

گیانم - گئے - ییم - گیان - تمیم - ہر دھما ہر دھما - وشٹھٹم

ترجمہ - اے ارجن! وہ پرانا عین نور ہے - روشنیوں کی بھی روشنی
اندھکار (جہالت) سے پرے ہے - وہ محسوس گیان ہے - جاننے کے قابل
ہے - گیان سے جو حاصل ہوتا ہے - وہ بھی وہی ہے - وہ پرانا سب کا
دل میں بھڑا ہوا ہے -

اسی بارے میں فارسی کا ایک مشہور شعر ہے

آنچه ما کردیم بر خود هیچ نابینا نہ کرد
در میانِ خانہ گم کردیم صاحب خانہ را

ترجمہ - جو کچھ ہم نے اپنے ساتھ کیا ہے - کوئی اندھا بھی اپنے ساتھ
نہ کرے گا - گھر کے اندر ہی گھر کے مالک کو گم کئے بیٹھے ہیں -

کچھ مہنی صاحب میں آیا ہے

سوا منتر - سوا باہر - اننت گھٹ گھٹ بیاب رہیا بھگوت

مطلب - وہ اندر ہے - وہ باہر ہے وہ لا انتہا ہے اور ہر جاندار کے
میں سمرا رہا ہے -

نُسرَب جوت ماہیں جاکی جوت دھار رہیو سوامی ادت پوت

مطلب - سب روشنیوں میں اُسی کی روشنی ہے - سب جانداروں کی

۱- روشنیوں میں ۲- توکل ۳- دور ۴- گیان سے ملتا ہے ۵- بھڑا ہوا ہے ۶- ہر دھما
۷- سوا یا سوا ۸- تارو

کامرچہ وہی ہے۔ وہ سب کا مالک ہے۔ اور ہر ایک چیز اُسی سے قائم ہے
سراقبال کا شعر ہے

انہیں بروں نیست منزل گدمن من بے نصیبم را ہے نیام
لئے میری منزل مقصود مجھ سے باہر نہیں ہے۔ مگر میں بے نصیب ہوں کہ
راستہ نہیں بتا۔

بلے شاہ صاحب کہتے ہیں

دل تیرے دیچ یا رپیارا تو کی بھالیں عالم سارا
عابنارس مکے تنیک اللہ شہ رگ تھیں نزدیک
ایک اور جگہ فرماتے ہیں کہ اچھے دنیا دیچ اندھیرا ہے۔ اتنے نلکن بازی دھیرا ہے

اندروڑ کے دیکھو کہیڑا ہے

باہر خفتن پی ڈھونڈھیندی ہے۔ منہ آئی بات نہ رہندی ہے

مولانا روم فرماتے ہیں

جستجو کن جستجو کن جستجو در درون ات میں کہ بیوں نیست او

لئے خدا کی بار بار تلاش کر۔ پھر تلاش کر۔ اپنے اندر دیکھ کہ وہ باہر
نہیں ہے۔

ادم تت ست

یوتیوا

نان جے ی

جیتے

شہنشاہ

دیں کی بھی رد

جاننے کے قابل

ہر پیمانہ سب کا

ہ

د

ا

اپنے ساتھ

س

رہا بگوت

ور ہر جاندار کے

اوت پوت

ب جانداروں کی

ہوا ہے ۶۔ ہر دور

ادم

شتری پر ماتنے منہ

چودھواں ادھیائے

پُرکرتی کے تین گن

بھگوت گیتا کے چودھویں ادھیائے کو تین گن دِ بھاگ یوگ
(गुरात्रयविभाग) کہا گیا ہے۔ اس میں ستو۔ رُج اور

یعنے مادہ کی تین خاصیتوں کا ذکر ہے اور جو آدمی ان تینوں گنوں سے پار
جاتا ہے۔ اُس کی خوبیوں کو بیان کیا ہے۔

بہگوان فرماتے ہیں۔ اے ارجن! پرکرتی (مادہ) سے پیدا شدہ

گن یعنی ستوگن۔ رجوگن۔ متوگن اور ناشی (غیر فانی) جو آتما کو

میں باندھتے ہیں۔ ان میں سے ستوگن، رجوگن اور آتما کو گمان اور معرفت کی

مائل کرتا ہے۔ رجوگن، دُنیاوی سکھ اور آرام کا دلدادہ بناتا ہے۔ اور

نیند۔ بیکاری اور سستی پیدا کرتا ہے۔

آگے فرماتے ہیں۔

(شلوک اگلے صفحہ پر ملاحظہ ہو)

सर्वद्वारेषु देहेऽस्मिन्प्रकाश उपजायते ।
ज्ञानं यदा तदा विद्याद्विवृद्धं सत्त्वमित्युत ॥

مرد۔ دواریشٹو۔ دیپے۔ اسمن۔ پرکاش۔ آپ۔ جانیے
۱۴ ۱۱ گمانم۔ یدا۔ تدا۔ ودیات۔ دوروہم۔ ستوم۔ اتی۔ ات
ترجمہ۔ اے ارجن! جب آدمی میں گمان اور معرفت کی رغبت بڑھی
ہوتی ہو۔ تب سمجھنا چاہیے کہ ستوگن ترقی پر ہے۔

लोभः प्रवृत्तिरारम्भः कर्मणामशमः स्पृहा ।
रजस्येतानि जायन्ते विवृद्धे भरतर्षभ ॥

لوہا۔ پروردتی۔ ارمبھا۔ کرمشٹرا۔ اشما۔ سپرہیا۔
۱۴ ۱۲ رجن۔ ایتانی۔ جانیئے۔ دوروہے۔ بھرت ارشب
ترجمہ۔ جب لوہ اور اشانتی اور امن کی پچھلتا اور دشتے بہوگ کی لالسا ہو
لینے دنیادی لذات کی دل میں بہت خواہش ہو۔ تب جانبو کہ رجوگن ترقی
پر ہے۔

अप्रकाशोऽप्रवृत्तिश्च प्रमादो मोह एव च ।
तमस्येतानि जायन्ते विवृद्धे कुरुनन्दन ॥

اپرکاشو۔ اپروردتی۔ پرماڈو۔ موہ۔ ایو۔ چا
۱۴ ۱۳ تس۔ ایتانی۔ جانیئے۔ دوروہے۔ کروندن
ترجمہ۔ جب ستی۔ آس۔ نیند۔ جہالت زوروں پر ہوں۔ تو سمجھنا
چاہیے کہ توگن ترقی پر ہے۔

اسپ اندریوں میں ۲۔ پیدا ہوتا ہے ۳۔ بڑھا ہوا ۴۔ اشانتی ۵۔ خواہشات ۶۔ پیدا ہوتی
۷۔ اندھکار ۸۔ درستی ۹۔ آس

آگے ارشاد کرتے ہیں۔

ऊर्ध्वं गच्छन्ति सत्त्वस्था मध्यं तिष्ठन्ति राजसाः

अधो - गच्छन्ति तामसाः ॥

اُردو دھم - گچھنتی - ستو سٹھا - مدھیہ - تشٹھنتی - راجا

جگھن - گن - ورتھقا - ادھو - گچھنتی - تامسا

ترجمہ - اسے ارجن استو گنی آدمی اُوپنے لوگوں طبقات میں۔
ہیں۔ راجسی آدمی درمیان میں رہتے ہیں۔ تاسی گن والے پرتھ گنی ہیں۔
لینے درجہ کو پاتے ہیں۔

فیضی صاحب نے اس شلوک کا ترجمہ یوں کیا ہے۔

بود نیل اول بطرف علما میانہ بود محور حص و ہوا

تو گن بہ تحت الشرعے بردہ ہیں از کجا تا کجا بے بردہ

مطلب - ستو گنی روحانی ترقی کی خواہش رکھتا ہے۔ رجو گنی دنیاوی
حرص و ہوا میں محور ہوتا ہے اور تو گنی تحت الشرعے لینے پاتاں کو چاہتا
ہے۔

ہرشی پیل دیو جی سانکھیہ شاستریں فرماتے ہیں۔

“ ऊर्ध्वं सत्त्वविशालाः ”

اُردو دھوم - سٹو - ویشالا

ترجمہ - ستو گنی انسان بالائی طبقوں (سورگ) میں جاتے ہیں۔

“ तमो विशाला मूलतः ”

۱-۲ اور ۲ بجاتے ہیں۔

تو۔ ویشالا۔ مولا

ترجمہ۔ تو گئی جو پنج گئی کو پاتے ہیں۔ یعنی پرندوں اور حیوانوں اور
 کڑوں کوڑوں کی یونیوں میں جنم لیتے ہیں۔

“मद्ये रजो विशालाः”

مدھیہ۔ رجو۔ ویشالا

ترجمہ۔ رجو گئی والے مدھیہ لاک میں جاتے ہیں۔ یعنی انسانی جنم پاتے
 ہیں۔

آگے چل کر بہگوان فرماتے ہیں۔

गुणानेतानतीत्य त्रीन्देही देहसमुद्भवान् ।

जन्ममृत्युजरादुःखैर्विमुक्तोऽमृतमश्नुते ॥

گنن۔ ایتانی۔ ایت۔ ترین۔ دیہی۔ وہ۔ سم۔ ادبھوان
 جنم۔ مرتیو۔ جہ۔ دکھ۔ دھکتو۔ امرتم۔ اشنوتے

ترجمہ۔ اے ارجن! جو آدمی ان تین گنوں کو عبور کر جاتا ہے۔ وہ جنم
 اور موت بڑھاپا اور دکھ سے چھوٹ جاتا ہے اور امر ہو جاتا ہے یعنی
 حیاتِ جاوداں پاتا ہے۔

اس پر ارجن جی سوال کرتے ہیں۔ اے مہاراج! گنِ آیت کے لکھن
 کیا ہیں؟ یعنی جس آدمی نے گنوں کو عبور کر لیا ہے۔ اُس کے کیا اوصاف
 ہیں۔

بہگوان کرشن جواب دیتے ہیں۔

गच्छ

सन्मगुरा

ती-राजा

मा

طبقات

والے

بیابان

س و ہوا

بائے برد

رجو گئی دینا دی

یعنی پاتال کو جا

س

“

میں جاتے ہیں۔

समदुःखसुरवः स्वस्थः समलोष्टाश्मकाञ्चनः ।

तुल्यप्रियाप्रियो धीरस्तुल्यनिन्दात्मसंस्तुतिः ॥

سم - دکھ - سکھا - سُوسُتھا - سم لوشٹ - آشم - کاپنی
تلیہ - پریا - اپریو - دھیرا - تلیہ - تندیا - آتم - سُستتی

ترجمہ - اے ارجن! ہو گیانی (عارف) سکھ اور دکھ کو برابر سمجھتا ہے۔
ذات میں ہی مست رہتا ہے۔ جسے بڑی کا ڈھیلہ پہنچر اور سونا مسادی نظر
ہیں۔ جو اچھی اور بُری چیز کے ملنے پر یکساں حالت میں رہتا ہے جو اپنی تعریف اور شکار
سمجھتا ہے تم کہتے ہیں۔

मानापमानयोस्तुल्यस्तुल्यो मित्रारिपक्षयोः ।

सर्वारम्भपरित्यागी गुणातीतः स उच्यते ॥

مان - اپمان - یو - تلیہ - تلیہ - ہتر - اری - پکشیو
سرد - آرمبھ - پرتیاگی - گن - آتیتا - اُچیتے

ترجمہ - جسے مان اور اپمان (عزت اور بے عزتی) ایک سماں ہے۔
اور دشمن کو ایک نظر سے دیکھتا ہے۔ جس نے اعمال کے پھل کی خواہش
بالکل چھوڑ دیا ہے اور نیکی جس کی فطرت بن گئی ہے۔ ایسا آدمی گن آتین
کہلاتا ہے۔ لینے اس نے تینوں گنوں کو عبور کر لیا ہے۔

ایمان کے مشہور شاعر عمر خیام کی رباعی ہے۔

دشمن محققاں چ زبیا دچ زشت منز لگہ عاشقاں چہ دونخ چہ بہشت
بلد شیدن بیدلای چہ طلسم چہ پاکس زیر بر عاشقاں چہ بالین دچ زشت

۱۔ مٹی ۲۔ پتھر ۳۔ سونا ۴۔ اپنی ۵۔ تعریف ۶۔ دشمن ۷۔ پہلو ۸۔ سرانہ

اُردو زبان کے ایک شاعر نے اس رباعی کا اُردو نظم میں یوں ترجمہ کیا ہے

عشق کی نظر میں کیا بُرا کیا اچھا
عاشق کے لئے بہشت کیا دوزخ کیا
بیدل کے لئے ٹاٹ اور اطلس سب ایک
عاشق کے سرمانے اینٹ ہو یا تکیہ

گن آیت آدمی کی تعریف کرتے ہوئے گورو تیغ بہادر جی بھی فرماتے ہیں
کہ جو زُکھ میں دُکھ نہیں مانے۔ سکھ سینھ اور بچے نہیں جاں کے۔ بچن مائی مانے
مطلب۔ جو آدمی دُکھ میں دُکھی نہیں ہوتا اور سکھ۔ مودہ اور خوف سے
آزاد ہو گیا ہے اور سونے کو مٹی کے برابر سمجھتا ہے۔

سہ زندہ یا نہ اُسنت جاں کے۔ لوبھ مودہ ابھیہ ناں بہر کھ سوگ تے رہے نیارا ناہنہاں اپماناں
مطلب۔ جسے اپنی شکایت اور تعریف مساوی معلوم ہوتی ہیں۔ جس نے
لوبھ (حرص) مودہ (دُلفت دُینا) اور غرور کو بٹا دیا ہے۔ جو خوشی اور غمی کے احساس
سے بُرا ہے۔ جس کو عزت اور بے عزتی یکساں ہیں۔

سہ آسنا سنگل نیا گے جگ تے رہے بڑا سا۔ کام کرو دھ جنہ پڑے ناہیں تے گھٹ برہم نواسا
مطلب۔ جس نے سب خواہشات اور کامنایں چھوڑ دی ہیں اور
جہان میں رہتا ہوا جہان سے آزاد ہے۔ جسے شہوت اور عرصہ چھو بھی نہیں
سکتے۔ ایسے آدمی کے دل میں ہی بہگوان بستے ہیں۔

اور ایسا آدمی ہی گن آیت کہلاتا ہے۔ اُس نے پر کرتی کو پار کر لیا ہے وہ باب
حقیقت سے آشنا ہے۔

اوم نت ست

۱۔ سرمانہ ۲۔ عم ۳۔ آزاد ۴۔ امید ۵۔ بے تعلق ۶۔ چھوٹا ۷۔ دل

समदुःखसुरव

तुल्यप्रियाप्रि

शुभ-कापनि

शुशु

। अरु समज्झता है

होना मसादी लत्र

जवापनी तरुफ اور شکایت

मानापमान

सर्वारम्भपरि

शु

चित्ते

समान है

पहिल की خوا

ایسا آدمی گن آیت

ہ

دوزخ چہ بہشت

بن دچہ خشت

۸۔ سرمانہ

اوم

سٹری پر ماتنے منہ

پندرھواں ادھیائے

پر شوم یوگ

بھگوت گیتا کے پندرھویں ادھیائے کو پر شوم یوگ کہا گیا ہے۔
اس ادھیائے کا پہلا شلوک ہے۔

ऊर्ध्वमूलमधः शारवमश्वत्थं प्राहुरव्ययम्।

अन्दांसि यस्य पराणि यस्तं वेद स वेदवित्॥

اور دھو۔ موٹم۔ ادھا۔ شاخ۔ اشوگتھم۔ پر آہو۔ اوہ۔ یم۔

چھنداسی۔ سیہ۔ پرثانی۔ لیتم۔ وید۔ سا۔ وید۔ وت۔

ترجمہ۔ یہ جہان ایک درخت کی مانند ہے۔ جس کی جڑ اوپر ہے۔ اور شاخیں نیچے ہیں۔ وید اس کے پتے ہیں۔ یہ درخت لافانی ہے۔ ہمیشہ سے ہے ہمیشہ رہے گا۔ جو شخص اس درخت کی اور اس کی جڑ کی مہیت سمجھ جاتا ہے وہ وید کے اسرار کو پالیتا ہے۔

آگے چل کر بھگوان کرشن، ارجن سے کہتے ہیں۔

۱۔ اوپر ۲۔ جڑ ۳۔ نیچے ۴۔ پیل ۵۔ اویناشی۔ لافانی ۶۔ وید ۷۔ پتے ۸۔ وید کے جاتے

न तद्भासयते सूर्यो न शशाङ्को न पावकः ।

यद्गत्वा न निवर्तन्ते तद्धाम परमं मम ॥

ن۔ نت۔ بھاسیتے۔ سورج۔ ن۔ ششاںکو۔ ن۔ پاوکا

$\frac{10}{4}$

یت۔ گتوا۔ ن۔ نورستنتے۔ تھام۔ پرہم۔ م

ترجمہ۔ اے ارجن! جس کو نہ سورج روشن کر سکتا ہے۔ اور نہ چاند اور

نارنگ۔ جو اپنے پرکاشش سے ہی پرکاشش والا ہے یعنی جس کی ذات عین

نور ہے۔ وہ میں ہوں۔ اس کو حاصل کر کے انسان پھر کوٹ کر اس دنیا میں

نہیں آتے۔

مُنڈک اُپنیشد میں آیا ہے۔

न तत्र सूर्यो भाति न चन्द्रतारकं

नेमा विद्युतो भान्ति कुतोऽयमग्निः ।

तमेव भान्तमनुभाति सर्वं

तस्य भासा सर्वमिदं विभाति ॥

ن۔ تتر۔ سورج۔ بھاتی۔ ن۔ چندر۔ تارکم

ینما۔ ویدیو۔ بھانتی۔ گتو۔ ایم۔ اگنی

تم۔ ایو۔ بھانستم۔ انو بھاتی۔ سرودم

تسبہ۔ بھاسا۔ سرودم۔ ادم۔ و بھاتی

ترجمہ۔ جو سورج۔ چاند۔ ستاروں۔ بجلی اور آگ کی روشنی سے بے نیاز

ہے۔ بلکہ جس کی روشنی سے یہ سب روشن ہیں۔ وہ برہم ہے۔

اوپر کا شیت کرتا ہے ۲۔ چاند ۳۔ اگنی ۴۔ نہیں کوٹتے ۵۔ پرہم دھام ۶۔ بجلی

بہر ہنگوان فرماتے ہیں۔

निर्मानमोहा जितसंगदोषा
अध्यात्मनित्या विनिवृत्तकामाः ।
द्वन्द्वैर्विमुक्ताः सुखदुःखसंज्ञै -
गच्छन्त्यमूढाः पदमव्ययं तत् ॥

ترجمہ
زمانہ یوں۔ جت۔ سنگ۔ دوشا۔ ادھیاتم۔ نیتیا۔ دینی، حریت۔ کا ما
دوند۔ وُکتا۔ سکھ۔ دکھ۔ سنگئی۔ گھنپنتی۔ اموٹھا۔ پدم۔ ادوکیم۔ تہ ۱۵
ترجمہ۔ اے ارجن! جن آدمیوں کا غرور اور مہمہ مٹ گیا ہے۔ جو ہمیشہ اپنے
کامی دھیان رکھتے ہیں۔ جو خواہشات اور سکھ دکھ کے احساسات سے چھوٹ
گئے ہیں۔ ایسے گیانی (عارف) لوگ مجھے پاتے ہیں۔
آگے فرماتے ہیں۔

ममैवांशो जीवन्लोके जीवभूतः सनातनः ।
मनः षष्ठानीन्द्रियाणि प्रकृतिस्थानि कर्षति ॥

ترجمہ
م۔ ایو۔ انشو۔ جیو۔ لوکے۔ جیو۔ بھوتنا۔ سناتنا
منا۔ ششٹانی۔ اندریانی۔ پرکرتی۔ کھٹانی۔ کرششتی ۱۵
ترجمہ۔ اے ارجن! اس جسم میں رہنے والا یہ آتما میرا ہی انش (جزو) ہے
جو اس دنیا میں جیو ہو کر پرکرتی (مادہ) میں موجود پانچ اندریوں (حواس) اور
من (نفس) کو اپنے گرد کھینچتا ہے۔ اور ان سے بھرا رہتا ہے۔
آگے ارشاد کرتے ہیں۔

۱۔ میرا ۲۔ جزو ۳۔ جیو لوک میں ۴۔ پھڑی ہوئی ۵۔ کھینچتا ہے

शरीरम् यदवाप्नोति यच्चाप्युत्क्रामतीश्वरः ।

गृहीत्वैतानि संयाति वायु र्गन्धानिवाशयात् ॥

شریم - میت - اداپنوتی - میت - چا - اپی - اُسکراستی - ایشورا
گرہیتوا - ایتاکی - سنیا تی - وایو - گندھان - او - آشیات

ترجمہ - جو آتما جب جسم کو چھوڑتا ہے - یا نیا جسم اختیار کرتا ہے - تو من
اور پانچ اندریوں کو اس طرح اپنے ساتھ لے جاتا ہے - جیسے پھول میں سے
گدڑی ہوئی ہوا خوشبو کو اپنے ساتھ لے جاتی ہے -
اکلا شلوک ہے -

उत्क्रामन्तं स्थितं वापि भुञ्जानं वा गुराणान्वितम् ।

विमूढा नानुपश्यन्ति पश्यन्ति ज्ञानचक्षुषः ॥

اُسکرا منتم - استھتم - وا - اپی - بھنجانم - وا - گتا - نوتم
دورٹھا - نہ - انوپشیشتی - پشیشتی - گیان - چکشوش

ترجمہ - اے ارجن! جو آتما (روح) کو جسم چھوڑ کر جاتے ہوئے یا دوسرا
جسم لیتے ہوئے اور جسم میں گنوں کا سہارا لے کر بھوگ بھوگتے ہوئے
گیانی لوگ گیان کی آنکھ سے دیکھ لیتے ہیں - مگر اگیانی لوگ آتما کو نہیں
دیکھ سکتے -

آگے چل کر فرماتے ہیں -

यदादित्यगतं तेजो जगद्वासयतेऽखिलम् ॥

यच्चन्द्रमसि यच्चाग्नौ तत्तेजो विद्धि मामकम् ॥

۱- لینا ۲- چھوڑنا ۳- لے جاتا ہے ۴- ان کو ۵- جسم چھوڑتے ہوئے ۶- بیڑے ہوئے
۷- بھوگتے ہوئے ۸- گنوں سے لے کر ۹- دیکھتے ۱۰- گیان کی آنکھ والے

یت - اُد تہ - گتم - تیجو - جگت - بھاسیتے - چا - ار کھسلم
 یت - چندر کسی - یت - اگنور - تت - تیجو - ودھی - ماتم - کم

ترجمہ - اے ارجن! سورج کا تیج (چلال) جو سارے جگت (جہان) کو روشن کرتا ہے۔ وہ میرا ہے جو تیج چاند اور آگ میں موجود ہے۔ وہ بھی میرا ہی جان پھر فرماتے ہیں۔

सर्वस्य चाहं हृदि संनिविष्टो
 मत्तः स्मृतिर्ज्ञानमपोहनं च ।
 वेदैश्च सर्वैरहमेव वेद्यो
 वेदान्त कृद्धेदविदेव चाहम् ॥

سرود - چا - اہم - ہر دے - سم - نو شتمو

منا - شمرتی - گیانم - اپو ہنم - چا

۱۵
 ۱۵ دیدے - چا - سرودے - اہم راپو - ویدیو

ویدانت - کرکت - وید - دیو - چا - اہم

ترجمہ - اے ارجن! میں پرشوتم سب کے دل میں موجود ہوں۔ مجھ سے ہی گیان ہوتا ہے۔ دیدوں اور ویدانت کو پرگٹ (ظاہر) کرنے والا بھی میں ہوں اور اُن کے ذریعہ جاننے کے قابل بھی میں ہوں۔
 اگلے شلوکوں میں فرماتے ہیں۔

اے ارجن! میں ہر کرتی (مادہ) اور چو (روح) سے بھی پرے ہوں۔ جو دیدوں اور لوکوں (دنیاؤں) میں پرشوتم نام سے مشہور ہوں۔ اس لئے

۱- سورج ۲- اُجالا کرتا ہے ۳- سارے ۴- چاند میں ۵- جان ۶- میل ۷- بیڑا ہوا ۸- یادداشت و غراموشی ۱۰- ویدانت کے سچے والا ۱۱- وید سے جانا جانے والا

اے ارجن !

यो मामेवमसंभूदो जानाति पुरुषोत्तमम् ।

स सर्वविद्भजति मां सर्वभावेन भारत ॥

یو۔ مام۔ ایوم۔ اسنور ٹھو۔ جاناتی۔ پرشوتم
 سا۔ سرود۔ دت۔ بھجتی مام۔ سرو۔ بھاوین۔ بھارت
 ترجمہ جو گبیانی مجھ پرشوتم (سب سے افضل) کو اس طرح سے جانتا ہے۔ وہ
 سب کچھ جانتا ہے اور وہ پورے بھاد (جذبہ) سے دل لگا کر میرا بھجن کرتا ہے

اوم ت ست

۱۔ اس طرح ۲۔ گبیانی ۳۔ جانتا ہے ۴۔ سب کچھ جانتا ہے ۵۔ بھجن کرتا ہے ۶۔ سب بھاد سے

ادم
سُری پر مانتے منہ

سولہواں ادھیائے

ملکوتی اور شیطانی سیریں

بہگوت گیتا کے سولہویں ادھیائے کو دیو اور آسٹرسپت دجھاگ یوگ
"दैवासुरसंपद्धिभाग योग" کہتے ہیں۔ کیونکہ اس میں دیوی اور
آسٹری (ملکوتی اور شیطانی) سیرتوں کا ذکر ہے۔
بھگوان فرماتے ہیں۔

अभयं सत्त्वसंशुद्धिर्ज्ञानयोगव्यवस्थितिः ।
दानं दमश्च यज्ञश्च स्वाध्यायस्तप आर्जवम् ॥

اُبھے یم۔ سنو سنڈھی۔ گیان یوگ دیو ستھتا
دانم۔ دمیچ۔ یگیہ۔ چا۔ سوادھیائے۔ تپ۔ آرجوم

ترجمہ۔ اے ارجن! اندرتا۔ باطن کی صفائی۔ طبیعت میں گیان اور یوگ کا تپا
دان کرنا۔ اندریوں (حواس) کو قابو میں لانا۔ یگیہ کرنا۔ دھرم پستکوں کا پڑھنا

۱۔ بدھی۔ باطن ۲۔ پیراؤ ۳۔ اندریوں کا دوش میں کرنا ۴۔ سیدہ پن

پ (ریاضت)۔ سرتا (راستبازی)

अहिंसा सत्यमक्रोधस्त्यागः शान्तिरपैशुनम् ।

दया भूतेष्वलोलुप्त्वं मार्दवं ह्रीरचापलम् ॥

اھنسا۔ سیتیم۔ اکرودھا۔ تیاگا۔ شانتی۔ اپیشینم
دیا بھو تیشو۔ ^۲الولپتو۔ ^۱ماردوم۔ ہریر۔ اچا پلم

^{۱۴}/_۲

ترجمہ۔ اھنسا (بے آزاری) سیت (صداقت) غصہ نہ کرنا۔ تیاگ شانتی
(سکون قلب) جھپٹی نہ کھانا۔ فراخ دلی۔ رحم۔ لاپچ کا نہ ہونا۔ ہزرتا (انکساری)

بربادا۔ حوصلہ

तेजः क्षमा धृतिः शौचमद्रोहो नातिमानिता ।

भवन्ति संपदं दैवीमभातस्य भारत ॥

تیا۔ کھما۔ دھرتی۔ شوچم۔ ادرودھا۔ نہ۔ اتی مانیتا

بھونتی۔ سمپدم۔ دیویم۔ ابھیجاتیہ۔ بھارت

^{۱۴}/_۳

ترجمہ۔ تیج (جلال)۔ کھشما (عفو)۔ پونرتا (پاکیزگی)۔ دشمنی نہ کرنا۔ غور کا نہ
ہونا۔ یہ سب دیوی لینے دیوتا سیرت انسانوں کی خصلتیں ہیں۔

آگے فرماتے ہیں۔

दम्भो दर्पोऽभिमानश्चक्रोधः पारुष्यमेव च ।

अज्ञानं चाभिजातस्य पार्थ संपदमासुरीम् ॥

دھمبو۔ درپو۔ ابھیمان۔ چا۔ کرودھا۔ پاروشیم۔ ابو۔ چا

اگیا۔ چا۔ ابھیجاتیہ۔ پارٹھ۔ سمپدم۔ آسوریم

^{۱۴}/_۴

بغض نہ کرنا۔ جھپٹی نہ کھانا۔ ۳۔ آسمیوں میں دیا۔ ۴۔ پاکان ہونا۔ ۵۔ نرم طبیعت۔ ۶۔ پاپ کرنے میں شرم
نہ ہونا۔ ۷۔ بغض نہ رکھنا۔ ۸۔ حوصلہ۔ ۹۔ جاٹا۔ ۱۰۔ پیدا ہونا۔ ۱۱۔ بخاری۔ ۱۲۔ غور
نہ کرنا۔ ۱۳۔ شیطانی۔ ۱۴۔

ترجمہ۔ اے ارجن! مکاری، گھمنڈ، غرور، غصہ، سخت کلامی، اگیان (اچانک)
یہ سب خصلتیں آسری یعنی شیطان سیرت انسانوں کی ہوتی ہیں۔
آگے فرماتے ہیں۔

दैवी संपद्धिमोक्षाय निबन्धायासुरी मता ।

मा शुचः संपदं दैवीमभिजातोऽसि पाण्डव ॥

دوی - سمیت - دموکھیائے - بندھکھائے - آسری - مٹا

ما - شچیا - سمیدم - دیوم - ابھیجا - نو - اسی - پانڈو ۱۷/۵

ترجمہ۔ دیوی سمیت (دایوتاؤں والی سیرت اچانک)
دینے والی ہے اور آسری سمیت (شیطان سیرت)، بندھن میں ڈالنے
والی ہے۔ اے ارجن! تو فکر مت کر۔ کیونکہ تو دیوی سمیت لے کر پہنچ
ہوا ہے۔

اگلے شکوکوں میں جھگوان نے آسری سمیت والے لوگوں کا ذکر
سے بیان کیا ہے۔ فرماتے ہیں۔

प्रवृत्तिं च निवृत्तिं च जना न विदुरासुराः ।

न शौचं नापि चाचारो न सत्यं तेषु विद्यते ॥

پرورتی - چا - نورتی - چا - جنا - نہ - دور - آسرا

نہ - شوچم - نہ - اپنی - چا - آچارو - نہ - سیتم - نیشو - دواتے ۱۷/۸

ترجمہ۔ اے ارجن! آسرا (برے)، لوگ نہیں جانتے۔ کہ انہیں کیا کرنا
اور کیا نہیں کرنا چاہیے۔ نہ ان میں پوڑتا (پاکیزگی) ہوتی ہے۔ نہ آچار یعنی نیکی

۱۔ سمیت - جاہلو - برکتی کا باعث ۳۔ بند کا باعث ۴۔ پانی ہے - ۵۔ کیا کرنا چاہیے
۶۔ کیا نہیں کرنا چاہیے - ۷۔ جانتے ہیں - ۸۔ آچار - اخلاق ۹۔ ان میں - ۱۰۔ پوڑتا ہے

असत्यमप्रतिष्ठं ते जगदाहुरनीश्वरम् ।
अपरस्परसंभूतं किमन्यत्कामहैतुकम् ॥

ایستم - اپرستھم - تے - جگت - آہو - ان - ایشورم
اپرستپرستسمہوت - کم - انیت - کام - ہیتو - کم
ترجمہ - آسری لوگ کہتے ہیں کہ اس جہان کا کوئی ایشور نہیں ہے - ان کے
خیال کے مطابق دوشے بھوگ (فسانی لذات) ہی سب کچھ ہے - ان سے
بڑھ کر اور کوئی چیز نہیں -

پھر فرماتے ہیں -

अहंकारं बलं दर्पं कामं क्रोधं च संमिताः ।

मामात्मपरदेहेषु ब्राह्मणन्तोऽभ्यसूयकाः ॥

امہنکارم - بلم - درپم - کام - کرودھم - چا - سٹھرتا
ام - آتم - پر - دھیشو - پردوی - شنتو - اچھیہ - سویکا
ترجمہ - اے ارجن ! یہ آسری لوگ امہنکار (انانیت) - بل - گھنڈ - شہوت
اور غفہ کا آسرا لینے والے ہیں - بدکلام ہیں اور مجھ سے جو ان میں اور
"سروں میں بھی رہنے والا ہوں - نفرت کرنے والے ہیں -

اس لئے اے ارجن !

तानहं द्विषतः क्रूरान्संसारेषु नराधमान् ।
क्षिपाम्यजस्रमशमानासुरीष्वेव योनिषु ॥

تانی - اہم - دوشنتا - کرودان - سناریشو - نراؤہمان
کھپامی - اجسرم - اشوہمان - آسری - یونی - شو

۱ - آسری لوگ سے ۲ - آسری لوگ سے ۳ - پیدا ہوا ۴ - کیا ۵ - اور ۶ - بھوک کے سوا ۷ - کر ۸ - ہوتا
۹ - ان میں ۱۰ - دوسروں میں ۱۱ - بدنام کرنا ۱۲ - لڑنا کرنا ۱۳ - ان کو ۱۴ - دوش گناؤں
۱۵ - ہوا ۱۶ - سناریشو

لئے آ
ہیں۔

ترجمہ - ران پنچ اور بڑے کرموں والے اور بڑی خواہشات والے لوگ
کوئیں بار بار آسٹری یونی در ذیل جسم میں ڈالتا ہوں۔ اور

आसुरीं योनिमापन्ना मूढा जन्मनि जन्मनि।

माममायैव कौन्तेय ततो यान्त्यधमां गतिम् ॥

آسٹریم - یونم - آپتا - موڑھا - جننی - جننی

مام - اپراپیہ - ایو - کوئنتے - تتو - یانتی - ادھماں - گتم

ترجمہ - اے ارجن! جنم جنم میں آسٹری یونی کو پاکر یہ موڑھ (جائے)

مجھ سے پرے ہٹتے چلے جاتے ہیں۔ اور مجھے نہ پاکر پنچ سے پیچ

پاتے ہیں۔

اگلے شلوک میں کہتے ہیں۔

विधं नरकस्येदं द्वारं नाशनमात्मनः।

क्रोधस्तथा लोभस्तस्मादितत्त्रयं त्यजेत् ॥

ترجمی - ددہم - نرک - ادم - دوآرم - ناشتم - آتنا

کاما - کرودھا - تتھا - لوبھا - لاسما - ایت - تریم - تیجیت

ترجمہ - اے ارجن! نرک (دوزخ) کے تین دروازے ہیں۔ کام (دش)

کرودھ (غصہ) - لوبھ (لاچ) - یہ تینوں آتما کو گزراوٹ میں ڈالنے والے

ہیں۔ اس لئے آدمی کو چاہیے کہ ان تینوں کو چھوڑ دے۔

فیضی صاحب نے اس شلوک کا ترجمہ یوں کیا ہے

سہ دروازہ دوزخ اندلے جاؤں طبع بہت خشم است دشہو بدال

۱۔ پاکر ۲۔ نہ پاکر ۳۔ جاتے ہیں ۴۔ پیچ گیتی ۵۔ تین ۶۔ نرک کے ۷۔ دروازے

کرنیوالہ ۸۔ اسلئے ۹۔ ان کو ۱۰۔ تینوں ۱۱۔ چھوڑ دے

یعنی اے انسان! شہوت۔ غصہ اور لالچ یہ دوزخ کے تین دروازے
ہیں۔ ان تینوں کو چھوڑ دے۔

اوم نت ست

ادم

شری پرمانے منہ

سترھواں ادھیائے

تین قسم کی شردھا

سترھویں ادھیائے میں ارجن جی کے پوچھنے پر شری بہگوان فرماتے ہیں۔ اے ارجن! تین گنوں کے مطابق ہی تین قسم کی شردھا عقیدت ہوتی ہے۔ ساتوں کی۔ راجسی۔ تاسی بہگوان کہتے ہیں۔

सत्त्वानुरूपा सर्वस्यश्रद्धा भवति भारत ।

श्रद्धामयोऽयं पुरुषो यो यच्छ्रद्धः स एव सः॥

ستو۔ انوردیپا۔ سرورسیہ۔ شردھا۔ بھوتی۔ بھارت

شردھامیو۔ ایم۔ پُریشو۔ یو۔ ریٹ۔ شردھا۔ ا۔ ایو۔ سا

ترجمہ۔ اے ارجن! سب آدمیوں کی شردھا (عقیدت) اپنے اپنے یعنی باطنی کیفیت کے مطابق ہوتی ہے۔ ہر شخص کو کسی نہ کسی چیز سے شردھا

۱۔ باطن ۲۔ کے مطابق ۳۔ سب کی ۴۔ ہوتی ہے۔ ۵۔ شردھا۔ ایمان ۶۔ جو۔ ۷۔ جس کی شردھا

ہوتی ہے۔ اس لئے جیسی کسی کی شردھا ہوتی ہے۔ ویسے ہی اُس کا باطن ہوتا ہے
اگلے شلوک میں فرماتے ہیں۔

यजन्ते सात्त्विका देवान्यक्षरक्षांसि राजसाः ।

प्रेतान्भूतगराक्षान्ये यजन्ते तामसा जनाः ॥

”بھجئے۔ ساتو کا۔ دیوان۔ یکش۔ رکھشاسی۔ راجسا

پریتان۔ بھوت۔ گنا۔ چہ۔ اینے۔ ”بھجئے۔ تامسا۔ جنا $\frac{14}{8}$

ترجمہ۔ ساتو کی شردھا والے لوگ دیوتاؤں کا بھجن کرتے ہیں۔ راجسی
شردھا والے لوگ راکھشوں کا بھجن کرتے ہیں۔ اور تاسی شردھا والے
اگ بھوت پریتوں کو پوجتے ہیں۔

آگے چل کر فرماتے ہیں۔ اے ارجن! پرکرتی کے مطابق کھان پان
(غور و نوش) بھی تین طرح سے پیارا ہوتا ہے۔ اور ایسے ہی یگیہ۔ تپ
(اریاضت) اور دان بھی تین قسم کا ہوتا ہے۔ تین طرح کی خوراک کا علیحدہ علیحدہ
ذکر کرتے ہوئے بھگوان فرماتے ہیں۔

आयुः सत्त्वबलारोग्यसुखप्रीतिविवर्धनाः ।

रस्याः स्निग्धाः स्थिरा हृद्या आहाराः सात्त्विकप्रियाः ॥

آیو۔ شتو۔ بل۔ آروگیہ۔ سکھ۔ پریتی۔ و درودھن

رشیا۔ سنگدھا۔ ستھرا۔ نہر دیلا۔ آہارا۔ ساتوک۔ پرپیہ $\frac{16}{8}$

ترجمہ۔ اے ارجن! جو کھانا عمر کو بڑھانے والا ہو۔ دل اور جسم کو طاقت
بخشے۔ تندرستی اور سکھ دے۔ رشیلا۔ چکنا اور مقوی ہو۔ مثلاً اناج پھل

۱۔ ۲۔ دیوتاؤں کو ۳۔ پریت ۴۔ آدمی ۵۔ مذہبی ۶۔ صحت ۷۔ بڑھانے والی
۸۔ رشیلا ۹۔ چکنا ۱۰۔ ہر دے کو طاقت دینے والا

ترکاریاں - دودھ - دہی - مکھن - گھی وغیرہ وغیرہ ایسے کھانے ساتوک لوگ
کو مرغوب اور پسند ہیں۔

कद्वल्ललवशात्पुत्रातीक्ष्णारुक्षविदाहिनः।

आहारा राजसस्येष्टा दुःखशोकामयप्रदाः ॥

کدو - امل - کونٹ - آتی - آشن - تیکھن - روکھش - ودھنا
آکارا - راجس - اسید - ایشٹا - دکھ - شوک - آئے - پردا
ترجمہ - کھائے - کھارے - بہت گرم - چٹپٹے - روکھے اور جلن پیدا کرنے والے
کھانے راجس لوگوں کو پیارے لگتے ہیں - مثلاً لال سرچ - املی - کھٹیاں
اچار - چٹنی وغیرہ وغیرہ - ایسے کھانے دکھ رنج اور بیماریوں کو پیدا کرتے
ہیں۔

यातयामं गतरसं पूति पर्युषितं च यत्।

उच्छिष्टमपि चामेध्यं भोजनं तामसप्रियम् ॥

یات - یام - گت رسم - پوتی - پریشتم - چہ - بیت
اُچیشتم - اپنی - چا - اسیدھیم - بھوجن - تاس - پری - یم
ترجمہ - باسی - بدبودار - جھوٹا - خراب اور ناپاک کھانا تاس لوگوں
اچھا لگتا ہے - مثلاً گوشت - بھلی - انڈا - شراب - دیگر مٹی - اشیا -

صاحبان! معلوم رہے کہ انسان جیسی غذا کھاتا ہے۔ ویسا ہی اس کا
نتیجہ ہے۔ غذا کا تعلق نہ صرف جسم سے ہے بلکہ من اور مبدھی سے بھی ہے
چھاندگیہ آپ نشد میں آیا ہے۔

۱- پیار ۲- بیماری ۳- پیدا کرنے والے

“आहारशुद्धौ सत्त्वशुद्धिः”

آہار۔ شدھو۔ ستمو۔ شدھی

یعنی شدھ (پاک)، غذا سے شدھ من اور شدھ بدھی (عقل)، پیدا ہوتے ہیں۔ ساتوک بھوجن کھانے سے ساتوک من اور ساتوک بدھی پیدا ہوتے ہیں۔ راجسی بھوجن کھانے سے راجسی من اور راجسی بدھی اور تامسی بھوجن سے تامسی من اور تامسی بدھی پیدا ہوتے ہیں۔ اس سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ خیالات اور غذا کا باہمی کس قدر گہرا تعلق ہے۔ گویا خیالات کی بنیاد غذا پر ہی قائم ہے۔ لہذا ہمیں چاہیے کہ جہاں تک ہو سکے ساتوک غذا کھانے کی کوشش کریں۔

اس کے بعد بیگوان، شریر (بسم)، بانی (زبان)، اور من (نفس)، کے تینوں (ریاضتوں) کو بیان کرتے ہیں۔

देवद्विजगुरुमाश्रयजनं शौचमार्जवम् ।

ब्रह्मचर्यमहिंसा च शरीरम् तप उच्यते ॥

دیو۔ دو۔ ج۔ گرد۔ پراگیا۔ پوجنم۔ شوچم۔ آر جو م

برہم چریم۔ اہنسا۔ چا۔ شاریرم۔ تپ۔ اُچیتے

ترجمہ۔ اے ارجن! نیک لوگوں۔ دودان۔ گورو اور بزرگوں کی عزت کرنا (بمحرورہ) (بمحرورہ)۔ اہنسا (بے آزاری)۔ یہ شریر کے تپ ہیں۔

अनुद्वेगकरं वाक्यं सत्यं मियहितं च यत् ।

स्वाध्यायाभ्यासनं चैव कङ्कमयं तप उच्यते ॥

انوکھمسی ۲۔ دیوتا ۳۔ دوجنا ۴۔ دودان ۵۔ سید باپن ۶۔ کہتے ہیں

تین

۱

مृतسم

۲

۳

ترجمہ

چاہ

کو دیکھ کر

۱

۲

۳

۴

ترجمہ

سے دیا

۱

۲

۳

۴

ترجمہ

۱۔ دیکھ نہ دینا

۲۔ اُبھیا

۳۔ زبان

۱۔ نو۔ دوہیک۔ کرم۔ داکیم۔ سیتم۔ پرید۔ ہنم۔ چہ۔ ریت

سوادھیائے۔ اُبھیستم۔ چہ۔ ابو۔ دانگ۔ میم۔ تپ۔ اُچیتے ۱۴

ترجمہ۔ دُکھ نہ دینے والا اور پریم سے بھرا ہوا بچن (بات) بولنا۔ دھرم گرو کا پڑھنا۔ اور اوم کے جب کا اُبھیا س رشتہ کرنا یہ بانی کا تپ کہلاتا ہے۔

मनः प्रसादः सौम्यत्वं मौनमात्मविनिर्ग्राहः ।

भावसंशुद्धिरित्येतत्तपो । मानसमुच्यते ॥

منا۔ پر سادا۔ سوئم۔ یوئم۔ موئم۔ آئم۔ ونگڑا

بھاد۔ سمنشدھی۔ اتی۔ اتیت۔ تپو۔ نام۔ اُچیتے ۱۴

ترجمہ۔ من کی سچی پر سنا (تسکین) من کی سقترنا (تیسرڈ) مون یعنی خاشا

من کو قابو میں رکھنا اور نیت کی صفائی من کا تپ کہلاتا ہے۔

آگے چل کر بیگوان فرماتے ہیں۔ اے ارجن ! یہ تینوں قسم کے تپ اگر

پھل کی خواہش کو چھوڑ کر کئے جاویں اور پوری شردھا سے کئے جاویں۔ تو

ساتھ تک تپ کہلاتے ہیں۔

اگر دکھاوے کی خاطر اور پھل کی خواہش سے کئے جاویں۔ تو راب

تپ کہلاتے ہیں۔

اور اگر دوسروں کا نقصان کرنے کے لئے اور ضد سے تکلیف اُٹھانے کے

حالیں۔ تو یہ نامسی تپ کہلاتے ہیں۔

(نوٹ۔ ہم نے اپنی کتاب "گیتا گیان" میں تپوں کے مسئلہ پر بہا بیت وضاحت

سے روشنی ڈالی ہے۔ ناظرین اس کے مطالعہ سے فائدہ اُٹھاویں)

۱۔ دُکھ نہ دینا ۲۔ اُبھیا ۳۔ زبان ۴۔ کہتے ہیں ۵۔ ٹھنڈا ۶۔ من کو دوش میں کرنا

تین قسم کے دان کا ذکر کرتے ہوئے بھگوان فرماتے ہیں۔

दातव्यमिति यद्दानं दीयतेऽनुपकारिणो ।
देशे काले च पात्रे च तद्दानं सात्त्विकं स्मृतम् ॥

داتویم۔ راتی۔ بیت۔ دائم۔ دی جیتے۔ اُن اُپکار سنے
ریشے۔ کالے۔ چہ۔ پاترے۔ چہ۔ تت۔ دائم۔ ساتوکم۔ سکرمتم ^{۱۶}

ترجمہ۔ دان دینا میرا دھرم ہے۔ جو ایسا سمجھ کر دان دے اور ایسی جگہ لے
جہاں سے کسی صلے کی امید نہ ہو۔ اور دلش (جگہ) کال (وقت) پاتر (حق)
کو دیکھ کر جو دان دیا جائے۔ وہ ساتوک دان کہلاتا ہے۔

यत्तु प्रत्युपकारार्थं फलमुद्दिश्य वा पुनः ।
दीयते च परिक्रिष्टं तद्दानं राजसं स्मृतम् ॥

یت۔ تو۔ پرتی۔ اُپکار۔ ارٹھم۔ پھلم۔ اولش۔ دا۔ پناہ
دی جیتے۔ چہ۔ پری۔ کلشٹم۔ تت۔ دائم۔ راجسم۔ سمرتم ^{۱۶}

ترجمہ۔ جو دان صلے کی خاطر اور پھل کی خواہش سے دیا جائے اور تنگ دلی
سے دیا جائے۔ وہ راجسی دان ہے۔

अदेशकाले यद्दानमपात्रेभ्यश्च दीयते ।
असत्कृतमवज्ञातं तत्तामसमुदाहृतम् ॥

اولش۔ کالے۔ بیت۔ دائم۔ پاترے۔ بیشج۔ دی جیتے
است۔ کرتم۔ ادگیا۔ تت۔ تا۔ اسم۔ اداہرتم ^{۱۶}

ترجمہ۔ جو دان دلش۔ کال۔ پاتر کا سوچ و چار کے بغیر دیا جادے اور دان

اور دینا میرا دھرم ہے ۲۔ دیا جائے ۳۔ جہاں سے دلپسی کی امید نہ ہو ۴۔ کیا گیا ہے ۵۔ دلپسی صلہ
۶۔ نامناسب جگہ ۷۔ بے عزتی کر کے ۸۔ اکیان سے

لینے والے کی بے عزتی کر کے دیا جاوے۔ وہ تاسی دان کہلاتا ہے۔
اس ادھیائے کے آخری شلوک میں بہگوان فرماتے ہیں۔

अश्रद्धया हुतं दत्तं तपस्तप्तं कृतं च यत् ।
असदित्युच्यते पार्थ न च तत्प्रेत्य नो इह ॥

اشردھیہا۔ ہُت۔ دت۔ تپس۔ تپتم۔ کرشم۔ چاربت

است۔ راتی۔ اُچیتے۔ پارہ۔ نہ۔ چہ۔ نت۔ پریتے۔ نو۔ اہ۔ ۲۸

ترجمہ۔ اے ارجن! بغیر شردھا کے کیا ہوا یمیہ۔ دیا ہوا دان۔ تپا ہوا تپ اور
کیا ہوا کرم فضول ہے۔ اس کا نہ تو اس لوک (دُنیا) میں فائدہ ہوتا ہے اور
نہ پر لوک (عاقبت) میں۔

اوم ت ست

۱۔ شردھا کے بنا ۲۔ بہن ۳۔ دان ۴۔ ہتھی ۵۔ کہتے ہیں ۶۔ پر لوک ۷۔ اس لوک میں

ادوم

شہری پر ملتے منہ

اٹھارہواں ادھیائے

ہکتی کا راز

اٹھارہویں ادھیائے کو بکھش : سنیاں لوگ : **मोक्ष संन्यास** **योग** کہا گیا ہے۔

اس کے متعلق مہاتما گاندھی جی اپنی کتاب انا سکتی یوگ شاستر میں لکھتے ہیں کہ یہ ادھیائے پچھلے سترہ ادھیائوں کا خلاصہ ہے۔ اس ادھیائے کا بلکہ ساری گیتا کا بنیادی منتر یہ کہا جا سکتا ہے۔ "سب دھرموں کو چھوڑ کر میری شترن لے" یہ سچا سنیاں ہے۔ لیکن سب دھرموں کے چھوڑ دینے کا مطلب سب کرموں کا چھوڑنا نہیں ہے۔ بلکہ پُرہ پکار (خدمتِ خلق) کے سب کرموں کو انجام دے کر انہیں بہگوان کی نذر کر دینا اور پھل کی خواہش چھوڑ دینا۔ اسی کا نام ہی سب دھرموں کا تیاگ ہے۔ اور یہی سنیاں ہے۔

ارجن جی پوچھتے ہیں۔ اے بہگوان ! میں اب سنیاں اور تیاگ کے

بھید کو الگ الگ جانتا چاہتا ہوں۔ اس کا جواب دیتے ہوئے شری بھگوان فرماتے ہیں۔

यज्ञदानतपः कर्म न त्याज्यं कार्यमेव तत् ।

यज्ञो दानं तपश्चैव पावनानि मनीषिणाम् ॥

یگیہ - دان - تپا - کرم - نہ - تیا جیم - کاریم - ایو - تت

یگیو - دانم - تپا - ایو - پاونامی - من - ایشی نام

ترجمہ - اے ارجن ! یگیہ - دان اور تپ کبھی نہ چھوڑنے چاہئیں۔ ان کو کرنا عین دھرم ہے۔ یگیہ - دان اور تپ انسان کو پاک کرنے والے ہیں۔

اگلے شلوک میں فرماتے ہیں۔

एतान्यपि तु कर्माणि सङ्गं त्यक्त्वा फलानि च ।

कर्तव्यानीति मे पार्थ निश्चितं मतमुत्तमम् ॥

ایتان - اپنی - تو - کرمانی - سنگم - نیکٹوا - بھلانی - چ

کر تو فیانی - اتی پارتھ - شچتم - متم - اتم

ترجمہ - یگیہ - دان اور تپ اور دوسرے سارے نیک کرم بھی آسکتے (تعلق) اور پھل کی خواہش چھوڑ کر کرنے چاہئیں۔ اے ارجن ! ایسا ہی نیشن اور اتم مت ہے۔ یہی میری مسئلہ اور اعلیٰ ہدایت ہے۔

پیارے بھائیو! بھگوان نے ان دو شلوکوں میں پھر اس بات کو زور دیا۔ لفاظ میں واضح کر دیا ہے کہ انسان کے لئے کرم (عمل) چھوڑنا بالکل اہم

۱- تیاگ کرنا ۲- کرنا ۳- پاک کرنے والے ۴- من کو چیتے ہوئے ۵- کرم ۶- لگاؤ ۷- کر کے چاہئیں۔

کے خلاف ہے۔ کرم بھل چھوڑ کر کرم کرنا ہی بھگوت گیتا کا اہم اُپدیش ہے
یہی بھگوان کا نِشِیت اہم مت ہے اور اسی بات کو بھگوان نے اس غرض سے
بار بار دہرایا ہے تاکہ ارجن مغلطی میں نہ رہے اور اسے اچھی طرح سمجھ کر اس
کی پیروی کرے۔

فیضی صاحب اس کا ترجمہ یوں کرتے ہیں
گناہ ہرمت پر آدمی ترکِ فرض کہ بردہ اش بہت مانندِ فرض
مطلب۔ فرض انسان پر فرض کی مانند ہے۔ اس کا ترک کرنا گناہ ہے۔
آگے چل کر بھگوان فرماتے ہیں کہ گنوں کے مطابق (بدھی) عقل بھی تین
قسم کی ہوتی ہے۔

प्रवृत्तिं च निवृत्तिं च कार्याकार्ये भयाभये ।
बन्धं मोक्षं च या वेत्ति बुद्धिः सा पार्थ सात्त्विकी ॥

پروردتی۔ چ۔ نورتی۔ چ۔ کاریہ۔ اکاریہ۔ بھے۔ اگے
بندھم۔ کوشم۔ چ۔ یا۔ ویتی۔ بدھی۔ سا۔ پارہ۔ ساتوکی
ترجمہ۔ اسے ارجن! جس عقل کے ذریعے دھرم اور ادھرم کی ماہیت معلوم ہو
جائے۔ یعنی یہ سمجھ میں آ جاوے کہ کیا کرنا چاہیے۔ اور کیا نہیں کرنا چاہیے۔
کس سے ڈرنا اور کس سے نہیں ڈرنا چاہیے۔ مکتی (نجات) کا راستہ کونسا
ہے اور بندھن کا باعث کیا ہے اور جو بھگوان باتوں کو ٹھیک ٹھیک سمجھ لے
وہ ساتوک بدھی ہے۔
اور

۱۔ کیا کرنا چاہیے ۲۔ کیا کرنا چاہیے ۳۔ کرم ۴۔ اکرم ۵۔ جانتا ہے۔

यथा धर्ममधर्मं च कार्यं चाकार्यमेव च ।

अथवावत्प्रजानाति बुद्धिः सा पार्थ राजसी ॥

یہا - دھرم - ادھرم - چہ - کاریم - چہ - اکاریم - ایو - پھ

ایمھاؤت - پرجاناتی - بدھی - سا - پارٹھ - راجسی

ترجمہ - جس عقل سے دھرم اور ادھرم - کرتویہ (جائز فعل) - اگر تو یہ فعل کی شناخت پوری طرح نہ ہو سکے - وہ بدھی راجسی ہے۔

اور

धर्मं धर्ममिति या मन्यते तमसावृता ॥

तवर्थान्विपरीतांश्च बुद्धिः सा पार्थ तामसी ॥

ادھرم - دھرم - اتی - یا - مینتہ - تاسا - درتا

نرد - ارتھان - دپریٹان - چہ - بدھی - سا - پارٹھ - تاسی

ترجمہ - اے ارجن! جو عقل اندھکار (جہالت) سے گھری ہوئی ہو - ادھرم مانتی ہو - اور سب باتیں جسے اُلٹی دیکھائی دیں - وہ تاس بدھی ہے۔

اس کے بعد ہنگوان تین قسم کے سکھوں کا ذکر کرتے ہیں۔

यत्तदग्रे विषमिव परिणामेऽमृतोपमम् ।

तत् सुखं सात्त्विकं प्रोक्तमात्मबुद्धिप्रसादजम् ॥

یت - ت - اگر - دشتم - او پر نیلے - امرت - ادیم

تت - سکھ - سا تو کم - پردکتم - اتم - بدھی - پرشاد - جم

۱- جس سے ۲- پوری طرح نہ ۳- جانتا ہے ۴- انا ہے ۵- تو کوئی سے ڈھنپا ہوا ۶- سب ۷- ۱۱- شذر ۱۲- انجام ۱۳- تکی پر سنا سے ۱۴- پیدا ہوا

ترجمہ۔ اے راجن! جو سکھ شروع میں تو زہر کی طرح کڑوا لگے اور آخر میں
امرت کی طرح میٹھا ہو۔ اور جس سکھ سے رُوح اور عقل کی تکین ہو۔ وہ
ساتھ سکھ ہے۔

اور

विषयेन्द्रियसंयोगाद्यत्तदग्रेऽमृतोपमम् ।
परिरामे विषमिव तत्सुखं राजसं स्मृतम् ॥

دشے۔ اندریے۔ سینوگات۔ بیت۔ بت۔ اگرے۔ امرت۔ اوپم
پریناے۔ دشمن۔ او۔ تت۔ سکھ۔ راجس۔ سترم
ترجمہ۔ جو سکھ دشے اور اندریوں کے ملاپ سے پیدا ہو لینے لذت نفس
کی صورت میں ہو۔ جو شروع میں امرت کی طرح میٹھا اور آخر میں زہر کی مانند
کڑوا ہو۔ وہ راجس سکھ ہے۔

اور

यदग्रे चानुबन्धे च सुखं मोहनमात्मनः ।
निद्रालस्यप्रमादोत्थं तत्तामसमुदाहृतम् ॥

یت۔ اگرے۔ چہ۔ انوبندھے۔ چہ۔ سکھ۔ موہنم۔ آ۔ تمنا
نیرا۔ آسیر۔ پرما۔ اوہم۔ تت۔ تاس۔ اوہرتم
ترجمہ۔ جو سکھ شروع اور آخر میں آتما کو موہ میں ڈالنے والا ہو۔ اور
ننید۔ سستی اور فضول حرکات سے پیدا ہو۔ وہ تاس سکھ کہلاتا ہے۔
آگے چل کر بیگو ان برہمن رکھشتری۔ دلش۔ شودر کے سوا ہر ایک کو

۱۔ پہلے سے ۲۔ شروع میں ۳۔ انجام ۴۔ کہتے ہیں ۵۔ شروع ۶۔ آخر ۷۔ موہ میں ڈالنے
۸۔ تاس ۹۔ کہتے ہیں

(فطری اعمال) کا بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

शमो दमस्तपः शौचं क्षान्तिरार्जवमेव च ।
ज्ञानं विज्ञानमास्तिक्यं ब्रह्मकर्म स्वभावजम् ॥

شمار - دمس - تپا - شوچم - کھیا ننتی - آرجم - ایو - چہ

گیا نم - دگیا نم - آستیکیم - برہم - کرم - شو بہاد - جم

ترجمہ - من (نفس) - اندریوں (حواس) کا قابو کرنا - تپ (ریاضت) -
شدھنائی (پاکیزگی) - کھشما (عفو) - راستبازی - گیان اور پرمانما میں
و شواس (مکمل یقین) یہ برہمن کے سوبھاوک کرم ہیں۔

शौचं तेजो धृतिर्दाक्ष्यं युद्धे चाप्यपलायनम् ।

दानमीश्वरभावश्च क्षात्रं कर्म स्वभावजम् ॥

شوریم - تینجو - دھرتی - دا کھشیم - یدے - چہ - اپیہ - پلانیسم

دانم - ایشور - بہاوشچ - کھیا نترم - کرم - شو بہاد - جم

ترجمہ - بہادری - شجاعت - تیج - رعب - دھیرج (استقلال) - ہوشیاری
جنگ میں پیچھے نہ دکھانا - دان دینا اور حکومت کرنا یہ کھشتری کے سوبھاوک
کرم ہیں۔

कृषिगौरक्ष्यवारिाज्यं वैश्यकर्म स्वभावजम् ।

परिचर्यात्मकं कर्म शूद्रस्यापि स्वभावजम् ॥

کرشی - گور - رکھش - دا - یچم - ویش - کرم - شو بہاد - جم

پری - چریا نمکم - کرم - شو درسیہ - اپی - شو بہاد جم

۱۔ من کاوش کرنا ۲۔ اندریوں کا دوش کرنا ۳۔ سید باپن ۴۔ انہو بہو گیان ۵۔ پرمانما میں و شواس
۶۔ بہادری ۷۔ حوصلہ ۸۔ جیتی ۹۔ پیچھے نہ دکھانا ۱۰۔ کھتری ۱۱۔ کھیتی ۱۲۔ خدمت

ترجمہ۔ کہیتی باڑی کرنا۔ گائے پالنا۔ تجارت کرنا و لیش کے سوا بھادک کرم ہیں اور بہن۔ کھتری۔ و لیش کی سیوا کرنا شور کا سوا بھادک کرم ہے۔
اگلے شلوک میں بہگوان فرماتے ہیں۔

स्वे स्वे कर्मण्यभिरतः संसिद्धिं लभते नरः।

स्वकर्मनिस्तः सिद्धिं यथा विन्दति तच्छृणु ॥

سوئے سوئے - کر سنڑی - ابھی ۳ - رتا - سم - سدھم - بھتے - نرا

سُكْرَم - نَرَطِي - رَتَا - سِدْهَم - يَتَقَا - وَدُنْقِي - تَت - شَرُ نَرَطُو

ترجمہ۔ اپنے اپنے کرم (فرائض) میں لگا ہوا آدمی پر ہم سدھی یعنی نجات کو پاتا ہے۔

صاحبان! ان شلوکوں میں بہگوان نے صاف کہہ دیا ہے کہ اپنے لیے
افرائین کو پورا کرنے سے ہی انسان مکتی پاتے ہیں۔

چنانچہ لوگ مانیہ تلک جی اس مسئلہ کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ کہ
 کہوں میں کوئی اویج بیج نہیں۔ اویج بیج تو صرف بھاؤں میں ہے یعنی ساتو
 بھاؤ سے کرم کرنے والے خواہ وہ برہمن ہوں یا کھتری۔ دلش ہوں یا مشور
 سب پر ہم سبھی یا نجات کے حق دار ہیں۔

مہانتا گاندھی جی بھی فرماتے ہیں کہ سوسائٹی میں ایک آدمی کی ڈیوٹی جھاڑ
 ایسے کی ہے۔ اور دوسرے کی حساب رکھنے کی۔ حساب رکھنے والا ہر چند برتر سمجھا
 جائے۔ لیکن جھاڑ دینے والا اگر اپنا کام چھوڑ دے تو حساب رکھنے والے کے
 لئے اپنا کام کرنا مشکل ہو جائے۔ اور سوسائٹی کو نقصان پہنچے۔ ایسٹور کے دربار

۲۔ گرم پانی ۳۔ لٹکا ہوا ۴۔ آدمی ۵۔ پاتا جے ۶۔ سو ۷۔ سن

میں دونوں کی سیوا کا سول اُن کی نیتوں کے مطابق کیا جائے گا۔ اگر دول
اپنا اپنا فرض نش کام بہاؤ سے انجام دے کر اسے پرماتما کی نذر کر دیں۔ تو دو
ہی یکساں طور پر نجات کے مستحق ہوں گے۔

اس سے آگے بھگوان، ارجن سے کہتے ہیں۔ اے ارجن! تو میرا کہنا
کر جنگ میں لگ جا۔ اور اپنا کشتہ زنی دھرم پورا کر۔ اگر تو ایسا نہیں کرے گا
تو پاپی بنے گا۔
بھگوان پھر کہتے ہیں۔

अथ चेत्त्वमहंकारान्न भ्रौष्यसि विनश्यसि ।

اے۔ چیت۔ تو۔ اہنکار۔ نہ۔ شرویشینی۔ و۔ شکشٹی۔
ترجمہ۔ اے ارجن! اگر تو اہنکار (انانیت) کے قابو میں ہو کر میرا کہنا نہیں
مانے گا۔ تو تباہ ہو جا دے گا۔

آگے چل کر بھگوان، ارجن سے سوال کرتے ہیں۔

किञ्चिदेतच्छ्रुतं पार्थ त्वयैकाग्रेण चेतसा ।

किञ्चिदज्ञानसंमोहः मनषुस्ते धनंजय ॥

کچھ۔ ایت۔ شرم۔ پار۔ توئی۔ ایکاگرین۔ چیت۔
کچھ۔ اگیان۔ شمنوا۔ پرشس۔ تے۔ دھن۔ بے

ترجمہ۔ اے ارجن! کیا تو نے میرا پیش پوری توجہ سے سنا؟ کیا تیرا
جو گیان سے پیدا ہوا تھا۔ جاتا رہا ہے۔ یا ابھی باقی ہے۔

اس پر ارجن جی بولے۔ اے بھگوان!

۱۔ اگر ۲۔ تو ۳۔ اہنکار سے ۴۔ سنیگا ۵۔ ناش ہو جائے گا ۶۔ کیا ۷۔ یہ ۸۔ ایک اہنکار سے
۱۰۔ مودہ ۱۱۔ نشٹ ہو گیا۔

नष्टो मोहः स्मृतिर्बन्धा त्वत्प्रसादा-मयाच्युत ।
स्थितोऽस्मि गतसंदेहः करिष्ये वचनं तद्य ॥

نشو۔ مویا۔ سمرتی۔ بدھا۔ توٹ۔ پرسادات۔ میا۔ اُچیت
ستھتو۔ اسی۔ گت۔ گندھیا۔ کرشے۔ دھینم۔ تو
ترجمہ۔ آپ کی مہربانی سے میرا وہ بالکل مٹ گیا ہے۔ اب میں سمجھ گیا ہوں۔
میرا شک دور ہو گیا ہے۔ میں اب آپ کا حکم بجا لاؤں گا
یہ کہہ کر ارجن نے زمین پر پھینکا ہوا دھنش (کمان) پھر سے اٹھا لیا۔ اور پوری
سرگرمی سے لڑائی میں مشغول ہو گیا اور فتح پائی۔
شرمید بھگوت گیتا کا آخری شلوک ہے۔

यत्र योगेश्वरः कृष्णो यत्र पार्थो धनुर्धरः ।
तत्र श्रीर्विजयो भूतिर्धुवा नीतिर्मतिर्मम ॥

یتر۔ یوگیشور۔ کرشنو۔ پارتھر۔ دھنش۔ دھرا
تر۔ شرثی۔ دے۔ بھوتی۔ دھروا۔ ریتی۔ متی۔ مم
ترجمہ۔ سنے راجہ دھرت راسشر سے کہتا ہے۔ اے ارجن! اور کیا کہوں؟
جس طرف یوگیشور شرثی بھگوان کرشن ہیں۔ اور دھنش دھاری ارجن ہے۔ اُس
طرف فتح ہی فتح ہے۔ اقبال ہی اقبال ہے۔ یہ امر مسلمہ ہے۔

صحابان! اس شلوک کے مفہوم کو بخوبی واضح کرتے ہوئے لوکمانیہ
تک جی ہماراج اپنی کتاب ”گیتا رہسیہ“ میں لکھتے ہیں کہ فتح وہاں ہوگی
جہاں یکتی اور شکتی یعنی حکمت عملی اور طاقت دونوں جمع ہوں گی۔ صرف حکمت عملی

ایدااشت ۲۔ مہربانی سے ۳۔ تمام ۴۔ شک ۵۔ جہاں ۶۔ نیز کمان سے مسلح ۷۔ وہاں
دشمن تھا ۸۔ جلال ۹۔ پختہ ۱۰۔ مسئلہ بات

یا صرف طاقت کامیاب نہیں ہو سکتی۔ حکمت عملی کے بغیر طاقت اندھی ہے اور
طاقت کے بغیر حکمت عملی بے کار ہے۔

ادم تت ست

بھگوت گیتا کے اُپدیش

سَم بُدھی (عقل قائم) - اَنِیہ بھگتی (کیس عبادت) - کرم کو شلم (کام کر نیکی قیت دہر شاری)

سنجوا شرمید بھگوت گیتا کا خلاصہ ادھیائے وار میں نے آپ کے سامنے رکھ
ایا ہے۔ اب میں بھگوت گیتا کے چیدہ چیدہ اُپدیشوں کو بیان کرتا ہوں۔

مہاتما گاندھی جی اپنی کتاب ”اناسکتی یوگ“ میں لکھتے ہیں کہ بھگوت گیتا
کے تین اُتم (اعلیٰ) اُپدیش ہیں۔ سَم بُدھی (عقل قائم) - اَنِیہ (अनन्य)
بھگتی (کیس عبادت) اور کرم کو شلم (कौशलम्) (کام کرنے کی لیاقت
دہر شاری) -

ان تینوں اُپدیشوں کو باری باری سے بیان کیا جاتا ہے۔

اوم

سم بدھی

یعنی عقل قائم

Equilibrium of intellect.

مہکوت گیتا کے چپے چپے پر۔ واک واک میں۔ سم بدھی۔ سم بدھی۔ سم بدھی۔
سم بھاد اور سمتا یعنی یکسانیت کی مہاں (عظمت) گائی گئی ہے۔
دوسرے ادھیائے کے پندرھویں شلوک میں بیگوان فرماتے ہیں۔

समदुःखसुखं धीरं सोऽमृतत्वाय कल्पते।

سم۔ دکھ۔ سکھ۔ دیہرم۔ سو۔ امرت۔ تڑائے۔ کھٹے۔
ترجمہ۔ اے ارجن! بدھیمن (عقل مند) دیہی ہے۔ جو سکھ اور دکھ میں
ایک جیسا رہے۔ اور ایسا شخص ہی مکتی کا مستحق ہوتا ہے۔

پھر فرماتے ہیں۔

सुखदुःखे समे कृत्वा लाभालाभौ जयाजयौ।

तौ युद्धाय युज्यस्व नैवं पापमवाप्स्यसि॥

سکھ۔ دکھ۔ سے۔ کر۔ توا۔ لا۔ بہ۔ لا۔ اخیو۔ جے۔ ا۔ جے۔ یو۔
تو۔ بدھی جائے۔ یجیو۔ یو۔ م۔ پا۔ پم۔ ادا۔ پ۔ سی۔

۱۔ یکساں ۲۔ عقلمند ۳۔ وہ ۴۔ مکتی ۵۔ حقدار ۶۔ برابر کر کے ۷۔ نقصان ۸۔ ہار۔
میں جڑھا ۱۰۔ پا۔ پ نہیں لگے گا۔

ترجمہ۔ اے ارجن! سکھ اور دکھ۔ مار اور جیت۔ نفع اور نقصان کو برابر
مان کر تو جنگ میں لگ جا۔ ایسا کرنے سے تجھے پاپ نہیں لگے گا۔
سخت پر گئی یعنی قائم العقل انسان کے اوصاف بتاتے ہوئے بھگوان
فرماتے ہیں۔

दुःखेष्वनुद्विग्नमनाः सुखेषु विगतस्पृहः ।

वीतरागभक्तोऽथः स्थितधीर्मुनिरुच्यते ॥

دُکھ۔ ایشو۔ الو۔ دُوگن۔ منا۔ سکھ۔ ایشو۔ روگت۔ سپہ بہا
ویت۔ راگ۔ بھ۔ کر دوا۔ سخت۔ دھی۔ منی۔ اُچھیتا ۵۶

ترجمہ۔ اے ارجن! جو آدمی دُکھ سے دُکھی نہ ہو اور سکھ کی خواہش نہ کرے اور
راگ (دُلفت دُنیا) خوف اور غصہ سے خالی ہو۔ ایسا ستر بدھی والا (قائم العقل)
انسان منی (دعارف) کہلاتا ہے۔

اسی بات کی پھر وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

यः सर्वज्ञानभिस्नेहस्तत्तत्प्राप्य शुभाशुभम् ।

नाभिनन्दति न द्वेष्टि तस्य प्रज्ञा प्रतिष्ठिता ॥

یا۔ سرو۔ تر۔ ان۔ ابھی۔ سیخ۔ اس۔ ت۔ ت۔ پراپیہ۔ شجہ۔ انجھ
نہ۔ ابھی۔ رندتی۔ نہ۔ دولیشی۔ تسیہ۔ پر گئی۔ پر تشھتا ۵۷

ترجمہ۔ اے ارجن! جو انسان شجہ اور اشجہ۔ اچھی اور بُری۔ پسندیدہ اور
ناپسندیدہ چیزوں کے ملنے پر نہ تو خوش ہوتا ہے اور نہ افسوس کرتا ہے۔ وہ ستر
بُدھی والا ہے۔

۱۔ دُکھ میں ۲۔ دُویاگل ۳۔ خواہش ۴۔ عبور ۵۔ بھڑی ہوئی ۶۔ بغیر پریم کے ۷۔ خوش ہونا ۸۔ بھلا نا
۹۔ عقل ۱۰۔ بھڑی ہوئی

فیضی صاحب کا شعر ہے

زندادی نہ شاداں - نہ از غم غمی ہُمان است در پیش من آدمی
مطلب - جو خوشی میں خوش نہ ہو اور غم سے ڈکھی نہ ہو - میرے نزدیک آدمی
انسان ہے -

مرزا غالب کہتے ہیں

شادی سے گذر کہ غم نہ ہوے اُردی جو نہ ہو تو دے نہیں ہے
مطلب - اگر تو بہار میں خوش نہ ہو تو خزاں سے تجھے غم نہیں ہوگا۔
گوروارجن دیو جی سکھ منی صاحب میں فرماتے ہیں -

تیا ہرکھ - تیا اُس سوگ سدا آئندہ تاں نہیں دیوگ
تیا سوڑن - تیا اُس مائی تیا امرت - تیا کھائی
تیا مان - تیا اپسان تیا رنگ - تیا راجان
جو در تائے سائی جگت نانک اوپرکھ - کیے جیون مکت

مطلب - جس شخص کو سکھ اُلو دھکھ - خوشی اور غمی - سونا اور مٹی - امرت اور
زہر - مان اور اپمان - راج اور فقیر برابر ہوں - وہ شخص جیون مکت ہے -
یعنی اُس نے زندگی میں ہی نجات کو پا لیا ہے -

گوردگرنہ صاحب میں آیا ہے

راج دیوے تاں کی دڑیائی بھیک منگائے تاں کی گھٹ جانی

مطلب - گیبانی (عارف) کی نظر میں راج اور فقیری برابر ہیں - اگر اُسے راج مل
جائے تو وہ مغرور نہیں ہوتا - اور اگر فقیری ملے تو اس میں ذلت محسوس نہیں کرتا

۱- بہار ۲- خزاں ۳- خوشی ۴- غم ۵- سونا ۶- مٹی ۷- زہر ۸- فقیر ۹- بھیک ۱۰- آدمی
۱۱- غم

اس کے لئے ہر دو حالتوں میں تسکینِ قلب یعنی آئندہ ہے۔

اسی مضمون کو حکیم عمر خیام اپنے انداز میں اس طرح بیان کرتے ہیں :-
 من باتو تلکوم کہ چیاں دارمرا ز آں سال کہ دلت خواست بخاں امارا
 مطلب :- اے خدا! میں تجھ سے نہیں کہتا کہ مجھے اس طرح رکھ یا اُس طرح رکھ۔
 میں حالت میں تیرا دل چاہے ۔ مجھے اُسی طرح رکھ ۔ میں ہر حالت میں راضی ہوں ۔
 ایک اردو شاعر نے خیام کے شعر کا ذیل کے الفاظ میں ترجمہ کیا ہے :-
 میں تجھ سے نہیں کہتا ہوں ۔ یوں رکھ ۔ دُور رکھ
 جو تیری خوشی یار ۔ ہوں راضی برضا
 اُردو کے مشہور شاعر فیض آبادی کا اسی انداز کا شعر ہے :-
 راضی ہیں ہم اُسی میں جس میں تیری رضا ہے
 یاں یوں بھی واہ واہ ہے اُردوؤں بھی واہ واہ ہے
 ریش کام کرم (بے عزمانہ عمل) کا اپدیش کرتے ہوئے بھگوان فرماتے
 ہیں :-

“ समत्वं योग उच्यते ”

(سمتوم ۔ یوگ ۔ اُچھیتے)

ترجمہ :- اے ارجن! ستم بھاد یعنی ہر حالت میں من کی کیفیت ایک رہے ۔
 ”خارجی واقعات یا دنیاوی سکھ دکھ سے متاثر نہ ہو ۔
 اس یکسانیت کا نام یوگ ہے ۔
 بھگوت گیتا کے پانچویں ادھیائے میں آتا ہے ۔

اسم بھاد ۲۔ کہتے ہیں

विद्याविनयसंपन्ने ब्राह्मणे गवि हस्तिनि ।

गुनि चैव श्वपाके च पण्डिताः समदर्शिनः ॥

ودیا۔ ونے۔ سچے۔ براہمنے۔ گوی۔ ہستی

شٹی۔ چو۔ شترپاکے۔ چ۔ پنڈتا۔ سم۔ درشتا ۱۸

ترجمہ۔ پنڈت یا دودان وہی ہے۔ جو برہمن۔ گائے۔ ماعنی۔ کے پنڈت

ان سب میں سم بھاد رکھتا ہے۔ یعنی انہیں ایک نظر سے دیکھتا ہے۔

اگلے شلوک میں کہتے ہیں۔

इहैव तैर्जितः सर्गो येषां साम्ये स्थितं मनः ।

निर्दोषं हि समं ब्रह्म तस्माद् ब्रह्मणि ते स्थिताः ॥

راہ۔ ایو۔ تیرچتا۔ شرگو۔ بیشام۔ سامے۔ ستم۔ ما

بزدوشم۔ ہی۔ سم۔ برہم۔ استمات۔ برہمنڑی۔ تے۔ استھتا ۱۹

ترجمہ۔ اے ارجن! جس آدمی کا من سم بھاد (یکسانیت) میں ٹھہر گیا ہے

اُس نے اس دھڑکی میں ہی اس دنیا کو جیت لیا ہے۔ کیونکہ پر ماتا بھی سم بھاد

والے ہیں۔ اس لئے سم بھاد والا آدمی ہی پر ماتا کو پاتا ہے۔

پھر فرماتے ہیں۔

न प्रहृष्येत् प्रियं प्राप्य नोद्विजेत्प्राप्य चाप्रियम्

विशुद्धिरसंमूढो ब्रह्मविद् ब्रह्मणि स्थितः ॥

نہ۔ ہر ہر شیت۔ پریم۔ پر اپیم۔ نہ۔ اودو جیت۔ پر اپیم۔ چا۔ پریم ۲۰

سٹھ۔ بدھی۔ استھو۔ برہم۔ وت۔ برہمنڑی۔ استھتا

۱۔ علیہ ۲۔ غیر اپنا ہر گنا ۳۔ چٹال ۴۔ اس لوک میں ۵۔ جیت لیا ۶۔ سب کو ۷۔ برہم کا ۸۔ خوش نہیں ہوتا ۹۔ غلین نہیں ہوتا ۱۰۔ برہیمان ۱۱۔ برہم کو جاننے والا ۱۲۔

ترجمہ - جو آدمی اچھی چیز کو پا کر خوش نہیں ہوتا اور بُری چیز سے ڈکھی نہیں ہوتا۔ اُس کی بُدھی (عقل) سستہ (قائم) ہے۔ اُس کا سوہاٹ گیا ہے۔ وہ ایشور کو جانتا ہے۔ اور اُس میں سما جاتا ہے۔

بشری رام چند بچی کو ایک دن یو وراج (دلیہند) بنائے جانے کی خبر جتی ہے اور دوسرے دن چودہ سال کا بن باس مل جاتا ہے۔ مگر دونوں صورتوں میں اُن کے دل کی حالت اور چہرے کی رنگت میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔

چنانچہ رامائن میں آیا ہے ۵

राज सुनाय दीन बनवासू ,

सुन मन भयो न हर्ष हरासू ।

راج سنائے دین بن باسو سن من بھو۔ ناہرش ہراسو

مطلب - راجہ دشرتھ نے راج سنا کر بن باس دیا۔ مگر بشری رام چندر جی کے دل کی حالت دونوں صورتوں میں ایک جیسی رہی۔

گورو گوہند سنگھ جی کے چاروں بیٹے مارے گئے۔ دو میدان جنگ میں شہید ہوئے اور دو صوبہ دار سرہند کے حکم سے زندہ دیوار میں چھپ گئے۔ لیکن گورو جی کے چہرے پر ذرہ بھر بھی ملال نہ آیا۔ جب اُن سے رانی جی نے پوچھا کہ میرے لال کہاں ہیں۔ تو آپ نے فرمایا۔

چارے بیٹے تیرے۔ ہتھیں بندھ سہرے۔ لاڑی موت دے ناں پڑنا آیاں
جیہڑا قرض کرتا رہا۔ دیونا سی۔ بھاگاں دلے! آج چکا آیاں

۱۔ خوشی ۲۔ غم ۳۔ ہاتھ میں ۴۔ باندھ کر ۵۔ دہن ۶۔ شادی کرنا ۷۔ پرمانا ۸۔ ادا کرنا

مطلب ۔ تمہارے چاروں پیڑوں کی موت روپنی دُہن کے ساتھ شادی کر آیا ہوں۔ اے خوش نصیب! پرماننا کا جو قرضہ ہم نے دینا تھا۔ اُسے آج ادا کر آیا ہوں۔

پیارے بھائیو! یہ ہے رسم بھادو کی مثال۔ کہ ایک نہیں۔ دو نہیں۔ تین نہیں بلکہ چاروں بیٹوں کی موت سے بھی گورو جی کے من کی حالت میں کچھ بھی فرق نہ آیا۔

بھگوت گیتا کے چھٹے ادھیائے میں یوگی کے لکھنوں (اوصاف) کا ذکر کرتے ہوئے بھگوان فرماتے ہیں۔

जितात्मनः प्रशान्तस्य परमात्मा समाहितः ।

शीतोष्णसुखदुःखेषु तथा मानापमानयोः ॥

جیت۔ آتما۔ پرشانت۔ اسیہ۔ پرماننا۔ سماہیتا

شیت۔ ادشٹ۔ سکھ۔ دکھ۔ ایشو۔ تھ۔ مان۔ اپمان۔ یو

ترجمہ۔ اے ارجن! جس نے اپنا من جیت لیا ہے۔ جس کا آتما

شانت (سکون پذیر) ہو گیا ہے۔ ایسے آدمی کو سردی۔ گرمی۔

دکھ۔ مان۔ اپمان (مدح و ذم) نہیں ستاتے۔

آگے فرماتے ہیں۔

सुखमित्रार्युदासीनमध्यस्थद्वेष्यबन्धुषु ।

साधुष्वपि च पापेषु समबुद्धिर्विशिष्यते ॥

سُکھ۔ مِتْر۔ اُری۔ اداشین۔ مدھیہ۔ دُلیشو۔ بندھوشو

سادھو۔ ستوپی۔ چ۔ پاپ۔ ایشو۔ سم۔ بدھی۔ ویشیتے

۱۔ خائفی والا ۲۔ مِتْر ہوا ۳۔ سردی ۴۔ گرمی ۵۔ اور ۶۔ دوست ۷۔ دشمن ۸۔ غیر جانب دار

۹۔ مخالفت ۱۰۔ دوست ۱۱۔ ویشیت ہے۔ برتر ہے

ترجمہ جو دوست - دشمن - طرف دار اور غیر طرف دار - واقف اور ناواقف سب کو ایک نظر سے دیکھتا ہے - وہ شریٹھ (بزرگ) ہے -
 سکھ منی صاحب میں گورو ارجن دیو جی رکھتے ہیں -

برہم گیانی - سدا سم درسی برہم گیانی کی درشت امت برہی
 مطلب - برہم گیانی (عارف) ہمیشہ یکساں نظر رکھتا ہے - اس کی نگاہوں سے
 سدا امت (آب حیات) پرستا ہے -

برہم گیانی کے ایکے رنگ برہم گیانی کے بے پرہر سنگ
 مطلب - برہم گیانی کی طبیعت کا ہمیشہ ایک ہی رنگ رہتا ہے اور پرماتا
 دائم اس کے ساتھ رہتا ہے -

برہم گیانی کے متر شتر و سنان برہم گیانی کے ناہیں اھیماں
 مطلب - برہم گیانی دوست اور دشمن کو برابر سمجھتا ہے - اور اسے غور و بالکل
 نہیں ہوتا -

ایش آپ نشد کا منتر ہے -

यस्तु सर्वाणि भूतानि आत्मन्येवानुपश्यति
 सर्वभूतेषु चात्मानं ततो न विजुगुप्सते ॥
 یستو سِروانی - بھوتانی - آتمنی - ایو - انوپشیشیتی

سرو بھوتیشو - چا - آتما نم - تتو - نہ - وجگ - اُپستے
 ترجمہ - جو آدمی سب میں پرماتا کو دیکھتا ہے اور پرماتا میں سب کو دیکھتا ہے -
 اس کی بے غمی نفرت نہیں کرتا -

۱- اناظر - ۲- دشمن - ۳- جب ۵- سب ۶- جانداروں میں پرماتا ۷- دیکھتا ہے ۸- جانداروں میں پرماتا کو دیکھتا ہے ۹- جانداروں میں پرماتا کو دیکھتا ہے ۱۰- پرماتا کو دیکھتا ہے

ایک اور سنتر ہے۔

यत्स्मिन् सर्वोऽपि भूतानि आत्मैवाभूद विजानतः ।

तत्र को मोहः कः शोकः एकत्वमनुपश्यतः ॥

یسمین - سردانی - بھوتانی - آتم - ایو - آجھوت - دجانتا

تنتر - کو - مو - کا - شوکا - ایکتوم - انویشیتا -

ترجمہ - جو سب انسانوں میں ایک پرمانہ کو دیکھتا ہے - اس کو سوہ اور شوک (درجہ) بالکل نہیں ہوتا۔

شیخ سعدی صاحب فرماتے ہیں

بنی آدم اعضائے یک دیگراںد کہ در آفرینش ز یک جوہراںد

مطلب - تمام انسان ایک دوسرے کے اعضاء ہیں۔ ان سب کی پیدائش ایک جوہر (تو) سے ہوئی ہے۔

چوں عضوے ہر دہر دوزگار - دگر عضو ہارامندان قرار

مطلب - جب ایک عضو میں درد ہوتا ہے۔ تو دوسرے اعضاء بھی بے قرار رہتے ہیں۔

تو کز محنت دیگران بے غمی - نہ شاید کہ نامت ہند آدوی

مطلب - اے انسان! تو کہ دوسروں کی مصیبت سے بے غم ہے۔ تیری دردش کو دیکھتے ہوئے تجھے آدمی کہنا مناسب نہیں۔

مصلو ان پھر فرماتے ہیں۔

(شلوک اگلے صفحہ پر ملاحظہ ہو)

۱۔ ۲۔ جانتا ہے ۳۔ ایک پرمانہ میں ۴۔ دیکھتا ہے ۵۔ پیدائشیں

आत्मौपम्येन सर्वत्र समं पश्यति योऽर्जुन ।

सुखं वा यदि वा दुःखं स योगी परमो मतः ॥

آتم - آپہن - سروتر - سم - پشیتی - یو - ارجن

سکھ - وا - یدی - وا - دکھم - سا - یوگی - پر - مو - منا ^۴/_{۱۲}

ترجمہ - اے ارجن ! جو یوگی ساری مخلوق کو ایک نظر سے دیکھتا ہے ۔
لارب کو اپنے سماں جانتا ہے ۔ اور اپنے دہیگانے کے سکھ و دکھ کو برابر
سمجھتا ہے ۔ ایسا یوگی سب سے بڑا مانا گیا ہے ۔

بارھویں ادھیائے میں اپنے بھگتوں کی خوبیوں کا ذکر کرتے ہوئے
بلکوان فرماتے ہیں ۔

समः शत्रौ च मित्रे च तथा मानापमानयोः ।

शीतोष्णसुखदुःखेषु समः सङ्गविवर्जितः ॥

سما - شتر - و - چ - متری - چ - تنقا - مان - اپمان - یو ^{۱۲}/_{۱۸}

شیت - اشن - سکھ - دکھ - ایشو - سما - سنگ - و - ورتا ^{۱۲}/_{۱۸}
ترجمہ - دوست - دشمن - مان اپمان (مدح و ذم) - سردی گرمی - سکھ و دکھ
ان سب میں جو آدمی یکساں ہے - جس نے آسکتی (لگاؤ) چھوڑ دی ہے

तुल्यनिन्दास्तुतिमौनी संतुष्टो येन केनचित् ।

अनिकेतः स्थिरमतिर्भक्तिमान्मे प्रियो नरः ॥

تلیہ - نندا - ستی - موئی - ستشو - مین - کین - چیت

انی - کیتا - ستر متی - بھکتی مان - مے - پر یو - نرا ^{۱۲}/_{۱۹}

۲ - طرح ۳ - شعل ۷ - چھوڑ کر ۵ - جو کچھ بھی ہو جائے ۶ - کسی جگہ سے پیہ نہیں ۷ - مجھے ۸ - پیارا

ترجمہ - جو زندیا (زدمست) اور استی (تعریف) کو برابر جانتا ہے۔ کوشش کرنا
پر جو کچھ بھی مل جاوے۔ اُس پر سنوشتی (قانع) ہے۔ جو کسی استخوان (جگہ)
سودہ (الغت) نہیں رکھتا۔ جو سترچیت والا ہے یعنی سکون دل رکھتا ہے۔
اے ارجن! ایسا جگت مجھے پیارا ہے۔

اسی طرح چودھویں ادھیائے میں بھی گن آیت (گنوں سے پار انان
کا ذکر کرتے ہوئے جگوان ستم بھاد (دیکھنا بیت) کی جہاں گاتے ہیں۔

समदुःखसुखः स्वस्थः समलोकाश्मकाचनः।

तुल्यप्रियाप्रियो धीरस्तुल्यनिन्दात्मसंस्तुतिः॥

سم - دکھ - سکھا - سوتھا - سم - لوشٹ - اشم - کاچنی

تلیہ - پریا - اپریو - دھیوا - تلیہ - نندا - آتم - سنستی

ترجمہ - اے ارجن! جو گیانی سکھ اور دکھ کو برابر سمجھتا ہے اپنی ذات میں
ہی مست رہتا ہے۔ جسے مٹی کا ڈھیلہ پتھر اور سونا سمان نظر آتے ہیں جو
اور بُری چیز کے ملنے پر یکساں حالت میں رہتا ہے۔ جو اپنی تعریف اور شکایت
کو برابر جانتا ہے۔

मानापानयोस्तुल्यस्तुल्यो मित्रारिपक्षयोः।

सर्वारम्भपरित्यागी गुरातीतः स उच्यते॥

مان - اپان - یو - تلیہ - تلیہ - مٹر - اری - پکھشیہ

سود - آرمبھ - پری - تیگی - گن - آیت - سا - اچیت

ترجمہ - جسے مان اور اپان سمان اور دوست اور دشمن کو ایک نظر

۱- ایسے میں پتھر اور ۲- مٹی ۳- پتھر ۴- سونا ۵- اپنی ۶- تعریف ۷- دشمن ۸- طرف ۹- گنوں سے
۱۰- جگوان

دیکھتا ہے۔ جس نے اعمال کے پھل کی خواہش کو بالکل چھوڑ دیا ہے۔ ایسا آدمی گنی آہیت کہلاتا ہے۔ یعنی اُس نے تینوں گنوں کو عبور کر لیا ہے۔

گوریتخ بہادر جی کا شبد ہے ॥

است بند یا نہیں جیہ۔ کچن لوہ سمان۔ کہو نانک سُن لے منائکت ناہیں تے جان مطلب۔ جو اپنی تعریف اور شکایت کو برابر جانتا ہے بے سونا اور سٹی بیکان نظر آتے ہیں۔ ایسا آدمی ہی مکت ہے یعنی نجات پا چکا ہے۔

دکھ سکھ چھ پرستے ناہیں۔ لوبھ موہ ابھیان۔ کہو نانک سُن لے منار سو مورت بھگوان مطلب۔ جو آدمی دکھ اور سکھ سے متاثر نہیں ہوتا۔ جسے لاپرواہی موہ اور غور نہیں ہے۔ ایسا شخص بھگوان کی مورت ہے۔

شرید بھگوت گیتا کے اٹھارہویں ادھیائے میں بھگوان پھر فرماتے ہیں:۔

ब्रह्मभूतः प्रसन्नात्मा न शोचति न काङ्क्षति ।

समः सर्वेषु भूतेषु मदमक्तिं लभते परम् ॥

برہم۔ بھوت۔ پرسن۔ آتما۔ نہ۔ شوچیتی۔ نہ۔ کانکشتی
سما۔ سردیشو۔ بھوت۔ اشیو۔ مد۔ بھکتی۔ لبتے۔ پرام

ترجمہ۔ اے ارجن! سب انسانوں میں سم بھاد ہو پُرش یعنی سب انسانوں کو برابر سمجھنے والا میری پریم بھکتی کو پراپت کرتا ہے۔ وہ نہ تو غم کرتا ہے۔ نہ کوئی خواہش رکھتا ہے۔ پرسن چیت (مطہن) ہو کر وہ ایک ہی بھاد (جذبہ) سے برہم میں ٹھہرا ہوا ہے۔ ایسا آدمی میرے اصلی روپ (ماہیت) کو پا جاتا ہے۔

۱۔ بھوت۔ ۲۔ برہم ہو کر۔ ۳۔ رنج۔ ۴۔ خواہش۔ ۵۔ برابر۔ ۶۔ صفت۔ ۷۔ جانتا ہے۔ ۸۔ میری۔ ۹۔ اٹھائی

سم بدھی (عقل قائم) کے بغیر پریم گنتی (نجات) کی پرلپتی ناممکن ہے۔
کھٹ آپ نشد میں پریم گنتی کی یوں تعریف کی گئی ہے۔

यदा पञ्चावतिष्ठन्ते ज्ञानानि मनसा सह ।

बुद्धिश्च न विचेष्टते तामाहुः परमां गतिम् ॥

یہا پنج۔ او تشیٹتے۔ گمانانی۔ منسا۔ سہ

۱۲۲

بدھی۔ نہ۔ وحشیٹتے۔ تام۔ آہو۔ پرماں۔ گتم

ترجمہ۔ جب پانچوں گمان اندریاں (حواسِ خمسہ) من کے ساتھ آتما میں
حالی ہیں۔ یعنی آتما میں محو ہو جاتی ہیں۔ اور جب بدھی سم یعنی غیر متحرک ہو جاتی ہے
تو اس دستھا یا کیفیت کا نام پریم گنتی ہے۔

صاحبان! آپ دیکھا کرتے ہیں کہ جب تک مذی کے پانی میں پھل
ہے۔ کنارے پر کھڑے ہوئے درخت کا سایہ اُس کے اندر نظر نہیں آتا
طرح بدھی (عقل) جب تک سم قائم، نہیں ہوتی۔ اُس میں پریم کا مکس
دکھائی نہیں دیتا۔

اسی بات کو کھٹ آپ نشد میں ایک نہایت موزوں اور نفیس استعارہ
کی صورت میں بیان کیا گیا ہے۔

आत्मानं रथिनं विद्धि शरीरं रथमेव तु ।

बुद्धिं तु सारथिं विद्धि मनः प्रग्रहमेव च ॥

इन्द्रियाणि हयानाहुर्विषयांस्तेषु गोचरान् ।

आत्मेन्द्रियमनोयुक्तं भोक्तेत्याहुर्मनीषिणाः ॥

۱۔ جب ۲۔ غیر متحرک ۳۔ گمان اندریاں ۴۔ ساتھ ۵۔ حرکت کرنا ۶۔ اس کو ۷۔ کہتا ہے
۸۔ انتہائی منزل پریم گنتی

آتما - رتھم - دودھی - شریم - رتھم - ایو - تو
 مہسم - تو - سارہتم - دودھی - منا - پرگہتم - ایو - چہ
 اندریانی - ہیان - آہو - وشیان - تیشو - گوچران
 آتم - اندریہ - منو - میکتم - بھوکت - اتی - آہو - ایشا

ترجمہ۔ آتما (روح)، رتھ کا مالک ہے۔ جسم رکھتا ہے۔ مہسم (عقل)، کوچران
 ہے۔ من (نفس امارہ)، لگام ہے۔ اندریاں (دھواس)، گھوڑے ہیں۔ وشے
 (لذات)، رستے ہیں۔ آتما، اندریوں اور من سے مل کر ان دشیوں کو بھوکتا ہے
 لہذا اگر رتھ دان لینے مہسم خبردار اور آتما کی فرماں بردار ہے۔ تو لگام لینے من
 اور گھوڑے یعنی اندریاں قابو میں رہیں گی۔ جس سے وشے یعنی رستے بے خطر
 ہو جائیں گے۔ رتھ لینے جسم خیریت سے رہے گا۔ زندگی کا منزل آرام سے طے
 ہوگی۔ انجام کار آتما سکھ پائے گا۔

برعکس اس کے اگر رتھ دان لینے مہسم غافل و چنچل مزاج اور
 نافرماں بردار ہے۔ تو من اور اندریاں قبضے میں نہ رہیں گی۔ جس کا
 لازمی طور پر نتیجہ یہ ہوگا کہ رستے پر خطر ہو جائیں گے۔ رتھ یعنی جسم کو
 تکلیف پہنچے گی اور آتما دکھ پائے گا۔

اسی لئے بھگوت گیتا میں سم مہسم (عقل قائم)، کا نہایت
 زوردار الفاظ میں اور بار بار ذکر کرتے ہوئے بتایا گیا ہے۔ کہ
 اس کے بغیر آدمی نہ تو کرم یوگی بن سکتا ہے۔ نہ بھگت ہو
 سکتا ہے۔ اور نہ گن آتیت ہو سکتا ہے۔ خلاصہ یہ کہ اس کے بغیر

۱۔ آتما - روح ۲۔ رتھ کا مالک ۳۔ جان ۴۔ لکام ۵۔ گھوڑے ۶۔ کہتے ہیں۔ ۷۔ اُن کے
 ۸۔ راستے ۹۔ کر ۱۰۔ بھوکتا ہے ۱۱۔ من کو دوش کرنے والے

ممکنی (نجات) نامکن ہے۔

ادم تت ست

اوم

شہری پر مانتے نہ

انتہی بھگتی

(अनन्य भक्ति)

یکسو عبادت

(Single minded devotion to God)

سم بُدھی کے بعد بھگت گیتا کا دوسرا کھنڈ (اعلا) اُپدیش انتہی بھگتی ہے۔ یعنی ایسی بھگتی جس میں دُور کی بُو بھی نہ ہو۔ جس میں اور تو کا جگڑا ہی مرٹ جاوے۔ جس میں من و شیوں سے ہٹ کر پر مانتا میں لین یعنی محو ہو جائے۔ تو میں ادھیائے میں بھگوان فرماتے ہیں۔

समोऽहं सर्वभूतेषु न मे द्वेष्योऽस्ति न प्रियः॥

ये भजन्ति तु मां भक्त्या मयि ते तेषु चाप्यहम्॥

سمو۔ اہم۔ سرو۔ بھوتیشو۔ نہ ہے۔ دولیشو۔ اتی۔ نہ پریا
یہ۔ بھجنتی۔ تو۔ مام۔ بھکتیا۔ مئی۔ تے۔ تیشو۔ چہ۔ اپی۔ اہم ۹/۲۹

۱۔ بھگوان ۲۔ میں ۳۔ سب ۴۔ جانداروں میں ۵۔ میرا ۶۔ دشمن ۷۔ بھجنتی کرتے ہیں ۸۔ دل سے
۹۔ تمہیں ۱۰۔ وہ ۱۱۔ اُن میں ۱۲۔ میں

ترجمہ - اے ارجن! میں سب پرانیوں (جانداروں) میں ستم بھاد سے رہتا ہوں۔ نہ کوئی میرا دوست ہے اور نہ میں کسی کا دشمن ہوں۔ مگر جو دل سے میری بھگتی کرتے ہیں۔ وہ میرے ہیں۔ اور میں ان کا ہوں۔

بھگت کبیر جی کا داکہ ہے۔

کبیرا من زل بھیا جوں گنگا کا تیر پیچھے پیچھے ہر ہی پھر میں کہت کبیر
یعنی بھگتی سے میرا من گنگا کے پانی کی طرح صاف ہو گیا ہے۔ اب پرانا تمیر پیچھے پیچھے کبیر کی رٹ لگاٹے پھرتے ہیں۔

بھگت اگر بھگوان کی جستجو میں ہے۔ تو بھگوان بھی بھگت کی تلاش میں پھرتا ہے۔

اسی خیال کو سر محمد اقبال نے اس طرح بیان کیا ہے
ما از خدائے گم شدہ ایم او نجب جست چوں ما نیازمند و گرفتار آرزوست
مطلب - میں خدا سے گم ہو گیا ہوں۔ اور وہ میری تلاش میں ہے۔ میری طرح وہ بھی نیازمند اور خواہش میں گرفتار ہے۔
مولانا روم بھی ایک جگہ کہتے ہیں۔

تشنہ مے نالد کہ کو آب گوار آب ہم نالد کہ کو آں آب خوار
مطلب - پیاسا رونا ہے۔ اور چلاتا ہے۔ کہ بیٹھا پانی کہاں ہے۔ پانی بھی چلاتا ہے۔ کہ پینے والا کہاں ہے۔

یعنی اگر بھگت، بھگوان سے ملنے کے لئے بے قرار ہے۔ تو بھگوان بھی اپنے بھگت کے لئے بے چین ہے۔ ان کی حالت ایسی ہی ہے۔ جیسی ماں اور بچہ کی

بچہ، اپنی ماں سے بچھڑ جاتا ہے۔ تو ماں، بچہ کے لئے اور بچہ، ماں کے لئے بیٹیاب
ہوتا ہے۔ اسی طرح ہجرت اور بھگوان ایک دوسرے کی محبت میں مضطرب رہتے

پر بھوکے دیوانے سرمد فرماتے ہیں

سرمد اگرش و فاست خودے آید و آملش رواست خودے آید
طلب - اے سرمد! اگر وہ یعنی پرانا و فادار ہے اور تجھے ملنا مناسب سمجھتا
ہے تو خود تیرے پاس آئے گا۔

پھر کہتے ہیں

بیہودہ چرادر پئے ادے گردی بنشیں! اگر اودااست خودے آید
طلب - تو کیوں اس کی تلاش میں بے ہودہ پھر رہا ہے۔ ایک جگہ پر بیٹھا رہ۔
ارادہ تیرا مالک ہے۔ تو خود منہ کو ڈھونڈ کر تجھے ملیگا۔
اگے چل کر بھگوان کرشن، ارجن سے کہتے ہیں۔

अपि चेत्सुवुराचारो भजते मामनन्यभाक् ।
साधुरेव स मन्तव्यः सम्यग्व्यवसितो हि स ॥

اپنی چیت۔ در اچارو۔ بھجئے۔ مام۔ انینہ۔ بھاگ
سادھو۔ ایو۔ سا۔ منٹویہ۔ سمیک۔ دیو۔ ستو۔ ہی۔ سا۔
ترجمہ - اے ارجن! اگر بڑے سے بڑا در آچاری (پاپی) بھی یک دل ہو کر میری
پوجا کرے تو اس کو سادھو ہی ماننا چاہیے۔ کیونکہ اب اس نے نیک ارادہ
کر لیا ہے کہ بھگوان ہے اور اس کی تلاش کرنی لازمی ہے۔

منہب - ۲۔ اگر ۳۔ کیو عبادت سے ۴۔ مانو ۵۔ اچھا ۶۔ رنجہ ۷۔ اُس نے

اگلے شلوک میں فرماتے ہیں۔

क्षिप्रं भवति धर्मात्मा शश्वच्छान्तिं निगच्छति ।
कौन्तेय प्रति जानीहि न मे भक्तः प्रशङ्क्यति ॥

کھپرم - بھوتی - دھرماتا - ششوت - شانتم - نگچھتی
کونیتے - پرتی - جانی نہیں - نہ - بھکتا - پرزور شیشی

ترجمہ - ایسا شخص جلدی ہی دھرماتا ہو جاتا ہے - اور ہمیشہ رہنے والی شانتی
(تسکین) کو پاتا ہے - اے ارجن! تو یقین کر جان کہ میرے بھگت کا کبھی بھی
ناش نہیں ہوتا۔

پیارے بھائیو! بھگوان جس طرح اپنے بھگتوں کی رکھشا (حفاظت)
کرتے ہیں - یہ کچھ بھی ہوئی بات نہیں ہے - نہ انانی - نہ ناقصائی - چلتا چلا
بھگت پر ہلا د - اور ہمارائی دودھری کی جس طرح رکھشا بھگوان نے کی - ان کا
کو آپ بخوبی جانتے ہیں - مگر یاد رہے کہ دل کی بھگتی ہی بھگوان قبول کرتے
ہیں - صرف زبانی جمع خرچ سے کچھ نہیں بنتا۔

کبیر بھگت جی کا داک ہے

مالا پھیریاں جگ گیا سناہ من کا پھیر - کر کا شکا ڈار سے من کا شکا پھیر
یعنے لاف کے منکے کو پھینک کر دل کے منکے کو پھیر کہ اسی کا نام سچی بھگتی
ہے۔

ایک اور جگہ کہتے ہیں

مالامیری کاٹھ کی دھاگے تے پروئے من میں گھنڈی پاپ کی تیرے ناچے کیا ہوئے

۱ - جلدی ۲ ہو جاتا ہے ۳ - لگا کر رہنے والی ۴ - پاتا ہے ۵ - سچ ۶ - ارجن ۷ - ناش نہیں ہوتا
۸ - لاف ۹ - گناہ

گوروارجن دیوجی سکھ سنی صاحب میں فرماتے ہیں ۛ
 ریت اور کچھ اور کسادات من نہیں پریت کھوں گندھ لادت
 مطلب۔ اے انسان! تو کہتا کچھ اور ہے۔ کرتا ہے کچھ اور زبان سے رام
 رام کہہ رہا ہے۔ لیکن من میں پریت ہے۔

جانن مار پر بھو پرے رین باہر بھیکھ۔ نہ کا ہو بھین
 مطلب۔ مگر پر بھو انتر بای (عالم الغیب) ہیں۔ وہ باہر کے سوداگ سے
 خوش ہونے والے نہیں۔

اور اُپدیسے۔ آپ نہ کرے آوت جاوت۔ جنے مرے
 مطلب۔ تو اُوروں کو اُپدیش کرتا ہے۔ لیکن خود بے عمل ہے۔ اس
 واسطے بار بار پیدا ہوتا اور مرتا ہے۔

جس کے انتر بے زرنکار رتس کی سیکھ ترے سنار
 مطلب۔ جس نے پر ماتا کو اپنے اندر بیچا نا ہے۔ اُس کی ہدایت سے
 ایک جہان سدھر جاتا ہے۔

جو تم بھانے۔ تن پر بھ جاتا نانک اُن کے چرن پرانا
 مطلب۔ جو پر بھو کے پیارے ہیں وہی پر بھو کو جانتے ہیں۔ گوردی
 ہاراج فرماتے ہیں کہ ایسے آدمیوں کے تو پاؤں چھونے کو دل چاہتا ہے
 مراقبال کا ایک شعر ہے ۛ

کبھی سر بسجود ہوا جو میں تو زمین سے آنے لگی صدا
 تیرا دل تو ہے صنم آشنا تجھے کیا ملیگا ناز میں

انتر بای ۲۔ انتر بای ۳۔ بھیس ۴۔ خوش ہونا ۵۔ شکشا۔ ہدایت

مطلب - جب کبھی میں نے نماز پڑھتے ہوئے سجدہ کیا - تو زمین سے آواز آئی کہ تیرے دل میں تو آلفت دُنیا سمائی ہوئی ہے - تجھے نماز سے کیا حاصل ہوگا -

اسی مضمون کو فارسی زبان کا ایک شاعر اس طرح بیان کرتا ہے۔

۵ بہ زمیں چو سجدہ کروم نہ زمین بُدا بر آمد

کہ مرا خراب کردی تو بہ سجدہ رِیائی

مطلب - شاعر کہتا ہے - میں نے جب نماز پڑھتے ہوئے سجدہ کیا تو زمین سے آواز آئی کہ ادمکار اور ظاہر دار بندے! تیرے اس ریا آمیز سجدہ نے جو صدق و خلوص سے بالکل خالی ہے - تجھے بھی ذلیل اور خراب کیا ہے -

مولانا روم کی مثنوی معنوی میں ایک واقعہ درج ہے کہ ایک گڈریا جگہ میں بیٹھ کر خدا سے کہہ رہا تھا کہ

تو کجائی تا شوم من چاکرت چارقت دوزم کنم شانہ سپرت

مطلب - اے خدا! تو کہاں ہے کہ میں متہاری فکری کروں - تیرا جو نام سیٹوں - اور تیرے سر میں لٹکھی کروں -

پھر کہا کہ

تو کجائی تا کہ خدمت ما کنم جامہ ات را دوزم و بخیم زخم

مطلب - اے خدا! تو کہاں ہے کہ تیری خدمت کروں اور تیرے لئے کپڑے سیٹوں -

پھر کہا ہے
جامدات شہیم شہایت کشم شیریش ات آدم اے محشم
مطلب - اے خدا! تو میرے پاس آ۔ میں تیرے کپڑے دھوؤں گا۔ تیری جوئیں
اروں گا۔ اور تجھے دودھ پلاؤں گا۔

پھر کہا ہے
در ترا بیماری آمد بہ پیش من ترا غمخوار با شتم سچویش
مطلب - اگر تو بیمار ہوگا۔ تو میں آپنوں کی طرح تیری بیمار داری کروں گا
پھر کہا ہے
دستک بوسم بلالم پاکیت وقت خواب آید بروم حاجیت
مطلب - تیرے ہاتھ چوموں گا اور تیرے پاؤں کی بالمش کروں گا۔ اور سونے
کے وقت تیری جگہ پر جھاڑ دوں گا۔

پھر کہا ہے
گر بہ بنیم خانہ ات را من دوام روغن و شیرت بیارم صبح و شام
مطلب - اگر میں تیرا گھر دیکھ لوں۔ تو ہمیشہ صبح و شام تیرے لئے گھی
اور دودھ لاؤں۔

پھر کہا ہے
ہم پیروناہلئے روغنیں - خرمنا جفراٹ ہائے نازین
سازم و آرام بہ پشت صبح و شام - از من آردن ز تو خوردن طعام
مطلب - اور لذیذ وہی کے منکے بھی تیرے پاس لاؤں اور صبح و شام پراٹھے

۱۔ جوئیں ۲۔ بالمش کروں گا ۳۔ پاؤں ۴۔ میکا ۵۔ دہی

اور پتھر بنا کر تجھے کھلاؤں۔

گڈریا ایسی بے تکلفانہ باتیں خدا کی شان میں کہہ رہا تھا کہ حضرت موسیٰ کوہ طور کی طرف جاتے ہوئے وہاں سے گڈرے۔ گڈرے کی یہ باتیں سنکر اُس سے پوچھنے لگے کہ تو یہ باتیں کس کو کہہ رہا ہے۔ گڈرے نے جواب دیا کہ خدا کا جس نے کہ مجھے پیدا کیا ہے اور جس نے یہ زمین و آسمان بنائے ہیں۔ یہ سن کر حضرت موسیٰ طیش میں آگئے اور کہنے لگے۔

ہیں چہ ترا اثر است این پہ کفر است وقتار
پنہ اندر دمان خود فشار
گند کفر تو جہاں را گندہ کرد
کفر تو دیبا گئے دیں را زندہ کرد

مطلب۔ او گڈرے اب یہ کیا کفر بک رہا ہے۔ اپنے منہ کو بند کر رہا ہے کفر کی بدبو سے جہاں گندہ ہو رہا ہے۔ تمہارے کفر نے دین کے ریشمی کپڑے کو چیتھڑا بنا دیا ہے۔

پھر کہا۔ اے بیوقوف گڈرے! خدا بھی کہیں بیمار ہوتا ہے۔ کیا اتنی بھی دودھ اور دہی کی ضرورت پڑتی ہے۔ کیا وہ پراگھے اور گھی کھاتا ہے کیا اُس کے سر میں بھی جوئیں پڑتی ہیں؟

گڈریا یہ سنکر سہم گیا اور عرض کی کہ یا حضرت! مجھ سے غلطی ہو گئی ہے آئندہ ایسا کبھی نہ کہوں گا۔

جب حضرت موسیٰ کوہ طور پر پہنچے۔ تو

۱۔ یواس ۲۔ روٹی ۳۔ صاف کر ۴۔ ریشمی کپڑا ۵۔ چیتھڑا

دُئی آد سوئے موسیٰ از خدا بندہ مارا زما کردی جدا
 تُو برائے وصل کروں آدمی یا برائے فضل کروں آدمی
 مطلب ہے۔ آواز آئی۔ اے موسیٰ! تُو نے میرا پیارا بندہ مجھ سے
 جدا کر دیا ہے۔ تُو بچھڑے ہوؤں کو لانے آیا ہے۔ یا ملے ہوؤں کو جدا
 کرنے آیا ہے۔

خدا نے پھر فرمایا ہے

مادروں را بنگیم و قال را مایروں را بنگیم و حال را
 مطلب۔ موسیٰ! ہم ظاہری حالت اور باطنی باتوں پر نظر نہیں رکھتے
 ہم تودل کی کیفیت کو دیکھتے ہیں۔

پھر فرمایا ہے

ناظر قلبیم اگر خاشع بود گر چہ گفت لفظ نا خاضع بود
 مطلب۔ اے موسیٰ۔ ہم تودل کی عاجزی کو دیکھنے والے ہیں۔ اگرچہ لفظ
 نامناسب ہی کیوں نہ ہوں۔

پھر فرمایا ہے

چند ازین الفاظ و اصرار و مجاز سوز خواہم سوز بآں سوز ساز
 مطلب۔ اے موسیٰ! ہم ان ظاہری الفاظ کی پرواہ نہیں کرتے۔ ہم سوز
 بخودنی تڑپ کو چاہتے ہیں۔ تُو سوز پیدا کر۔ تڑپ پیدا کر

پھر فرمایا ہے

آتشی از عشق در جاں بر فروز سر سیر فکر و عبادت را بسوز

۱۔ آتش بانی ۲۔ بھکت ۳۔ بلائے ۴۔ جدا کر سنے ۵۔ نہیں دیکھتے ۶۔ زبانی باتیں ۷۔ دل کی کیفیت
 ۸۔ عاجز ۹۔ نامناسب ۱۰۔ روز ۱۱۔ سوز ۱۲۔ لفظ

مطلب۔ اے مونسے! تو دل میں عشق کی آگ روشن کر اور اپنی عبادت
ہیں سچا درد اور تڑپ پیدا کر۔

پھر فرمایا ہے

موسیا آدابِ دانان دیگراند سوختہ جان و روانان دیگراند
مطلب۔ اے مونسے! عقلندوں اور دانائوں کے اندازِ آوریں۔ اور دل
جلوں اور عاشقوں کے طور طریقے کچھ اور ہیں۔

پھر فرمایا ہے

توز سرستان قلاؤ ذی جو جامہ چاکاں راجہ فرمائی رُفو
مطلب۔ اے مونسے! تومیرے مستوں میں دانشمندی اور علمِ ادب نہ
دھونڈ۔ تو دیوانوں کو یہ کیا ہدایت کر رہا ہے کہ وہ اپنے جامہ کے چاک راز
کریں۔ دیوانے کو اس بات کا ہوش کہ اس کا کپڑا سلامت ہے
یا پھٹا ہوا ہے۔

خلاصہ یہ کہ مست اور دیوانہ آدمی تمیز اور سلیقہ سے بالاتر ہوتا ہے۔

پھر فرمایا ہے

ملت عشق از ہمہ دیں عاجداست۔ عاشقاں را ملت و مذہب خداست
مطلب۔ مذہبِ عشق اور تمام مذاہب سے بڑا ہے عشقوں کا مذہب فقط خدا
یعنی وہ ظاہری آداب و رسوم سے آزاد ہیں۔ اور ہر وقت خدا کی محبت میں موزن
اور مدہوش رہتے ہیں۔ اس کے سوا اور انہیں کچھ خبر نہیں ہوتی۔
آخر مونسے کو حکم ہوا کہ اُس گڈریے سے معافی مانگو۔ چنانچہ حضرت مونسے

نے واپس جا کر گڈریے سے معافی مانگی۔

مغز حاضرین! سچی بھگتی دل کا معاملہ ہے۔ اس میں علمیت اور زبان دانی کو دخل نہیں۔ کوئی شخص پرمانا کی تعریف میں فصاحت و بلاغت کے دریا بہا ہے لیکن اگر اس کے دل میں پرمانا کی سچی لگن نہیں تو اس کے مرضع الفاظ کوئی قدر و قیمت نہیں رکھتے۔ علم سے یا کتابوں کے پڑھنے سے پرمانا نہیں مل سکتا۔ پرمانا ملتا ہے تو بولی تڑپ یا صادق طلب سے۔ کبیر بھگت - راجن بھگت - رادو اس چار ان پڑھ تھے۔ دھنا جاٹ تو سرسرا گنوار ہی تھا۔ مگر چونکہ یہ لوگ سچے بھگت تھے۔ اس لئے پرمانا کو پا گئے۔

کبیر بھگت جی کا ایک داک ہے
 پڑھ پڑھ کے سب جگ ہوا پنڈت بھیانہ کوئے
 ڈھائی اکھڑیم کے پڑھے سو پنڈت ہوئے
 کھ آپ نشد کا منتر ہے۔

नायमात्मा प्रवचनेन लभ्यो न मेधया न बहुना श्रुतेन
 यमेवैष वृणुते तेन लभ्यस्तस्यैव आत्मा विवृणुते तनुं स्वाम

نہ - ایٹم - آتما - پروچٹن - لہجیو - نہ - میدھیا - نہ - بہونا - شرتین
 ہم - ایو - ایش - ورنوتے - نین - بھیا - تھیہ - ایش - آتما - ورنوتے - تہم - سوام
 ترجمہ - پرمانا نہ تو بہت بولنے سے ملتا ہے - نہ کتابوں کے پڑھنے سے - نہ
 بہت ابدیش سننے سے - جو شخص پرمانا سے ملنے کی سچی خواہش کرتا ہے - اسی
 کو ہی پرمانا کے درشن نصیب ہوتے ہیں۔

۱۔ پرمانا ۲۔ بولنے سے ۳۔ معافی حفظ کرنے سے ۴۔ خواہش کرتا ہے ۵۔ خواہش کرتا
 ۶۔ سچے آپ کو ظاہر کرنے کی۔

بجینہ، یہی بات سنگ آپ نشدیں بھی آئی ہے۔

مولانا روم کہتے ہیں

ہر گنجی دردے دوا آبخار سد ہر گنجی فقرے نوا آبخار سد

مطلب۔ جہاں درد ہوتا ہے۔ دوا بھی وہاں پہنچتی ہے۔ جسے بھوک ہوتی ہے۔
روٹی بھی اُسے ملتی ہے۔

خواجہ حافظ کا شعر ہے

عاشق کہ شد کہ یار بجالش نظر نہ کرد۔ اے خواجہ دردینیت و گرنہ طیبیت

مطلب۔ وہ عاشق کیا اگر محبوب اس پر بہرمان نہیں یعنی اس کا عشق خام ہے۔
سچے عاشق کو محبوب ضرور ملتا ہے۔ اے خواجہ! تیرے دل میں درد نہیں
طیبیت تو موجود ہے۔ یعنی اگر تو دل میں سچی ترپ پیدا کرے تو محبوب مل جائیگا۔
اسی لئے تو بہگوان، بھکوت گبتا میں فرماتے ہیں۔

नाहं वेदैर्न तपसा न दानेन न चेज्यया ।

शक्य एवंविधो द्रष्टुं हृष्टवानसि मां यथा ॥

نہ۔ اہم۔ ویدائی۔ نہ۔ تپا۔ نہ۔ داین۔ نہ۔ جیجیہ۔ یا
شکیہ۔ ایوم۔ ددھو۔ درشم۔ درشتوان سی۔ مام۔ یچھا ۵۲

ترجمہ۔ اے ارجن! تو نے میرے جو درشن کئے ہیں۔ ایسے درشن
تو دیر پڑھنے سے نہ تپ کرنے سے نہ دان دینے سے نہ یگیہ کرنے سے لے
ہیں۔

بلکہ

۱۔ بھوک ۲۔ روٹی ۳۔ میں ملتا ہوں ۴۔ ویدوں کے مطالعہ سے ۵۔ یگیہ کہنے سے ۶۔ شاکھ
۷۔ دیکھنے جانتے کے قابل ۸۔ دیکھا ۹۔ بھوک ۱۰۔

भक्त्या त्वनन्यया शक्य अहमेवंविधोऽर्जुन ।

ज्ञातुं ब्रह्मं च तत्त्वेन प्रवेष्टुं च परंतप ॥

کھکتیا - تو اینیہ پا - شکلیہ - اہم - ایوم - دودھیہ - ارجن

گیا تم - در ششم - چہ - تثنوین - پرویشتم - چہ - پریم تپ ۵۴

ترجمہ۔ سچی بھگتی سے ہی میرا ایسا روپ دیکھا جا سکتا ہے۔ جانا جا سکتا ہے۔
اُن میں سما جا سکتا ہے۔

بلکہ بھگوان تو یہاں تک فرماتے ہیں کہ اے ارجن !

मां हि पार्थ व्यपाम्भित्य येऽपि ह्युः पापयोनयः।

स्त्रियो वैश्यास्तथा शूद्रास्तेऽपि यान्ति परां गतिम्

نام - سی - پارحہ - ویسا شرتیہ - بے - رانی - سیو - پاپ یونیا -

استرلو - دیشیا - تمها - شود راسته - ای بی - یانتی - پر ام - گتم

ترجمہ۔ سچی جھگتی سے تو پاپی لوگ اور استریاں دیش اور شور بھی
بھی پاتے ہیں۔

किं पुनर्ब्राह्मणाः पुण्याभक्ता राजपर्यस्तथा ।

अनित्यमसुरवं लोकमिमं प्राप्य भजस्व माम्॥

کرم پناہ - براہمن - ینا - بھکتا - راج - رشیہ - نتھیا

انیتیم - اسکھم - لوکم - اقم - پراپیہ - جھم - مام

تاکہ ایسا ہی کیا ہے اس لئے اے ارحمن! تو اس فانی اور سکھ سے خالی

۱۔ ماضی ۱۱۔ کھوکھلا ۱۲۔ کوکڑ ۱۳۔ جانا ۱۴۔ آٹا ۱۵۔ پانی ۱۶۔ چائے ۱۷۔ دھواں ۱۸۔ کیا

دُنیا میں رہتا ہوا میرا بھجن کر۔

سجنو بالیک ایک ڈاکو تھے۔ ایک سادہ ہو کی سنگت میں پڑنے
رام کا آلٹ (مرا مرا) چاپ کرنے سے ہی ریشی بن گئے۔

اس پرگو سائیں تسلیم نہ جی سکتے ہیں۔

اُنکا نام چیت جگ جانا بالیک بھگت بہیم سمانا
مطلب۔ دُنیا کو معلوم ہے کہ بالیک رام کا آلٹ مرا مرا کا چاپ کرنا
سے ہی بہیم میں سما گئے۔

سکھ منی صاحب میں آیا ہے۔

گڑ کی نت تو کے آیا تے بھگتی پنہاں جوں ڈبے ریلے
مطلب۔ اسے نادان اگورو کی ہدایت پر چل۔ سچی بھگتی کے بغیر بڑے ہونا
دانا بھی اس زندگی کے سمندر کو پار نہ کر سکے۔ اور دُوب گئے مر یعنی پرانا تاک
نہ پہنچ سکے۔

بھگتی بھائے ترپے سنار۔ بن بھگتی تن ہو سی چھار
مطلب۔ بھگتی سے ہی اس سمندر کو عبور کیا جا سکتا ہے۔ بھگتی کے بغیر
انسان محض مٹی کا تودہ ہے۔

اسی گرنختہ میں ایک اور جگہ لکھا ہے۔

سوکیوں دسہرے چیم گھال نہ بھائے۔ سوکیوں دسہرے۔ چیم کیا جانے
سوکیوں دسہرے۔ چیم سب کچھ دیا۔ سوکیوں دسہرے۔ چیم جون جیا
سوکیوں دسہرے۔ چیم اگن میں راکھے۔ گڑ پڑا دو۔ ورا لا نا کھے

۱۔ چوٹے میخان ۲۔ ناول ۳۔ ذریعہ ۴۔ راکھ ۵۔ محنت ۶۔ پسند نہیں ۷۔ زندگی کی بھی زندگی
۸۔ آگ ۹۔ دُیا۔ لہر مانی ۱۰۔ کوئی ۱۱۔ دیکھتے ہیں ۱۲۔

سو کیوں دوسرے چھوڑ کر تے کاڈھے جنم جنم کا ٹوٹا گا ندھے
 کرے پورے مت ایہ ہے بھگیا یا پر بھ اپنا نانک جن دھیا یا
 مطلب ہے۔ جو پر بھو اختر باجی (عالم الغیب) ہے اور ہمارے سب کاموں
 کو دیکھ رہا ہے۔ جس نے ہمیں سب کچھ دیا ہے۔ اُس کو کبھی بھی نہیں بھوننا
 چاہیے۔ اگر بھگت مابھگوان کا بھجن کرتا ہے۔ تو بھگوان بھی بھگت کو یاد
 کرتے ہیں۔

چنانچہ بھگوت گیتا میں بھگوان فرماتے ہیں۔

ये यथा मां प्रपद्यन्ते तांस्तथैव भजाम्यहम् ।

یہ۔ یتھا۔ مام۔ پر پدینتے۔ تائم۔ تھپو۔ بھجائی۔ اہم ॥

ترجمہ۔ اے ارجن! جو میں طرح میرا بھجن کرتے ہیں۔ میں بھی اُسی طرح انہیں
 یاد کرتا ہوں۔

لیکن پیار سے بھائیو! یہی بھگتی ہر ایک کا حصہ نہیں۔ یہ بھی اچھے
 نصیبوں کی بات ہے۔ انسان انیک (بے شمار) جہتوں میں نیکی کرتا ہے
 تب جا کر یہ چیز ملتی ہے۔

گو سائیں تم سید اس جی کہتے ہیں۔
 سنت۔ دارا۔ اور کشتی پانی گرا بھی ہو۔ سنت سماگم۔ ہیری کہتی۔ تلمبی دلبھ دو
 مطلب ہے۔ دھن۔ بیوی۔ بیٹا پانی کے گھر میں بھی موجود ہوتے ہیں۔ مگر سنتوں
 کا سنگت اور پر بھو کا بھجن یہ دونوں چیزیں مشکل سے ملتی ہیں۔
 گوردنانک دیوبجی کا بھی داگ ہے۔

۲۔ بھجائے ۳۔ دھن ۴۔ گوردنانک ۵۔ جی ۶۔ ہیری ۷۔ شرن سیتے ہیں۔

سادہ سنگت - ہری کیرتن - سر کر مَن کے کرماں

کہونا نک لیس بھیو پراپت جس پورب لکھے کا ہنساں

مطلب - سنتوں کی سنگت اور پر ماتما کا بھجن یہ سب کاموں میں سے

اعلیٰ ترین کام ہیں - لیکن یہ اس کے نصیب میں آتے ہیں جس نے پہلے

جغم میں بہت نیکیاں کی ہوں -

عبادت کے متعلق انگلستان کا مشہور شاعر جیمز جمنسن

اپنی نظم Morte D'Arthur میں کہتا ہے -

More things are wrought by prayer.

Than this world dreams of,

For what are men better than sheep or goats

That nourish a blind life within the brain,

If knowing God, they lift not hands of prayer.

Both for themselves and those who call them friends?

ترجمہ - عبادت سے ایسے ایسے کام سر انجام ہوتے ہیں جو لوگوں کے

خواب و خیال میں بھی نہیں آ سکتے - انسان کیونکر بکریوں اور بھیڑوں سے

برتر کہلا سکتا ہے - اگر وہ جاہل ہے اور دماغی اعتبار سے تاریک زندگی

بسر کرتا ہے - خدا کو ماننا ہوا بھی اپنے اور اپنے دوستوں کی خاطر دعا کے

لئے ماتھ نہیں اٹھاتا -

صاحبان! ارجن کے دل پر بھگتی کی عظمت کا نقش پھانے کی غرض

۱- سرتاج ۲- کام ۳- پھلے جیم ۴- وصولی - جمع

سے بھگوان، بھگوت گیتا میں بار بار بھگتی کہاں کا وزن کرتے ہیں۔
 آٹھویں ادھیائے میں فرماتے ہیں۔

पुरुषः स परः पार्थ भक्त्या लब्धस्त्वनन्तया ।
 यस्यान्तःस्थानि भूतानि येन सर्वमिदं ततम् ॥

پُراٹھا - سا - پرا - پارٹھا - بھگتیا - لہبھیس - تو - اُننہ - پیا
 یسہ - انتا - ستھانی - بھوتانی - بین - س - روم - اوم - تتم ۱۲
 ترجمہ - اے ارجن! جس پر مانتا ہے ساری مخلوق پیدا ہوئی ہے اور
 ہمارے بھگت (جہاں) میں سمایا ہوا ہے۔ وہ اُننہ بھگتی (بگڑ عبادت)
 سے ہی مل سکتا ہے۔

اسی طرح نویں ادھیائے میں فرماتے ہیں۔

मन्मना भव मद्भक्तो मद्याजी मां नमस्कुरु ।
 मामेवैष्यसि युक्तत्वैवमात्मानं मत्परायणाः ॥

من - منا - بھو - مد - بھگتو - مد - یا جی - مام - نمرکو
 مام - ایو - ایشیسی - ریکتا - ایوم - آ - تمام - مت - پرا ینا ۱۳
 ترجمہ - اے ارجن! تو مجھ میں من لگا - میری عبادت (بھگتی) کر - میرے
 لئے ٹیکہ کر - میرا آسرا لے کر اپنے آتما کو مجھ میں لگا - تو مجھ کو ہی پائے گا۔
 اسی بات کو اٹھا رہو میں ادھیائے میں گیتا کا پچوڑ نکالنے نہوئے
 پھر دہراتے ہیں۔

(شلوک اگلے صفحہ پر درج ہے)

۱۔ مانتا ۲۔ بھگتی سے ۳۔ بننا ہے ۴۔ جس میں ۵۔ بھیڑا ہوا ہے ۶۔ سمایا ہوا ۷۔ ٹیکہ کر - ٹیکہ کر
 لے پائے گا ۸۔ اسی طرح پچوڑ کر ۹۔ میری مشن کے طر

मन्मना भव मद्गतो मयाजी मां नमस्कुरु।
मामेवैष्यसि सत्यं ते प्रतिजाने प्रियोऽसि मे ॥

ترجمہ

من - منا - بھو - در - بھکتو - مد - یا جی - مام - من - کورو
مام - ایو - ایشیسی - سینم - تے - پرتی جائے - پریو - اسی - ۱۵/۱۵

ترجمہ - اے ارجن! تو مجھ میں من لگا - میرا بھکت بن - میرے لئے پیگ کر
مجھے منکار کر - تو مجھے ہی پائے گا - میں تم سے سچی پرتگیا کرتا ہوں - تو میرا
پیارا ہے -

ترجمہ

پیارے بھائیو! بھگوان، بھگت کے ہر دے (دل) میں ہی ہے
ہیں - بھگت کا ہر داہی بھگوان کا مندر ہے - بھگوت گیتا میں بار بار یہ
بات کہی گئی ہے - دسویں ادھیائے میں اپنی دھجوتیوں کا بیان کرتے ہوئے
بھگوان فرماتے ہیں -

अहमात्मा युष्माकेश सर्वभूताशयस्थितः।

ترجمہ

اہم - اہم - گوداکیش - ہرو - بھوت - آتے - ستا - ۱۵/۱۵

ترجمہ - اے ارجن! سب کے ہر دے (دل) میں ٹھہرا ہوا آتما ہیں ہوں -
پندرہویں ادھیائے میں فرماتے ہیں -

सर्वस्य चाहं हृदि सन्निविष्टः।

سروسیہ - چہ - اہم - ہر دے - سم - نوشتا - ۱۵/۱۵

ترجمہ - اے ارجن! میں سب کے دل میں سونپا ہوں -
پھر اٹھارہویں ادھیائے میں فرماتے ہیں -

دل میں

۱ - وعدہ کرتا ہوں ۲ - پیارا ۳ - دل میں ۴ - بیٹھا ہوا ۵ - سب کے ۶ - بیٹھا ہوا

ईश्वरः सर्वभूतानां हृद्देशेऽर्जुन तिष्ठति ।

ایشور - ہر وجود نام - ہر دیشے - ارجن - تشخصی
ترجمہ - اے ارجن ! ایشور سب جانداروں کے دل میں ٹھہرا ہوا ہے۔
کچھ آپ نشہ میں آیا ہے۔

अद्विष्टमानः पुरुषोऽन्तरात्मा

सदा जनानां हृदि सन्निविष्टः ।
انگشت - ماترا - پرشو - انتر - آتما - سدا - جنانا - ہم - سم - نوکشت
ترجمہ - پرمانا سب جانداروں کے دل میں رہتا ہے۔
اسی مضمون کا ایک اور منتر ہے۔

अणोरणीयान् महतो महीयान्

आत्माख्य जन्तोर्निहितो गुहायाम् ।
انرو - انڑی - یام - ہتو - ہی - یان - آتما - سیہ - جنتو - ہتو - گوا - یام
ترجمہ - لطیف سے لطیف اور عظیم سے عظیم یعنی پرمانا گوشہء دل میں
موجود ہے۔

گورد نامک دیو جی فرماتے ہیں

پیشپ - مدھیہ - جیوں - بائس - بست ہے
سنگر - ماہیں - جیوں - چپائی
یتے - تم میں ہری بست ہے
گھٹ - ہی کھو جو چپائی

۱۔ دل میں ۲۔ ٹھہرا ہوا ۳۔ دیکھو ۴۔ پھڑپھڑا ۵۔ مہین سے مہین ۶۔ بڑے سے بڑا ۷۔ آدمی
۸۔ پھل ۹۔ بدھی کے گوشہ میں ۱۰۔ پھول ۱۱۔ میں ۱۲۔ خوشبو ۱۳۔ آئینہ ۱۴۔ ہر دہ - دل

مطلب - جیسے بھول کے اندر خوشبو بستی ہے۔ اور آئینہ کے اندر عکس۔
اسی طرح تنہا رہے اندر بھگوان رہتے ہیں۔ اے بھائی! پرمانتا کو اپنے
دل میں ہی ڈھونڈو۔

ابسی بات کو پھر ایک اور جگہ پر گورو جی مہاراج یوں بیان کرتے ہیں
گھٹ گھٹ واسی سرب نو اسی
پر بھ نیڑے ہی تے نیڑا

مطلب - پر بھو سب کے دلوں میں بستے ہیں۔ اور نزدیک سے نزدیک
ہیں۔

سر محمد امقبال کا شعر ہے

جہنم میں ڈھونڈھتا تھا آسمانوں میں زمینوں میں
وہ نیکے میرے ظلمت خانہ عدل کے کمینوں میں

خواجہ حافظ فرماتے ہیں

مادر پیالہ عکس رخ یار دیدہ ایم اے فیض زلزلت شرب بدمام
ترجمہ - میں ہر وقت اپنے دل میں یار کے چہرہ کا عکس دیکھتا ہوں۔ اور
اس سے میں ہمیشہ مست رہتا ہوں۔ جہاں کو اس مستی کی کیا خبر۔

بلے شاہ صاحب کہتے ہیں

دل یزے دیچ یار پیارا توں کی بھائیں عالم سارا
جا بنارس کے تیک اللہ شاہ رگ تھیں نزدیک

یعنی اے الہان! تو خدا کو ڈھونڈھنے کے لئے کیوں بنارس اور

۱۔ دل ۲۔ سب میں ۳۔ تاریک خانہ ۴۔ رہنے والے ۵۔ دل ۶۔ پیپا ۷۔ ڈھونڈھنا ۸۔ نیک
۹۔ سے

چارا ہے۔ وہ تو تیرے دل میں بستا ہے۔ اسے اپنے دل میں ڈھونڈھو۔

مشہور عارف شمس تبریز کہتے ہیں یہ

در زمین و آسمان و عرش و عریض من نہ گنج این یقین داں لے عزیز

در دل مومن بہ گنج اے عجب گر مرا جوئی دراں دلہا طلب

مطلب۔ خدا کہتا ہے کہ میں نہ تو زمین میں سما سکتا ہوں نہ آسمان میں

اور نہ عرش میں۔ میں سما سکتا ہوں تو فقط اپنے بھگت کے دل میں۔

اگر مجھے ڈھونڈھنا ہو۔ تو میرے بھگتوں کے دل میں ڈھونڈھو۔

مولانا روم فرماتے ہیں

من نہ گنجیدم بہ افلاک و خلا در عقول و در نفوس باہدا

در دل مومن بہ گنجیدم چون ضیف بے زچون دے چگونہ بے زکیف

مطلب۔ خداوند تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نہ تو آسمانوں میں سما

سکتا ہوں۔ نہ خلا میں اور نہ عقل میں اور نہ تربیت یافتہ نفس میں یعنی انسان

کی عقل کتنی ہی ترقی کیوں نہ کر جائے۔ لیکن مجھے نہیں پاسکتی۔

ہاں! اپنے بھگت کے دل میں میں اس طرح سما جاتا ہوں۔ جس

طرح بہاؤ کہ کسی قسم کی چون و چڑا کے بغیر دوسرے کے گھر میں سما جاتا

ہے۔

سنسکرت کا ایک شلوک ہے۔

नाहं वसामि वैकुण्ठे योगिनां हृदये न च

भक्ता मे यत्र गायन्ति तत्र तिष्ठामि नारद ॥

آسمان ۲۔ بھگت ۳۔ آকাশ ۴۔ عقل ۵۔ من ۶۔ ہدایت یافتہ ۷۔ مہمان

نہ۔ اہم۔ سامی۔ ویکٹھ۔ یوگینا۔ ہر دیے۔ نہ۔ چا
بھکتا۔ ہے۔ تیر۔ گائنتی۔ تتر۔ تشٹھائی۔ نارو

ترجمہ۔ بھگوان فرماتے ہیں۔ اے ناروٹنی! نہ تو میں بیکٹھ دہشت میں رہتا
ہوں۔ اور نہ یوگیوں کے دلوں میں۔ جس جگہ بھگت میرا بھجن کرتے ہیں۔ میں
وٹاں ہی رہتا ہوں۔

رامائن میں آیا ہے کہ شری رام چندر جی مہاراج بن باس کو جاتے ہوئے
بالمیک آشرم میں پہنچ کر بالمیک رشی سے پوچھتے ہیں۔ مہاراج! گٹیا بنانے
کی جگہ بتائیے۔ بالمیک رشی جواب میں کہتے ہیں۔

कर नित करहिं राम पद पूजा
राम भरोस हृदय नहीं दूजा ।
चरन रामतीर्थ चलि जाहीं
राम बसहुं तिन्हंके मन माहीं ॥

کر۔ نت۔ کریں۔ رام۔ پد۔ پوجا
رام۔ بھروس۔ ہر دے۔ نہیں۔ دوجا
چرن۔ رام۔ تیرتھ۔ چل۔ جا میں
رام۔ بسو۔ بن۔ کے۔ من۔ ما میں

ترجمہ۔ مہاراج! جن کے ماتھ نہت شری رام چندر جی کے چروں کی پوجا
کرتے ہیں۔ اور جن کو شری رام چندر جی کا ہی بھروسہ ہے۔ کسی دوسرے
کا نہیں اور جو پیادہ پا چل کر شری رام چندر جی کے تیرتھوں کی یاترا کرتے ہیں۔

۱۔ بہت ہوں ۲۔ یوگیوں کے دل میں ۳۔ گائے ہیں ۴۔ وٹاں بھرتا ہوں ۵۔ ماتھ ۶۔ پاؤں
۷۔ بھروسہ ۸۔ دوسرا ۹۔ من میں

ہمارے آپ اُن کے من کے مندر میں بسیرا کیجیے۔

تو پیارے بھائیو! پرمانا دل میں ہی رہتا ہے۔ لیکن دل کے پاک ہو جانے پر ہی اس میں نظر آسکتا ہے۔ دل کے پاک ہونے پر ہی چشم باطن پیدا ہوتا ہے۔ جس سے پرمانا کا دیدار نصیب ہوتا ہے۔ اس لئے جہاں تک ہو سکے۔ ہم دل کو پاک کرنے کی کوشش کریں۔ جنم جہانتر کے حیوانی سنسکار (آثارات) من پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ جن کی صفائی مطلوب ہے۔ چنانچہ من کا صیقل (دامدھن) کرنا ضروری ہے۔

مولانا روم کہتے ہیں۔
پس چوں آہن گر چہ تیرہ ہیکلے صیقلے کن صیقلے کن صیقلے
مطلب۔ اگر تیرا من لوہے کی طرح بھی سیاہ ہو۔ تو اس کو صیقل کر۔ بار بار صاف کر۔

واجب حاقظ کا شعر ہے۔
آئینہ زنگار را صیقل ز تقوئے پاک کن
پاک بنکر اندراں آئینہ جانان را
مطلب۔ دل کے شیشے کی سیاہی کو تپ (ریاضت) سے صاف کر۔ پھر اُس کے اندر تجھے محبوب یعنی پرمانا نظر آئے گا۔
پس جو شخص دل سے کوشش کرے گا۔ ایشور کے درشن پائے گا۔
سہراقبال کا شعر ہے۔
مل ہی جانیگی کبھی منزل لیسۂ اقبال کوئی دن اور ابھی بادِ بہانی کر

۱۔ سیاہ ۲۔ شکل ۳۔ ریاضت ۴۔ تپ ۵۔ مجرب ۵۔ جنگل میں ڈھونڈو

یعنی تم برابر چلتے رہو۔ کسی نہ کسی دن ضرور منزل مقصود پر پہنچ جاؤ گے۔
انسان کا جنم درجہ (دایاب) ہے یہ بار بار نہیں ملتا۔ اس کا انتہائی مقصد
یہی ہے کہ اسی جنم میں ہی پر بھوکے درشن ہو جائیں۔

گوردرگرنٹھ صاحب میں آیا ہے

پورٹریٹ چھکی۔ پھر نہ آوے۔ اہا جسم گنوا یا

یعنی سیڑھی کے چھوٹ جانے سے پھر وہ سیڑھی ہاتھ نہیں آتی۔ اور آدمی
دھم سے زمین پر آ پڑتا ہے۔

اسی طرح بھگوان کے درشن کئے بغیر یہ جنم گزر گیا۔ تو پھر خبر نہیں۔ یہ
انسانی جنم کب نصیب ہو۔ اس لئے اے انسان! تو موجودہ جنم کو غنیمت سمجھ
اور اسی جنم میں ہی ایشور پراپتی کر لے۔
کھٹ آپ نشد کا منتر ہے۔

इह चेदशकद् बोद्धुं प्राक्शरीरस्य विससः ।

ततः सर्गेषु लोकेषु शरीरत्वाय कल्पते ॥

اے۔ چیت۔ اشکٹ۔ بودھم۔ پراکٹ۔ شریسیہ۔ دوسرا

تتا۔ سرگیشو۔ لکیشو۔ شریہ۔ توئے۔ کلپتے

ترجمہ۔ اگر انسان اس جنم میں موت سے پہلے پر ماتا کو پائے تو بہتر درجہ
وہ جنم مرن یعنی آواگون (تناسخ) کے چکر میں پھنسا رہے گا۔ اور جب تک
مکتی (نجات) نہیں پائے گا۔ بار بار پیدا ہوتا اور مرتا رہے گا۔
کیون آپ نشد میں بھی آیا ہے۔

۱۔ فضول ۲۔ اس جنم میں ۳۔ اگر نہ قابل ۴۔ پہلے ۵۔ جسم چھوڑنے سے ۶۔ سب لوگوں میں
۸۔ شریہ۔ جنم ۹۔ دھارن کرتا رہتا ہے۔

इह चेदवेदीदथ सत्यमस्ति
न चेदिहावेदीन्महती विनष्टिः ।

भूतेषु भूतेषु विचिन्त्य धीराः ।

प्रेत्यास्माल्लोकादभृता भवन्ति ॥

۱۔ چیت۔ اویدیدیۃ۔ سیتیم۔ استی۔ نہ۔ چیت۔ ۱۰۔ اویدین۔ ہستی۔ دشتی
بھوت۔ ایشو۔ بھوت۔ ایشو۔ دھیت۔ دھیرا۔ پریت۔ اسمات۔ لوکات۔ امرابھوتی
ترجمہ۔ اگر بھگوان کا گمان اس جنم میں ہو گیا۔ تو بہتر درجہ پھر تیری تباہی میں کوئی
شک نہیں۔ اس واسطے سمجھ دار آدمی ہر جگہ در ہر وقت پرمانہ کے دھیان
میں ہی رہتے ہیں۔ اور مرنے کے بعد نجات پاتے ہیں۔ یعنی پھر دُنیا میں لوٹ
کر نہیں آتے۔

اس لئے آدمی کو چاہیے کہ اپنے اس جنم کو نہایت قیمتی خیال کرے
اور اسی جنم میں ہی بھگوت پر اپنی (وصال) حق کی تہ دل سے کوشش کرے
بھگتی اس مقصدِ اعلیٰ کے حصول کا بہترین ذریعہ ہے۔
چنانچہ بھگوان فرماتے ہیں۔

अनित्यमसुखं लोकमिमं प्राप्य भजस्व माम

انیتیم۔ اسکھم۔ لوکم۔ اجم۔ پراپییہ۔ بھجسو۔ مام
ترجمہ۔ اے ارجن ! اس عارضی سکھ سے خالی اور دکھ سے بھرے ہوئے
جہان میں آکر تو میرا بھجن کر۔ میری بھگتی کر۔ کیونکہ
(مشکوٰۃ اگلے صفحہ پر ملاحظہ ہو)

۱۔ اس آیت میں ۲۔ اگر ۳۔ جان کی ۴۔ سنیہ ۵۔ پڑا ۶۔ ناش ۷۔ انسانوں میں ۸۔ دھیان کر کے ۹۔ پرمیمان
۱۰۔ فکر نہ کرنا ۱۱۔ اسی جہان سے ۱۲۔ افرم جاتے ہیں۔

भक्त्या मामभिजानाति यावान्यथास्मि तत्त्वतः ।

ततो मां तत्त्वतो ज्ञात्वा विशते तदनन्तरम् ॥

بھکتیا۔ مام۔ ابھی۔ جاناتی۔ یاواں۔ یث۔ چاہی۔ توڑتا
تو۔ مام۔ تو تو۔ گیا تو۔ دشتے۔ ت۔ انترم

ترجمہ۔ میں کیا ہوں اور کون ہوں۔ یہ بھگتی کے ذریعہ سے ہی انسان سمجھ
سکتا ہے۔ اے ارجن! اسی طرح مجھے جان کر بھگت مجھ میں ہمنہ کے لئے
سماجاتا ہے۔

اوم تہ سرت

۱۔ بھگتی سے ۲۔ مجھ کو ۳۔ جان جانتے ہیں ۴۔ جیسا ہوں ۵۔ جو ہوں ۶۔ میں ہوں ۷۔ تو سے
۸۔ جان کر ۹۔ سماجاتے ہیں ۱۰۔ اس کے بعد

ادم

شری پر ماتنے منہ

کرم کو شلم

(कर्म कौशलम्)

(Efficiency in action)

کرم بدھی اور اُنیہ بھگتی کے بعد بھگوت گیتا کا تیسرا کھید اپدیش ہے۔ کرم کو شلم یعنی کام کی بیاقت اور ہوشیاری یہ اپدیش باقی دو اپدیشوں سے کم اہمیت نہیں رکھتا۔ بلکہ یہ اپدیش بھگوت گیتا کی امتیازی شان کو ظاہر کرتا ہے۔ عموماً ہر سندھو شاستر میں بھگتی اور گیان کی ہدایت کی گئی ہے۔ مگر یہ سہرا بھگوت گیتا کے سر ہے۔ کہ بھگتی اور گیان کا اکھٹا بھنڈار نہ ختم ہونے والا خزانہ ہوتے ہوئے بھی وہ سب سے پہلے کرم یوگ شاستر ہے۔

بہانا گاندھی جی فرماتے ہیں کہ بھگوت گیتا کا مرکزی مسئلہ کرم یوگ ہے۔ اس کے گرد اگر د بھگتی، گیان وغیرہ کو بطور سجاوٹ کے چٹا گیا ہے۔ دوسرے سندھو شاستروں میں کہیں بھگتی اور کہیں گیان کو پردان (افضل) مانا گیا ہے۔

مگر بھگوت گیتا میں کرم (عمل) پر دھیان ہے۔ بھگتی اور گیان کرم کے معاون ہیں
 اسی بات میں ہی بھگوت گیتا کی مہانتا (عظمت) ہے۔
 پہلے ادھیائے میں ارجن جی سوہ کے دشمن (قابو) میں ہو کر رٹنے
 سے انکار کرتے ہوئے کہتے ہیں۔

अहो बत महत्पापं कर्तुं व्यघसिता वयम् ।
 यद्वाज्यसुरबलोभेन हन्तुं स्वजनमुद्यताः ॥

اھو۔ بت۔ مہت۔ پاپم۔ کرتُم۔ دیو۔ ستا۔ دیم^۱

یہ۔ راج۔ سکھ۔ لوبھین۔ مہنتم۔ سو۔ بھم۔ اڈیتا^۲

ترجمہ۔ نہایت افسوس کی بات ہے کہ ہم لوگ عقل رکھتے ہوئے بھی
 بڑا بھاری پاپ کرنے پر تیلے ہوئے ہیں۔ یعنی راج اور سکھ کے لالچے
 اپنے رشتہ داروں تک کو مارنے کے لئے تیار ہو گئے ہیں۔
 چنانچہ ارجن جنگ کرنے سے انکار کر دیتا ہے۔

اس پر بھگوان فرماتے ہیں۔

अथ चेत्त्वमिमं धर्म्यं संग्रामं न करिष्यसि ।
 ततः स्वधर्मं कीर्तिं च हित्वा पापमवाप्स्यसि ॥

اتھ۔ چیت۔ تو۔ م۔ دھرمیم۔ سنگرامم۔ نہ۔ کر۔ شیسی^۱

تتا۔ سو۔ دھرم۔ کی۔ رتم۔ چہ۔ ایتوا۔ پاپم۔ اداپ۔ سیسی^۲

ترجمہ۔ اے ارجن! اگر تو یہ دہرم میدھ نہ کرے گا۔ تو اپنے کھشتری دہرم
 اور نیک نامی کو کھو بیٹھیکا۔ اور پر ماتما کی نظر میں گناہ گار ٹھہرے گا۔

۱۔ افسوس ۲۔ ۳۱۶۔ تنکے ہوئے ۳۔ ہم ۴۔ مارنے کے لئے ۵۔ ۶۔ اپنے رشتہ دار ۷۔ تیار ۸۔ اگر
 ۹۔ جنگ ۱۰۔ نہ کرے گا ۱۱۔ دھرم ۱۲۔ عزت ۱۳۔ مہانتا ۱۴۔ دیو ۱۵۔ ستا ۱۶۔ پاپم ۱۷۔ سو۔ بھم ۱۸۔ اڈیتا

اگلے شکوک میں فراتے ہیں

अकीर्तिं चापि भूतानि कथयिष्यन्ति ते व्ययासं
संभावितस्य चाकीर्तिर्मरणादतिरिच्यते ॥

اکیڑم - چار - اپنی - بھوتانی - کہتے - بیشعیت - تے - اویسام
سبحادی - تسبیہ - چہ - اکیڑتی - مرثرائٹ - اتی - رہتے ۲
ترجمہ - اے ارجن! تو کا رتا (بزدلی) کی مثال بن جائے گا - اور لوگ
ہیشہ نیری بدنامی کیا کریں گے - عزت دار آدمی کے لئے بدنامی کی بہ نسبت
مرا بہتر ہے -

پیارے بھائیو! ارجن یدھ کو پاپ سمجھ کر میدان جنگ سے بھاگنے
پر آمادہ ہے - مگر بھگوان اُسے سمجھاتے ہیں - کہ ایسے دھرم یدھ میں پیٹھ
دکھانا پاپ ہے - لڑنا عین دھرم ہے -
چنانچہ فرماتے ہیں -

हतो वा प्राप्स्यसि स्वर्गं जित्वा वा भोक्ष्यसे महीम्ना
तस्मादुत्तिष्ठ कौन्तेय युद्धाय कृतनिश्चयः ॥

ہتو - وا - پراپسیسی - سوارگم - جتوا - دا - بھو کھئے - پیتم
تسمات - اٹشٹھ - کونستے - یدھائے - کرت - نشیما ۳
ترجمہ - اے ارجن! اگر تو اس جنگ میں مارا گیا - تو سوارگ پائے گا - اگر
جیت گیا تو راج کرے گا - اس لئے اٹھ اور یدھ کر -

پھر بھگوان اُسے کنش کام کرم (علیٰ بلاد وسطہ) کا اُپدیش دیتے ہیں - کہ
ہوک مراد ۱ - کہیں گے ۲ - ہیشہ تک ۳ - موت ۴ - مرے سے ۵ - بڑی ہے ۶ - مارا گیا ۷ - پانچواں ۸ - جیت گیا
۹ - بھو کھئے ۱۰ - پرکھو ۱۱ - ۱۲ - اٹھ ۱۳ - یدھ ۱۴ - کرت ۱۵ - نشیما ۱۶ - ۱۷ - جیت گیا ۱۸ - سوارگ ۱۹ - پانچواں ۲۰ - جیت گیا

ہے ارجن! کرم (عمل) ضرور کر۔ مگر آسکتی (لگاؤٹ) اور پھل کی خواہش کو چھوڑ کر۔ کیونکہ

“कृपायाः फलहेतवः”
 یعنی کرم کے پھل کی خواہش بچھ لینے باعث دولت ہے۔
 ایش آپ نشد میں بھی آیا ہے۔

कुर्वन्नेवेह कर्मणि जिजीविषेत् शतं समाः ।
 एवं त्वयि नान्यथेतोऽस्ति न कर्म लिप्यते नरे ॥

کورون۔ ایو۔ رام۔ کرمانی۔ جیو شیت۔ شتم۔ سما
 ایوم۔ توئی۔ نہ۔ اینتھ۔ ایتو۔ استی۔ نہ۔ کرم۔ پیتے۔ رب

ترجمہ۔ آدمی کرم کرتا ہوا سوسال جینے کی خواہش رکھے۔ اور کرم میں آسکت بھی نہ ہو۔ اس کے علاوہ کرم بندھن سے چھوٹنے کا اور کوئی راستہ نہیں ہے۔

عام طور پر یہ کہا جاتا ہے کہ کرم کرنے سے کرم بندھن پڑ جاتے ہیں یعنی کرم کرنے سے انسان کو ان کا پھل بھو گنے کے لئے پھر دنیا میں آنا پڑتا ہے اس واسطے نہ کرم کریں گے اور نہ کرم بندھن میں پڑیں گے۔

بھگوان فرماتے ہیں۔ یہ غلط ہے۔ کرم بندھن سے چھوٹنے کا طریقہ یہ ہے۔ کہ کیش کام بھاؤ سے کرم رکئے جاویں۔ یعنی لگاؤٹ اور صلے کی خواہش چھوڑ کر کرم کرنے چاہئیں۔

چنانچہ فرماتے ہیں۔

۱۔ پھر ۲۔ کرنے چاہئیں ۳۔ جینے کی خواہش کر ۴۔ سو ۵۔ سال ۶۔ اور راستہ ۷۔ پائمان ۸۔ آدمی

बुद्धियुतो जहातीह उभे सुकृतदुष्कृते ।
तस्माद्योगाय युज्यस्व योगः कर्मसु कौशलम् ॥

بدھی بھکتیا۔ جہاتی۔ اُبھے۔ سُکرت۔ دُشکرتے
تسمات۔ یوگا گائے۔ یُجسو۔ یوگا۔ کرسو۔ کوشلم ۵

ترجمہ۔ اے ارجن! اچھے (عقل قائم) سے کرم کرنے والے آدمی کو پاپ اور پنیہ نہیں لگتے۔ یعنی وہ ان سے بے لاگ رہتا ہے۔ اس لئے تو کرم یوگی بن کے کرم کر۔ کرم کو شلم ہی یوگ ہے۔
اگلے شلوک میں فرماتے ہیں۔

कर्मजं बुद्धियुक्ता हि फलं त्यक्त्वा मनीषिणाः ।
जन्ममन्यविनिर्मुक्ताः पदं गच्छन्त्यनामयम् ॥

کرم۔ جم۔ بدھی بھکتیا۔ ہی۔ بھلم۔ تیکٹوا۔ من۔ ایشنا
۱۵
۵
جنم۔ بندھ۔ درنرمکتا۔ پدم۔ گھنتی۔ انامیم

ترجمہ۔ اے ارجن! ستم بدھی والے (عقل قائم) انسان کرم سے پیدا ہونے والے پھل کو تیاگ کر کے جنم کے بندھن سے چھوٹ جاتے ہیں۔ اور مکتی کو پاتے ہیں۔

موہ کے قابو میں آیا ہوا ارجن شری بھگوان کرشن چندر جی کے آپدیش کو پوری طرح نہیں سمجھ سکا۔ وہ جنگ سے بیزار ہو چکا ہے۔
چنانچہ تیسرے ادھیائے کے شروع میں ارجن بھگوان سے سوال کرتا ہے۔

۱۔ چھوڑ دیتا ہے ۲۔ ٹیک کر یوں کا پھل ۳۔ برے کرم کا پھل ۴۔ کرم سے پیدا ہونے والے ۵۔ تیاگ کر
۶۔ مکت ۷۔ ناش نہ ہونے والا۔

ज्यायसी चेतकर्मरास्ते मत्ता बुद्धिर्जनार्दन ।
तत्किं कर्मणि घोरे मां नियोजयसि केशव ॥

جیالیسی - چیت - کرم رستے - ستا - بدھی - جنار دھن
ت - کرم - کرم رستے - گھوڑے - مام - نیو جیسی - کیشو
ترجمہ - اے مہاراج! اگر آپ یہ جانتے ہیں کہ سخت بدھی (عقل قائم)
سب سے اوتھم (افضل) ہے - تو مجھے کیوں کشت و خون میں لگا
رہے ہیں -

آگے کہتا ہے

व्यामिश्रोणो बवाक्येन बुद्धिं मोहयसीव मे ।
तदेकं वद निश्चित्य येन श्रेयोऽहमाप्नुयाम् ॥

ویا - مشرین - ایو - واکین - بدھم - سوہ - سیو -
ت - ایکم - دو - نش چتھ - بین - شرے - یو - اہم - اپنویام
ترجمہ - اے بھگوان! آپ کی ملی جلی باتوں سے میرا دماغ اور بھی چکرا
گیا ہے - آپ صاف صاف فرمائیے کہ میرے لئے کون سا راستہ
کلیان کاری یعنی بہتری کا باعث ہے -

اس پر بھگوان جواب دیتے ہیں - اے ارجن! کرم یوگ سے بڑھ
کر تنہا رہے لئے اور کوئی راستہ نہیں ہے -
چنانچہ فرماتے ہیں -

(مشلوک اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمادیں)

۱ - بہتر ہے - ۲ - گھوڑا - ۳ - جیڑتا ہے - ۴ - ملی جلی - ۵ - نشیجہ سے - ۶ - جس سے - ۷ - کلیان کو - ۸ - پاؤں

چھوٹے کاراڑ

۱۹۶

کرم بندھن سے

न कर्मणा मनारम्भान्नैककर्म्यं पुरुषोऽश्नुते ।

न च संन्यसनादेव सिद्धिं समधिगच्छति ॥

نہ کہ منام۔ انارمبھات۔ بیشن۔ کرم یوم۔ پرشوب۔ اشنوتے

نہ چہ۔ سینات۔ ایو۔ سیدھم۔ سم۔ ادھی۔ گھینی ۳

ترجمہ۔ اے ارجن! کرم نہ کرنے سے انسان نشکرمتا کو حاصل نہیں کر سکتا۔ اور نہ ہی کرم کے بیرونی تیاگ سے سیدھ ہی پراپت ہوتی ہے۔

یعنی آدمی اگر یہ سمجھے کہ میں کرم نہ کرنے سے کرم بندھن سے چھوٹ جاؤں گا تو یہ سراسر غلط ہے۔ کرم بندھن سے چھٹکارا حاصل کرنے کا طریقہ یہ نہیں ہے کہ آدمی کرم نہ کرے بلکہ یہ ہے کہ کرم تو ضرور کرے مگر چل یا جلد کی خواہش چھوڑ کر۔ اس طرح کرم کرنے سے آدمی کرم بندھن میں بھی نہیں پڑتا۔ اور نکلتی بھی حاصل کر لیتا ہے۔

اگلے شلوک میں فرماتے ہیں۔

न हि कश्चित्क्षरामपि जातु तिष्ठत्यकर्मकृता

कार्यते ह्यवशः कर्म सर्वः प्रकृतिजैर्गुरोः ॥

نہ ہی کسچیت۔ کھنڈرم۔ اپی۔ جاتو۔ تھتی۔ اکرم۔ کرت

کاریتے۔ ہی۔ ادشا۔ کرم۔ مہوا۔ پرکرتی۔ ہے۔ گنڑے ۵

ترجمہ۔ اے ارجن! شریو دھاری جسم رکھنے والا، کبھی بھی کرم کے بغیر نہیں رہ سکتا۔ پرکرتی (مادہ) سے پیدا شدہ تین گنوں سے بے اختیار ہرکسب لوگ کرم کرتے ہیں۔

آگے فرماتے ہیں۔

कर्मैन्द्रियारिणः संयम्य य आस्ते मनसा स्मरन्।
इन्द्रियार्थान्विमूढात्मा मिथ्याचारः स उच्यते ॥

کرم - اندر بیانی - پیغم - یا - آ - من - اسم -

اندريا۔ ارتقان۔ دسورہ۔ آتما۔ متھیا۔ آچارا۔ سا۔ اچیتہ

ترجمہ۔ جو آدمی کرم کرنے والی اندریوں (حواس) کو روکتا ہے یعنی ہاتھ پاؤں کو نہیں ہلاتا۔ اور کرم نہیں کرتا۔ مگر دل میں خواہشات کا خیال کرتا رہتا ہے وہ نیاگی نہیں ہے۔ بلکہ وہ مورتکھ اور دھوکے باز ہے۔

اس کے برعکس

यस्त्विन्द्रियाणि मनसा नियम्यारभते ऽर्जुन।

कर्मोन्निवृत्तैः कर्मयोगमसक्तः स विशिष्यते ॥

لیستہ۔ اندر پانی، منسبہ، غیریہ، آ رہتے۔ ار جن

کرم رابر یے کرم یوگم - آسکتا سا - و شیشیے

نثر جہمہ - جو شخص اندریوں کو من سے روک کر اور پھل کی خواہش و تعلق چھوڑ کر کم کرتا ہے۔ وہ شریٹھ یعنی بزرگ ہے۔

اگلے شلوک میں فرماتے ہیں ۔

नियतं कुरु कर्म त्वं कर्म ज्यायो ह्यकर्मणः ।

शरीरयात्रापि च ते न प्रसिद्ध्येदकर्मराः ॥

شیریں - کرؤ - کرم - توم - کرم - جیاؤ - ہی - اگر منٹرا
شیریں - پانزا - اپنی - چہ - نہ - پر بدھیت - اگر منٹری

اسدو کے ساتھ ساتھ Public Domain Collection, Haridwar
CC-0. In Public Domain Collection, Haridwar

ترجمہ - اس لئے اے ارجن! تو ہمیشہ شاستر کی ہدایت کے مطابق کرم کرتا چل۔ کرم نہ کرنے کی بہ نسبت کرم کرنا اچھا ہے۔ کرم کرنے کے بغیر تو شریہ یا ترا ہی پورے طور پر نہیں ہو سکتی۔ شریہ یا ترا کا مطلب انسانی زندگی کی نشوونما یا اس کا قائم اور برقرار رہنا ہے۔ اگر انسان کرم نہ کرے یعنی کمانا اور کھانا پینا ترک کر دے تو زندہ نہیں رہ سکتا۔

پھر فرماتے ہیں -

यजार्थात्कर्मशोऽन्यत्र लोकोऽयं कर्मबन्धनः ।
तदर्थं कर्म कौन्तेय मुक्तसङ्गः समाचर ॥

یگیہ - ارتھات - کرمشرو - انیترا - لوکو - ایم - کرم - بندھنا

تد - ارتھم - کرم - کونیتہ - مکت - سینگا - سماچر

ترجمہ - یگیہ سمجھ کر - پراپکار کی خاطر یعنی دوسروں کی بھلائی کے لئے جو کچھ کیا جائے وہ سچا کرم ہے۔ اور ایسے کرم سے کرم بندھن نہیں ہوتا۔ اس لئے اے ارجن! تو سوہ چھوڑ کر اور یگیہ سمجھ کر کرم کر۔ آگے ارشاد ہوتا ہے -

“सर्वगतं ब्रह्म नित्यं यज्ञे प्रतिष्ठितम् ।

श्रौ-गन्म-ब्रह्म-नित्य-यज्ञे-प्रतिष्ठितम्

ترجمہ - سرو ویاپک پرماتما ہمیشہ یگیہ (پراپکار) میں موجود ہے۔

اس واسطے

“ब्रह्मैव तेन गन्तव्यं ब्रह्मकर्मसमाधिना”

ایکے ۲۲ باتی ۲ تعلق ۴ - اچھی طرح سے کرہ - سب میں جانے والا ۴ - بھیرا ہوا ہے

برہم - ابرہ - تین - گنتویم - برہم - کرم - سجادھی - نا -
 ترجمہ - پر ماتا کی خاطر کرم کرنے والا آدمی پر ماتا میں ہی سما جاتا ہے۔
 سچو! یہ بھگوت گیتا کا اصلی روپ ہے جس کو پڑھنے والے عام طور پر
 سمجھنے کی کوشش نہیں کرتے۔ اور کہہ دیتے ہیں -

کہ جن پر بھی گیتا گھر کا ہے کو گیتا

گھر بار کا چھوڑنا سنیاس نہیں ہے۔ نہ ہی کرم کا تیاگ سنیاس ہے۔ بلکہ
 نیشن کام بجا دے کرم کرنے اور گھر بار رکھتے ہوئے دھن دولت۔ پون
 کے مودہ میں نہ پھنسنے کا نام ہی سچا سنیاس ہے۔

شیخ سعدی صاحب کہتے ہیں -

پوں ہر ساعت از تو بجائے رد دل - بہ تہائی اندر صفائی نہ ہئی

دلت مال و جاہ است و ذرع و تجارت - چو دل با خدائے ست خلوت نشینی

مطلب - اگر تیرا دل نہ گھڑی ادھر ادھر بھٹکتا ہے تو تہائی میں رہتے ہوئے
 بھی اپنے اندر صفائی اور پاکیزگی نہ دیکھے گا۔ اور اگر مال و دولت - مرتبہ ہوئے
 ہوئے بھی تمہارا دل خدا کے ساتھ ہے۔ تو سمجھو کہ تم تارک الدنیا یعنی تیاگی ہو

خواجه حافظ کا شعر ہے -

غلام ہمت آئم کہ زیر چرخ کبود نہ رہ چہ رنگ لعل پذیر و آزاد است

مطلب - میں اُس شخص کی ہمت کا غلام ہوں جو اس نیلے آسمان

کے نیچے گھر بار اور دھن دولت رکھتے ہوئے بھی اُن کی اُلفت سے آزاد ہے
 و فکرت گیری کا بھی داک ہے۔

گر ہم ہی میں جو ہے ادا سس کو کیسے ہم تاکو داس
مطلب - جو گھر بار بیوی بچوں والا ہوتا ہو بھی بے تعلق رہے۔ میں تو
ایسے شخص کا غلام ہوں۔

چنانچہ گیان کا روپ بتاتے ہوئے بھگوت گیتا کے تیردھویں ادھیائے
میں بھگوان فرماتے ہیں۔

असक्तिरनभिष्वङ्गः पुनर्दारगृहादिषु ।

नित्यं च समचित्तत्वाभिधानोपपत्तिषु ॥

اسکتی۔ ان بھڑنگا۔ پتر۔ دار۔ گرہ۔ آدیشکو
نیتیم۔ چہ۔ سہ۔ چنوم۔ ایشٹ۔ انشٹ۔ آپ۔ تیشٹ۔
ترجمہ - پتر۔ استری۔ گھر اور دھن وغیرہ میں بے تعلق اور ایسی
بڑی چیز کے ملنے پر یکساں رہنے کا نام گیان ہے۔

کرم یوگ کی وضاحت کرتے ہوئے بھگوان کرشن چوتھے ادھیائے
میں فرماتے ہیں۔

त्यक्त्वा कर्मफलासंगं नित्यं तूलो निराश्रयः ।

कर्मण्यभिद्रवतोऽपि नैव किञ्चित्करोति तः ॥

تیکٹوا۔ کرم پھل سنگم۔ نیتیم۔ تر پتو۔ برا آشریا
کرمانٹھی۔ اسی۔ پرورتو۔ اپی۔ نہ۔ ایو۔ کنچیت۔ کردتی۔ سا
ترجمہ - اسے ارجن! جو آدمی کرم کا پھل اور لگاؤ چھوڑ کر کرم کرتا ہے
اور کامیابی و ناکامی پر مطمئن رہتا ہے۔ ایسا آدمی کرم کرتا ہوا بھی کچھ نہیں کرتا

۱۔ گوس ۲۔ بے تعلق ۳۔ بہت محبت کا نہ ہونا ۴۔ وغیرہ ۵۔ بُری ۶۔ حاصل ہونے پر ۷۔ چھوڑ کر
۸۔ کرتا ہوا بھی ۹۔ کچھ نہیں کرتا

اور کرم بندھن میں نہیں پھنستا ۔

اگلے شلوک میں فرماتے ہیں ۔

निराशीर्यतचित्तात्मा त्यक्तो सर्व परिग्रहः ॥

शरीरं केवलं कर्म कुर्वन्नाप्नोति किल्बिषम् ॥

نراشی ریت - ریت آتما - نیکیت - سرود - پری گریا ۔

۴

شاریم - کیولم - کرم - کروں نہ آ پوتی - کلو شتم

ترجمہ - اے ارجن ! جو آدمی پھل کی خواہش چھوڑ کر اور اپنے من کو قابو میں کر کے کرم کرتا ہے ۔ وہ کرم کرتا ہوا بھی گناہ سے بالاتر رہتا ہے ۔ اور کرم بندھن میں نہیں پڑتا ۔

پھر فرماتے ہیں ۔

यहच्छालाभसन्सुष्टो ब्रह्मातीतो विमत्सरः ।

समः सिद्धावसिद्धौ च कृत्वापि न निबद्धयते ॥

یڈرچھا - لالچہ سنشٹا - دوند - ایشٹو - وست سرا

۴

سا - سدھ - واسدھو - چ - کر تا - اپنی نہ بندھیتے

ترجمہ - اے ارجن ! جو شخص دُکھ سکھ اور گرمی سردی کو برابر سمجھتا ہے ۔ حسد اور بعض سے بالاتر ہے ۔ کرم کا جو بھی پھل ملے ۔ اس پر مطمئن ہے ۔ سِدھی و اسدھی یعنی کامیابی اور ناکامی کو یکساں جانتا ہے ۔ ایسا آدمی کرم کرنا ہوا بھی کرم بندھن میں نہیں پڑتا ۔

پانچویں ادھیائے کے آغاز میں ارجن سوال کرتا ہے ۔

۱۔ آشا سے خالی ۲۔ چھوڑ کر ۳۔ بھڑ - تعلق ۴۔ پاتا ۵۔ پاپ ۶۔ خواہش کے بغیر ۷۔ پار
۸۔ بغض سے خالی ۹۔ نہیں مانڈھا جاتا

संन्यासं कर्मणां कृष्ण पुनर्योगं च शंससि ।

यच्छेय एतयोरेकं तन्मे ब्रूहि सुनिश्चितम् ॥

سنیاسم۔ کرم میٹرام۔ کرشن۔ پناہ۔ یوگم۔ چ۔ شنسی
یت۔ شرتے۔ ایتو۔ ایکم۔ تلنے۔ بروہی۔ سو۔ نشیتم
ترجمہ۔ اے بھگوان! آپ کبھی تو سنیاں اور تیاگ کی اور کبھی کرم یوگ
کی تعریف کرتے ہیں۔ آپ صاف صاف فرمائیے کہ ان دونوں میں کونسا اُت
(راؤگل) بہتر ہے۔

اس کے جواب میں بھگوان فرماتے ہیں۔

तयोस्तु कर्म संन्यासात्कर्मयोगो विशिष्यते ।

تو۔ استو۔ کرم سنیاں سات۔ کرم یوگو۔ ویشیٹے

ترجمہ۔ اے ارجن! کرم سنیاں سے کرم یوگ بہتر ہے
اس شلوک کے مقابل میں عوام کے اس خیال کو رکھ کر کہ بھگوت گیتا
سنیاں کی تلقین کرتی ہے۔ میں بہت ہی حیران ہوتا ہوں۔ اس شلوک میں تو بھگوان نے
صاف طور پر کہہ دیا ہے کہ کرم یوگ، سنیاں سے افضل ہے۔ مہربانی کر کے لوگوں
کو اس شلوک پر اچھی طرح غور کرنا چاہیے۔

تیاگی کی تعریف کرتے ہوئے بھگوان کرشن اٹھارہویں ادھیائے
میں فرماتے ہیں۔

यस्तु कर्मफलत्यागी स त्यागीत्यभिधीयते ।

یس۔ تو۔ کرم پھل۔ تیاگی۔ اتی۔ ابھی۔ ویشیٹے

۱۔ تعریف کرنا ۲۔ بہتر ۳۔ نشتر سے ۴۔ سنیاں سے ۵۔ بڑھ کر ۶۔ کہتے ہیں

نمر چھم - اے ارجن! تیاگی وہ ہے جس نے کرموں کا پھل تیاگ دیا ہے۔ نہ کہ وہ جس نے کرم کا تیاگ کر دیا ہے۔

آہ! یہ امر کس قدر افسوسناک ہے کہ لوگوں نے تیاگی کا مطلب ہی نہیں سمجھا۔ بھگوان تو کرموں کا پھل تیاگنے کی ہدایت کرتے ہیں۔ نہ کہ کرم تیاگنے کی کرم کرنے کی تو وہ پُر زور اور بار بار تلقین کرتے ہیں۔ یہ ہماری عقل کا قصور ہے کہ ہم نے ان کے آپدیش کو اُٹا سنا سمجھا ہے۔

صاحبان! کرم کے بغیر گیان اور بھگتی ادھوری ہے۔ جو شخص کرم نہیں کرتا اور صرف بھگتی اور گیان میں رہتا ہے۔ اس کی مثال ایک پروالے پرندہ کی سی ہے جو اڑ نہیں سکتا۔ خلاصہ یہ کہ کرم کے بغیر آدمی نامکمل ہے۔
ایشن اپانشد کا منتر ہے۔

अन्यं तमः प्रविशन्ति येऽ विद्यामुपासते ।

ततो भूय इव ते तमो य उ विद्यायां रताः ॥

اندرم - تہا۔ پرورشنتی - سیکے۔ ادویام - اُپاسنتے

تو - بھویا - او - تے - تو - یا - او - ودیایام - کرتا

نمر چھم - جو فقط ادویا (کرم) کی اُپاسنا (عبادت) کرتے ہیں۔ وہ اندھکار (جہالت) میں ہیں۔ اور اُن سے بڑھ کر اندھکار میں وہ لوگ ہیں۔ جو صرف ودیا (گیان) میں مستغرق ہیں۔

اگلا منتر ہے۔

अन्यदेवाहुर्विद्ययाऽन्यदेवाहुर्विद्यया ।

इति शुभ्रम धीराणां ये नस्तद्विचक्षिरे ॥

ایت۔ ایو۔ آہو۔ ودییا۔ ایت۔ ایو۔ آہو۔ اودییا

راتی۔ ششترم۔ دھیر نام۔ بیہ۔ نست۔ وچ۔ چکشرے

ترجمہ۔ اودییا کا لاجھ (فائدہ) اور ہے۔ دویا کا لاجھ اور ہے۔ بڑھیاں
(فائدہ) بزرگوں نے ایسا بتایا ہے۔

آگے آتا ہے۔

विद्याञ्चाविद्याञ्च यस्तद्वेदोभयं सह ।

अविद्या मृत्युं तोर्त्वा विद्यामृतमश्नुते ॥

دویات۔ چ۔ اودیات۔ چ۔ یا۔ ایت۔ دید۔ ایشیم۔ سہیا

اودییا۔ مریتم۔ تریتوا۔ ودییا۔ امرتم۔ استوتے

ترجمہ۔ جو دویا اور اودیا لینے دیتا اور پر ماتا۔ کرم اور گیان دونوں
ساتھ ساتھ نبھاتا ہے۔ وہی مکمل انسان ہے۔ اودیا سے اس لوک (دنیائے
اوراصل) کو تلب اور ودیہ سے پر ماتا کو پاتا ہے۔ اور امر (لافانی) ہو
جاتا ہے۔

نیش کام کرم کی یہاں کا درجن کرتے ہوئے بھگوان بارہویں ادھیٹ
نیش کرتے ہیں۔

अथो हि ज्ञानमभ्यासाञ्ज्ञानाद्भयानं विशिष्यते ।

ध्यानात्कर्मफलत्यागस्त्यागाच्चान्तिरनन्तरम्

کرم۔ گیانی۔ کرم۔ ۲۔ کرم۔ ۵۔ دانشور۔ ۱۔ ہمارے۔ ۷۔ جانتا ہے۔ ۸۔ دہلوی۔ ۹۔ ساتھ ساتھ
بھگوان۔ ۱۰۔

شرے یو۔ ہی۔ گیانم۔ ابھی سات۔ گیانات۔ دھیانم۔ دشتیتے
 ۱۲ دھیانات کرم۔ بھل۔ تیاگا۔ تیاگا۔ شانتم۔ انترتم

ترجمہ۔ اے ارجن! ابھی اس (دشٹی) سے گیان برتر ہے۔ گیان سے
 دھیان اتم ہے۔ دھیان سے کرم کے بھل کا تیاگ بڑھ کر ہے۔ کیونکہ
 کرم کے بھل کے تیاگ کے بعد پریم شانتی (سکون) ابھی نصیب ہوتی
 ہے۔

اٹھارہویں ادھیائے میں بھگوان فرماتے ہیں۔

न द्वेष्ट्यकुशलं कर्म कुशले नानुब्रजते ।

त्यागी सूत्रसमाविष्टो मेधावी क्षिन्नसंशयः ॥

نہ دویشی۔ اکٹلم۔ کرم۔ کٹلے۔ نا۔ انوشیجے

۱۲ تیاگی۔ ستو۔ سم۔ آروٹو۔ میدھاوی۔ جھن۔ سفیا

ترجمہ۔ جو شخص مشکل کام سے کتراتا نہیں۔ اور دل پسند کام میں
 بھنتا نہیں۔ اور شدھ بھادنا (نیک نیتی) رکھتا ہے۔ ایسا انسان عقلمند
 نیاگی ہے۔

اگلے شلوک میں تو بھگوان نے یہاں تک کہہ دیا ہے۔

नहि देहभृता शक्यं त्यक्तुं कर्माण्यशेषतः ।

यस्तु कर्मफलत्यागी स त्यागीत्यभिधीयते ॥

نہ ہی۔ دہ بھرتا شکیم۔ نیکیتم۔ کرمانی۔ اشیتا۔

۱۸ یستو۔ کرم۔ بھل۔ تیاگی۔ سا۔ تیاگی۔ اتی۔ ابھی۔ دھی جیتے

۱۔ بہتر ۲۔ ابھی ۳۔ وشیش ۴۔ مکمل ۵۔ نفرت کرنا ۶۔ مشکل ۷۔ آسان ۸۔ بھنتا ۹۔ شدھ ۱۰۔ یقین سے ۱۱۔ جسم والا ۱۲۔ قابل ۱۳۔ مکمل طور پر

ترجمہ - جسم رکھنے والے انسان کے لئے تو کرم کا تیاگ ہی ناممکن ہے
اس لئے اے ارجن! جو انسان کرم کے پھل کو تیاگ کرتا ہے۔ وہی تیاگ
ہے۔

صاحبانِ عمل کے بغیر علم کسی کام کا نہیں۔
شیخ سعدی صاحب فرماتے ہیں
علم چنداں کہ بیشتر خوانی چوں عمل در تو نیست ناوانی
مطلب - بے حد علم رکھنے پر بھی اگر تجھ میں عمل نہیں ہے۔ تو تونادان
ہے۔

نہ محقق بود نہ دانش مند چار پائے بردگنا بے چند
آں تہی مغز را چہ علم و خبر کہ بردہیزم است یا دفتر
مطلب - اگر جانور کی پیٹھ پر کتابیں لاد دیں۔ تو وہ نہ محقق ہو سکتا ہے
نہ دانشمند۔ اُس بے وقوف کو کیا خبر کہ اُس کی پیٹھ پر لکڑیاں لدی ہوئی
ہیں یا کتا ہیں۔ یہی حال اُس عالم کا ہے جو عمل سے خالی ہے۔

دانش مندوں نے کہا ہے
عالم بے عمل مبطل درختِ بے بر
یعنی بے عمل عالم کی مثال بے پھل درخت کی طرح ہے۔
عالم بے عمل مبطل خانہ بے در
یعنی بے عمل عالم ایسے گھر کی مانند ہے جس کا دروازہ نہ ہو۔
عالم بے عمل مبطل مرغِ بے پر

یعنی بے عمل عالم لیجر یوں والے پرندہ کی مانند ہے۔

آخری مقتل تاجدار بہادر شاہ ظفر کا شعر ہے۔

نہ ہو جس میں عمل اور ہو کت ابوں سے لدا، پھرتا

ظفر اس آدمی کو ہم تصور ہیسل کرتے ہیں

سراقتال کا شعر ہے۔

عمل سے زندگی بنتی ہے۔ جنت بھی جہنم بھی

یہ خاک اپنی فطرت میں نہ ٹوڑی ہے نہ ٹاری ہے

مطلب۔ بہشت اور دوزخ عمل سے بنتے ہیں۔ انسان پیدا آئیشی طور

پر فرشتہ اور شیطان یعنی نیک اور بد کچھ بھی نہیں ہے۔ جیسے اعمال کرتا

ہے۔ ویسا ہو جاتا ہے۔

انگریزی کا شاعر لانگ فیلو کہتا ہے۔

Not enjoyment, and not sorrow,

Is our destined end or way;

But to act, that each tomorrow

Finds us farther than today.

ترجمہ۔ ہماری منزل مقصود خوشی یا غمی نہیں بلکہ عمل کرنا ہے اس طرح عمل کرتے ہوئے

دو روز ہم منزل کے قریب ہوتے جائیں گے۔

انگریزی کا ایک مقولہ ہے۔

An ounce of action is worth a ton of talk.

ترجمہ۔ عمل کا ایک تزلہ زبانی جمع خرچ کے ایک من سے بھی بڑھ کر ہے۔
 شیخ سعدی نے اپنی کتاب "بوستان" میں ایک حکایت بھی ہے
 کہ ایران کے ایک تھکاناچی بادشاہ نے ایک روشن ضمیر عارف سے کہا۔ تخت و
 تاج اور دنیاوی جاہ و جلال منہ ہونے والی چیزیں ہیں۔ میرا دل چاہتا ہے
 بخوابیم بہ کعبہ عبادت نشدت کہ درایم این پنج روزے کہت
 لینے میں تخت چھوڑ کر عبادت کے گوشہ میں بیٹھنا چاہتا ہوں تاکہ باقی عمر کا صبح
 استقبال کر سکوں۔

اُس عارف نے جواب دیا ہے
 طریقت بحر خدمت خلق نیست تسبیح و سجادہ و دلق نیست
 مطلب۔ باطن کی پاکیزگی اور عبادت سے مُراد خدمتِ خلق ہے۔ اس کے سوا
 اور کچھ نہیں تسبیح و مُصلیٰ (آسن) اور گدڑی یعنی صرف مالا پھیرنے یا مانا پڑھنے
 اور فقیرانہ لباس پہننے کا نام عبادت نہیں ہے۔

پھر فرمایا ہے
 قدم باید اندر طریقت نہ دم کہ اصلاً نار و دم بے قدم
 مطلب۔ صفائی دل یا عبادت کے لئے عمل چاہیئے نہ کہ زبانی باتیں۔ بغیر عمل
 کے زبانی باتیں کچھ حقیقت نہیں رکھتیں۔

راجہ حافظ بھی فرماتے ہیں
 شاہ را بہ بود از طاعت صد سالہ زہد
 قدرے یک ساعت عمرے کہ در و داد گم شد

عبادت

مطلب۔ بادشاہ کے لئے سوسال عبادت سے وہ ایک گھڑی اچھی ہے
 جس میں وہ کسی کے ساتھ اِضافہ کرتا ہے۔

سراقبال کا شعر ہے ۷

خدا کے بندے تو ہیں ہزاروں بنوں میں بھرتے ہیں مارے مارے

میں اُس کا بندہ بنونگا جس کو خدا کے بندوں سے پیار ہوگا

کرم یوگ ہی نجات حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ اس پر مزید روشنی

ڈالتے ہوئے بھگوان کرشن، بھگوت گیتا میں فرماتے ہیں ۷

कर्मणोव हि संसिद्धिमास्थिता जनकादयः ।

लोकसंग्रहमेवापि संपश्यन्कर्तुमर्हसि ॥

کرم سنڑی۔ ایو رہی۔ سندھم۔ آستھنا۔ جنگ۔ آڈیا
 لوک۔ سنگرہم۔ ایو۔ اپنی۔ سم۔ پشین۔ کرم۔ ارھسی

ترجمہ۔ اے ارجن! راجہ جنگ وغیرہ نے بھی نیش کام کرم سے ہی پُر م سدی
 کو پراپت کیا تھا۔ اس لئے لوگوں کی بہتری کو نظر میں رکھتے ہوئے بغیر پھل کی
 خواہش کے نہیں کرم کرنا ضروری ہے۔

صاحبان! بھگوت گیتا کا اُپدیش کرنے والے مہاراج کرشن جی
 دوار کا نگری کے راجہ تھے۔ اُپدیش سننے والے ارجن جی راج پتھر (شہزادہ)
 تھے اور جنگ مہا بھارت کے ہیرو نیش کام کرم کے سلسلہ میں جو مثال پیش کی
 گئی ہے وہ بھی جنگ ہی کی ہے جو متھلا پوری کے راجہ تھے۔ جنہوں نے راج

۱۔ کرم سے ۲۔ سدی۔ نجات ۳۔ پیرا۔ قیام ۴۔ وغیرہ ۵۔ ہون کی جگہ ۶۔ دھرم ۷۔ کرم ۸۔ جہاں

اور برہم گیان کو ایک ساقہ پہنایا۔ ایسی صورت میں یہ خیال کہ بھگوت گیتا
 دُنیا اور کارِ دُنیا کو چھوڑ دینے کی تعلیم کرتی ہے۔ کتنا غلط اور بے بنیاد ہے۔
 بھگوت گیتا کے اٹھارہویں ادھیائے میں برہمن۔ کھڑی۔ دلش اور
 مودر کے سوبھاوک کرموں (فطری اعمال) کا بیان کرتے ہوئے بھگوان مہرشی
 کرشن چند جی فرماتے ہیں۔

स्वे स्वे कर्मण्यभिरतः संसिद्धिं लभते नरः।

سوئے۔ سوئے۔ کرمنی۔ ابھی۔ کرنا۔ سم۔ سدھم۔ بھتے۔ نرا $\frac{18}{75}$

ترجمہ۔ اپنے اپنے کرم میں لگا ہوا انسان سدھی کو پراپت کر لیتا ہے۔ یعنی
 روحانی معراج کو پا لیتا ہے۔
 آگے فرماتے ہیں۔

यतः प्रवृत्तिर्भूतानां येन सर्वमिदं ततम्।

स्वकर्मणा तमभ्यर्च्य सिद्धिं विन्दति मानवः॥

یتا۔ پرورت۔ بھوتانا۔ مین۔ سروم۔ ادم۔ شتم $\frac{18}{75}$
 سوکرمن۔ تم۔ اہمیرچ۔ سدھم۔ واندتی۔ مالو

ترجمہ۔ جس الیشور سے یہ دنیا پیدا ہوئی ہے۔ جس سے یہ سارا جگت
 (جہان) بھر پود ہے۔ اُس کو اپنے سوبھاوک کرموں (فطری اعمال) سے پوج
 کر انسان پریم سدھی (روحانی معراج) کو حاصل کرتا ہے۔

اس سے ہر کرم میں ۲۔ ۳۔ ۴۔ ۵۔ ۶۔ ۷۔ ۸۔ ۹۔ ۱۰۔ ۱۱۔ ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰۔ ۳۱۔ ۳۲۔ ۳۳۔ ۳۴۔ ۳۵۔ ۳۶۔ ۳۷۔ ۳۸۔ ۳۹۔ ۴۰۔ ۴۱۔ ۴۲۔ ۴۳۔ ۴۴۔ ۴۵۔ ۴۶۔ ۴۷۔ ۴۸۔ ۴۹۔ ۵۰۔ ۵۱۔ ۵۲۔ ۵۳۔ ۵۴۔ ۵۵۔ ۵۶۔ ۵۷۔ ۵۸۔ ۵۹۔ ۶۰۔ ۶۱۔ ۶۲۔ ۶۳۔ ۶۴۔ ۶۵۔ ۶۶۔ ۶۷۔ ۶۸۔ ۶۹۔ ۷۰۔ ۷۱۔ ۷۲۔ ۷۳۔ ۷۴۔ ۷۵۔ ۷۶۔ ۷۷۔ ۷۸۔ ۷۹۔ ۸۰۔ ۸۱۔ ۸۲۔ ۸۳۔ ۸۴۔ ۸۵۔ ۸۶۔ ۸۷۔ ۸۸۔ ۸۹۔ ۹۰۔ ۹۱۔ ۹۲۔ ۹۳۔ ۹۴۔ ۹۵۔ ۹۶۔ ۹۷۔ ۹۸۔ ۹۹۔ ۱۰۰۔

دوستو! اس شلوک سے صاف ظاہر ہے کہ بھگوان کا پوجن کرم سے
ہی ہوتا ہے۔ اور کوئی طریقہ پرستش کا نہیں ہے۔
چنانچہ بھگوان فرماتے ہیں۔

श्रेयान्स्वधर्मो विगुणः परधर्मात्स्वनुष्ठितात् ।
स्वभावनियतं कर्म कुर्वन्नामोति किल्बिषम् ॥

شرے! یان۔ سو دھرم۔ وگنا۔ پر۔ دھرمات۔ سو۔ نشٹھات
سو بھاد۔ نیتیم۔ کرم۔ کروں نہ آپنوتی۔ کل۔ بھشم

ترجمہ۔ اے ارجن! دوسرے کے دھرم سے اپنا دھرم اچھا ہے۔ چاہے
ظاہر طور پر دوسرے کا دھرم اچھا اور اپنا بُرا ہی کیوں نہ دکھائی دے
یہاں دھرم سے مراد ہندو مذہب یا اسلام یا عیسائیت وغیرہ نہیں ہے
بلکہ برہمن دھرم، کھشتری دھرم، ویشی دھرم اور شودر دھرم ہے۔ اور دھرم
لفظ کا مطلب یہاں فرض منصبی یعنی ڈیوٹی ہے تو اس شلوک کا اصلی مطلب یہ ہے
کہ برہمن، کھشتری، ویشی اور شودر ہر ایک کے لئے اپنے اپنے فرائض دوسرے
کے فرائض سے بہتر ہیں۔ اگر شودر اپنے کام کو حقیر سمجھ کر برہمن کا کام اختیار
کرنے کی خواہش کرتا ہے۔ تو یہ اس کی نادانی ہے۔ اولے او اعلیٰ یا آدیج
زیچ کا سیمار کام کی نوعیت نہیں بلکہ نیت ہے۔ اگر شودر اپنے کام کو نیکیتی
سے انجام دیتا ہے۔ تو پر ماتا کی نظر میں اس کا رتبہ اس برہمن اور کھشتری سے
بلند تر ہے۔ جو اپنے فرائض کو دیانتداری سے نہیں بجالاتے۔

۱۔ بہتر ۲۔ اپنا کرم ۳۔ گنوں سے خالی ۴۔ پراپاکرم ۵۔ اچھا ۶۔ کرتے ہوئے ۷۔ نہیں پاتا

بعینہ یہی بات تیسرے ادھیائے کے پینتیسویں شلوک میں بھی
 لکھوان نے کہی ہے -

श्रेयान्स्वधर्मो विगुणः परधर्मात्स्वनुष्ठितात् ।
 स्वधर्मे निधनं श्रेयः परधर्मो भयावहः ॥

شترے - یان - شودھرمو - وگنا - پردھرمات - سونشٹات
 شودھرمے - ندھرم - شترے یا - پردھرم - بھیا - دہا
 ترجمہ - پرایا دھرم آسان اور دل پسند نظر آنے پر بھی اس کی بہ
 نسبت اپنا دھرم اچھا ہے - خواہ یہ ظاہر طور پر بُرا ہی کیوں نہ نظر آئے
 اپنا کہ تو یہ فرض پورا کرتے ہوئے مرنے کا کرنا بہتر ہے - دوسرے کا کہ تو یہ
 خوف پیدا کرنے والا ہے -

اپنے فرض کی ادائیگی کو انگریزی کے مشہور شاعر جیمز جینسن
 (Jennyson) نے یوں سراہا ہے -

Not once or twice in our rough island story
 The path of duty was the way to glory;
 He that walks it, only thirsting
 For the right and learns to deaden
 Love of self, before his journey closes,
 He shall find the stubborn thistles bursting

۱۰۔ اچھا ۲۔ اپنی ذیوتی ۳۔ مکن سے فالی م۔ پرانی ذیوتی ۵۔ اچھی ۶۔ مرنے ۷۔ خوف دینے والا

In glossy purples, which out-redden,
All voluptuous garden roses.

ترجمہ - جزائر برطانیہ کی تاریخ سے جو کہ نشیب و فراز سے پڑے ہیں۔ یہ بات بخوبی واضح ہے کہ فرض کی ادائیگی کا راستہ ہی عظمت و شہرت کا راستہ ہے۔ جو اس پر چلیگا۔ اور محض صداقت کے حصول کی غرض سے چلیگا اور خودی کو بٹا دے گا۔ تو وہ منزل کے ختم ہونے سے پہلے ضرور دیکھیگا کہ اس کے راستے میں جو سخت اور نوز کیلے آزار دہ کانٹے تھے۔ وہ پھول بن گئے ہیں۔ ایسے پھول کہ جن کی رعنائی اور شادابی بہشت کے پھولوں پر بھی خندہ زن ہے۔

چنانچہ بھگوان، ارجن کو لڑنے اور کرم یوگ کی تلقین کرتے ہوئے بھگوت گیتا کے آخر میں پھر فرماتے ہیں۔

सर्वकर्माण्यापि सदा कुर्वाणो मद्भ्यपान्नयः ।
मत्प्रसादादवाप्नोति शाश्वतं पदमव्ययम् ॥

۱۸/۵۶
سرور کرمانی۔ اپنی رسد اور کڑوا لا۔ مرٹ۔ ویسا۔ شریا
مرٹ۔ پرسادات۔ او اپنوتی۔ شاشوتم۔ پدم۔ اویم

ترجمہ - اے ارجن! تو میرا دامن پکڑ کر ہمیشہ نش کام بھاد سے سب کاموں کو کرتا ہوا میری مہربانی سے پریم ادناشی پد لافانی اور جگہ کو پائے گا پھر فرماتے ہیں۔

۱۔ سب ۲۔ کرموں کو ۳۔ کرتا ہوا ۴۔ میرا ۵۔ آزمائے کر ۶۔ میری ۷۔ کرپا سے ۸۔ پائیگا اور ہمیشہ رہنے والا ۹۔ درجہ ۱۰۔ لافانی

मरिचतः सर्वदुर्गाणि मत्प्रसादात्तरिष्यसि ।
अथ चेत्त्वमहंकारान्ब्रूष्यसि विनश्यसि ॥

مرت - چٹا سر و درگانی - مروت - پرسادات - ترشیشی
 احمہ - چیت - نوم - اسنکارات - نہ - شرویشی - ونکھشی
 ۱۸/۵۸
 ترجمہ - اے ارجن! مجھ میں دل لگانے سے یعنی میرا کہنا ماننے سے
 تُو تکالیف کے سب پہاڑوں کو میری عنایت سے ہار کر جاٹے گا۔ اور
 اگر تُو اپنی مرضی پر چلتا ہوا میرا کہنا نہیں مانے گا۔ تو برباد ہو جاوے گا۔
 خلاصہ یہ کہ انسان کو ضرور کرم کرنا چاہیے۔ بندش فقط یہی ہے
 کہ آسکتی (لگاؤ)، اور پھل کی خواہش کو چھوڑ کر کم کرے۔ مگر انوس
 ہے کہ ہماری عقل الٹی ہو گئی۔ چھوڑنی تھی پھل کی خواہش لیکن ہم نے سر
 سے کرم کرنا ہی چھوڑ دیا۔ کرم کرنے کے لئے اس سے بڑھ کر اور کیا پرمان
 (دلیل) چاہیے۔ کہ ترلوکی (کائنات) کے مالک ہوتے ہوئے بھی خود بھگوان
 کرشن جی نے کرم کیے۔ اور ارجن سے گرا ہوا دھنشن اٹھوا کر اس سے
 زبردست جنگ کرائی۔ پھر سمجھ نہیں آتی کہ لوگ کیونکر یہ کہتے ہیں کہ بھگوت گیتا
 لڑک دنیا یا سنیاں کا سبق دیتی ہے۔ حق تو یہ ہے کہ کرم یوگ کی تلقین جس
 قدر پُر زور انداز میں بھگوت گیتا کرتی ہے۔ اس کی مثال اور کسی شاستر میں
 نہیں پائی جاتی۔ اسی لئے تو بھگوت گیتا کو کرم یوگ شاستر کہا گیا ہے۔
 پیارے بھائیو! میں نے آپ کے سامنے اختصار کے ساتھ بھگوت گیتا

CC-0. In Public Domain. Digitized by eGangotri Collection, Haridwar

In g

ALL

۷۰۲۔

کتاب

24

اور

تصنيف

بولن

64.

پہلی

تھے ہوئے

1

सर्व

सत्

17

1997

ب

之

1

1

新, 佳



کئی تعلیم کو بیان کر دیا ہے۔ اور اس کے خاص خاص اُپدیشوں لینے سمجھتی
(عقل قائم یا دھک سکھ کو برابر سمجھنا)۔ اُنینہ **अनन्य** مکتبی دیکھو عبادت
اور کرم کو شکم پھل یا صلہ کی خواہش چھوڑ کر دیانت داری اور ہوشیاری
سے اپنے فرائض کو سرانجام دینا، پر بھی اپنی لیاقت کے مطابق روشنی
ڈال دی ہے۔

کھجوت گیتا ایک بیش بہا رتن ہے۔ اپنے رنگ میں ایک بے
مثال دھرم پُستک ہے۔ اس کے اندر رموزِ معرفت کو مکمل طور پر اور
نہایت دل نشیں پیرایہ میں کھولا گیا ہے۔ زیادہ کیا کہوں۔ یہ ایک اکسیر
روحانی ہے جو جیو کو برہم بنا دیتی ہے۔
اس کی شان میں کہا گیا ہے۔

ज्ञानेष्वेव समग्रेषु गीता ब्रह्म स्वरूपिणी।

گیان ایشو۔ ایو۔ سمگیشو۔ گیتا۔ برہم۔ سروپ نی
یعنی سب گیانوں میں گیتا برہم کا سروپ ہے۔

جو شخص روزانہ گیتا کا پاٹھ کرتا ہے وہ انسان نہیں بلکہ دیوتا ہے۔
شاستروں میں گیتا کی مہاں عظمت کا اس طرح درن کیا گیا ہے۔

**मलनिर्मोचनं पुंसां जलस्नानं दिने दिने।
सकृद्गीतामभसि स्नानं संसारमलनाशनम्॥**

۱۔ گیانوں میں ۲۔ سب میں ۳۔ برہم کا سروپ

مٹی یونچم - پُسنام - جل - سننام - دے - دے - دے
 سکرٹ - گیتا - اسبھسی - سننام - سنار - مل - ناشتم
 ترجمہ - جسم توجہ صاف رہ سکتا ہے - اگر روزانہ غسل کیا جائے - لیکن
 گیتا روپی گنگا میں ایک دفعہ ڈبکی لگانے سے من کی جنم جناتروں کی میل یکسر
 دُور ہو جاتی ہے -

اس لئے جو شخص دُرلبھ منش جنم کپا کر بھی بھگوت گیتا کا پاٹھ نہیں کرتا
 یا اسے نہیں سُنتا - اس کا جنم بے کار ہے - وہ گویا اپنے ماتھے میں آٹے
 ہوئے امرت کو چھوڑ کر زہریلی رہا ہے -
 خود بھگوان ، بھگوت گیتا کے متعلق یوں فرماتے ہیں -

गीता मे हृदयं पार्थ गीता मे ज्ञानमुत्तमम् ।
 गीताज्ञानं समाश्रित्य त्रिलोकीं पालयाम्यहम् ॥

گیتا - ے - ہر دیم - پارٹھ - گیتا - ے - گیانم - اوتتم
 گیتا - گیانم - سسم - آشرت - تر کوکشم - پالیامی - اہم
 ترجمہ - اے ارجن ! گیتا میرا ہر دیہ (دل) ہے - یعنی میں نے اپنا دل نکال
 کر گیتا کی صورت میں رکھ دیا ہے - گیتا میرا اعلیٰ ہے اعلیٰ گیان ہے اور
 اسی گیتا گیان کے سہارے کل کائنات کا نظام قائم رکھتا ہوں -
 بھگوت گیتا پینام عالمگیر ہے - اس کا کسی خاص جماعت یا فرقہ سے
 تعلق نہیں - بلکہ یہ تمام بنی نزع انسان کے لئے ہے - دُنیا کے اندر عداقت

۱۔ نیل ۲۔ دور کرنا ۳۔ انسان ۴۔ نیک کرم کرنے والے ۵۔ پانی ۶۔ سہارا لے کر
 ۷۔ زلزلہ ۸۔ کائنات ۹۔ پانی

ایک ہے۔ اور معکوت گیتا اُسے پورے طور پر ظاہر کرتی ہے۔ جب بھگوان کرشن جی یہ فرماتے ہیں کہ میں "ایک" میں (عہد بہ عہد) دھرم کی رکھشا کے لئے جنم لیتا ہوں۔ تو وہ دھرم کا کوئی خاص نام نہیں لیتے۔

پس دھرم ایک ہے۔ لیکن اُسے دنیا کے اندر مختلف طریقوں سے بیان کیا گیا ہے۔

رگ وید کا ایک منتر ہے۔

“एकं सद्विप्रा बहुधा वदन्ति”

ایک - ست - وپرا - بہودھا - ودنتی

ترجمہ - سچائی ایک ہے۔ لیکن ہمارے شعور (بزرگ زیدہ انسانوں) نے اُسے کئی طریقوں سے ظاہر کیا ہے۔

انگریزی زبان کا ایک مقولہ ہے

“Truth is one, sages call it variously.”

ترجمہ - صداقت ایک ہے۔ لیکن ہمارے شعور نے اسے مختلف طریقوں سے ادا کیا ہے۔

انگلستان کے مشہور فلسفی ادیب وارج برناڈشا کہتے ہیں۔

There is only one religion though there are hundred versions of it.

“Shaw”

مستکال

گوروں کا گائیڈ

۱۔ سچائی ۲۔ بدھیان ۳۔ بہت طرح سے ۴۔ کہتے ہیں۔

ترجمہ - مذہب ایک ہے۔ لیکن اس کے طرزِ بیان سینکڑوں ہیں۔
مولانا حالی کا شعر ہے ۵

ملتی رستوں کے ہیں سب ہیر پھیر سب جہازوں کا ہے ننگر ایک گھاٹ
چنانچہ بے سمجھ لوگوں نے رستوں کو ہی منزلِ مقصود سمجھ کر مختلف قوموں
کے درمیان فتنہ و فساد کی بنیاد ڈال دی ہے۔
خواجہ حافظ نے کیا ہی خوب کہا ہے ۵

جنگِ ہفتاد و دو ملتِ ہمہ را عذر بہ
چوں نہ دیدند حقیقت رہ افسانہ زو و ند
یعنی مذہب کے نام پر باہمی جھگڑنے والے قابلِ معافی ہیں۔ کیونکہ
حقیقت کا تو انہیں علم نہیں۔ وہ قصوں اور افسانوں پر لڑ رہے ہیں۔
ایک اور فارسی کا شعر ہے ۵

از تعصب کا سہ شیخ و برہمن شد جدا
در نہ درے خانہ یک ساتی است۔ یک عالم است دس
ترجمہ - تعصب سے شیخ اور برہمن یعنی ہندو اور مسلمان جدا جدا ہو گئے ہیں
در نہ شراب خانے میں ایک ساتی اور ایک پیالے کے سوا اور کچھ بھی نہیں
ہے۔ یہ دنیا ایک شراب خانہ ہے۔ جس میں پر ماتا طرح طرح کے روپے عمار
کر اپنی کھیل کھیل رہا ہے۔ آنکھ کھلنے کی دیر ہے۔ پھر ہندو مسلمان کا جھگڑا
ختم ہو جاتا ہے۔

مشہور پنجابی عارف مہینے شاہ صاحب فرماتے ہیں ۵

دوئی دُور کرد کوئی شور نہیں ایہ ترک ہندو کوئی ہو نہیں
ترجمہ - اے انسان! دل سے دوئی کو دُور کر دے - پھر کوئی جھگڑا نہیں
رہتا - یہ جو ہندو اور مسلمان تہیں جدا جدا نظر آ رہے ہیں - یہ دراصل ایک
ہی میں مختلف نہیں ہیں -

آگے کہتے ہیں سے

سب سادھ کہو کوئی چور نہیں ہر گھٹ دِوِچ آپ سما یا ہے
ترجمہ - سب آدمی سادھ ہیں - ان میں کوئی بھی چور نہیں ہے کیونکہ ہر ایک
شخص کے دل میں پرمانا سما یا ہوا ہے -

آخر میں کہتے ہیں سے

ٹک بوجھ کون چھپ آیا ہے کس بھیکھی بھیکھ دٹا یا ہے
ترجمہ - اے انسان! ذرا سوچ کہ ان شکلوں کے اندر کون چھپا بیٹھا ہے
کس پہرہ پہنے ہوئے روپ بنائے ہوئے ہیں -

مُراد یہ ہے کہ سب میں اسی ایک قادر مطلق کا ہی جلوہ ہے -

اسی خیال کو پھر دوسری صورت میں یوں ادا کرتے ہیں سے

رکتھے راماس - رکتھے فنج سچھ - ایہو قیدی شور

بہت گیا دوتاں دا جھگڑا - بھل پیا کچھ ہور ،

میری بھل دے دِوِچ چور فی - میری بھل دے دِوِچ چور

ہندی زبان کے مشہور شاعر گردھر کوی رائے ایک جگہ

فرماتے ہیں سے

۱۔ غیریت ۲۔ دوسرا ۳۔ بشریت ۴۔ دل ۵۔ ذرا ۶۔ پہرہ ۷۔ تبدیل کرنا ۸۔ بھل

پھانسی تہ نگ مذہب کی۔ جب لگ ہوت نہ گیان
 مذہب پھانس ٹوٹے جھی۔ پاوے پد نہ بان،
 پاوے پد نہ بان۔ نہ نجن مانہ صمادے
 جنم مرن کو کاٹ پھر وہ جوں نہ آوے
 کہے گردھر کوئی رائے بودھ بن بھرے چوراشی
 جب لگ ہوت نہ گیان مذہب کی تہ نگ پھانسی

ترجمہ۔ جب تک حقیقت کا گیان نہیں ہوتا۔ تب تک مذہب کی پھانسی
 ہے۔ جب انسان بزوان یعنی کمتی حاصل کر لیتا ہے۔ تب مذہب کی
 پھانسی ٹوٹ جاتی ہے۔ پھر آدمی نہ نجن نارائن میں سما جاتا ہے۔ اور جنم
 مرن کے چکر سے چھوٹ جاتا ہے۔ گردھر کوئی رائے کہتا ہے۔ کہ گیان
 کے بغیر چوراسی لاکھ یونیوں میں گھومتا رہتا ہے۔ جب گیان حاصل ہو
 جاتا ہے۔ تو مذہب کے سب جھگڑے ختم ہو جاتے ہیں۔

مولانا روم فرماتے ہیں۔

توچہ دانی سہر حق راے لی تو گرفتار ابو بکر و علی
 مطلب۔ اے نادان بچے! تو راز حقیقت کو کیا جانے۔ تو تو ابو بکر و
 علی یعنی شیعہ اور سنی کے جھگڑوں میں پھنسا ہوا ہے۔

مذہب کے نام پر لڑنے والوں کے متعلق مولانا صاحب کا ارشاد
 ہے۔

جنگر حائل برائے بارہیں اس جہنم است اجتہاد کا رہیں

۱۔ ترجمہ۔ ۲۔ بزوان یعنی کمتی ۳۔ بھگوان ۴۔ میں ۵۔ شاعر ۶۔ گیان ۷۔ گھومتا ہے

مطلب - جیسے کہ تلی یا سرزدور بوجھ اٹھانے کے لئے آپس میں لڑتے ہیں
 ٹھیک یہی حالت مذہبی جنگ و جدل کرنے والوں کی ہے۔

مولانا صاحب نے اس باب میں ایک دلچسپ حکایت بھی مثنوی معنوی
 میں بیان کی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ چار فقیر جن میں ایک فارسی، دوسرا
 ترک تیسرا رومی اور چوتھا عرب تھا۔ آپس میں جھگڑ رہے تھے۔ جھگڑنے
 کی وجہ یہ تھی کہ کسی آدمی نے ان چاروں کو مشترکہ طور پر ایک دام دیا تھا۔
 وہ اس دام سے اپنی اپنی خواہش کے مطابق کھانے کی چیز خریدنا چاہتے تھے
 فارسی انگدہ، ترک ما اوزم، رومی استانیل اور عرب غنبلینا چاہتا تھا۔ لازم
 استانیل اور غنبل بھی انگوکھ نام ہیں۔ مگر چونکہ وہ ایک دوسرے کی زبان
 سے ناواقف تھے۔ اس لئے باہم لڑ رہے تھے۔ ہر ایک اس بات پر مصر
 تھا کہ میری چیز ہی خریدی جائے۔ اتنے میں ایک آدمی دہان سے گذرا
 جو فارسی ترکی رومی عربی ان چاروں زبانوں کو جانتا تھا۔ اس نے جو یہ باہر
 دیکھا۔ تو ان کو کہا کہ مجھے دام دو۔ میں تم چاروں کی حسب مشاعر چیزیں لے
 آتا ہوں۔ چنانچہ وہ دام لے کر بازار سے انگوکر خرید لایا۔ جسے دیکھ کر چاروں
 فقیر باغ باغ ہو گئے اور ہر ایک نے چٹا کر کہا کہ ہاں ہاں! مجھے یہی چیز چاہیے
 تھی۔

تو مولانا صاحب کہتے ہیں کہ مذہبی جھگڑا کرنے والوں کی حالت بھی
 اس طرح ہے۔ یہ صرف لفظوں اور اصطلاحوں کی تفریق پر لڑ رہے ہیں۔
 حقیقت تو ایک ہی ہے۔

چنانچہ فرماتے ہیں ۵
 ہندیاں را اصطلاح ہندیہ
 سندھیاں را اصطلاح سندھیہ
 مطلب - ہندیوں کو ہندی اصطلاح پسند ہے اور سندھیوں کو سندھی
 اصطلاح -

پھر فرماتے ہیں ۵
 در گذرا نام و ہنگ در صفات
 تا صفات رہ نماید سوئے ذات
 مطلب - اے انسان! نام کو چھوڑ کر خوبیوں کو دیکھ۔ تاکہ خوبیاں تیری
 رہنمائی ذات کی طرف کریں۔

یعنی خدا کے مختلف ناموں کے جھگڑے میں مدھپڑو۔ اس کے اوصاف
 پر دھیان دو۔ تاکہ اس طرح تجھے اس کی حقیقت معلوم ہو۔
 صاحبان! حقیقت کا روپ دکھانے کے لئے جھگڑ گیتا سے
 بڑھ کر اور کوئی پستک نہیں اور یہ بلا امتیاز مذہب و ملت، ہر فرد
 بشر و دعوت دیتی ہے۔ کہ میری سثرن میں آکر نجات حاصل کرے۔

اوم نت ست

مثنوی معنوی
 سی۔ دوسرا

جھگڑے
 دیا تھا۔

ہتے تھے
 مخدوم

کی زبان
 ت پر مقرر

گذرا
 جو یہ باہر

یزیں لے
 کر چاروں

بڑ چاہیے

لت بھی
 ہیں۔

اوم

مشری پر ماتنے منہ

انگریزی تعلیم یافتہ اصحاب خطاب

آئندہ میں میرا خطاب انگریزی تعلیم یافتہ اصحاب سے ہے۔ جو اپنی علمیت پر نازاں ہیں۔ اور دھرم کا تمسخر اڑا کر تے ہیں۔ گویا ان کے نزدیک دھرم جاہلوں کا شیوہ ہے۔ یہ ان کا خیال سراسر غلط ہے۔ اور وہ یکسر تاریکی میں ہیں۔ دھرم سے بڑھ کر دنیا میں کوئی چیز نہیں۔ دھرم کے بغیر انسان ایسے ہیں جیسے روح کے بغیر جسم۔ ہمارے انگریزی تعلیم یافتہ بھائی اگر چاہیں۔ تو خود دھرم کی مثال بن کر دوسروں کی رہبری کر سکتے ہیں۔

نصرت گیتا میں آیا ہے۔

यत्प्रदाचरति ओष्ठस्तत्तद्वेवेतरो जन्तः ।
स यत्प्रमाणां कुरुते लोकस्तद्विमुषर्तते ॥

یث - بیت - آجرتی - شریف - شریف - نت - نت - ابو - ایتر - و - جہا
سایت - پیرام - کروستہ - لوکس - نت - ابو - ایتر - و - جہا

۱۔ عیسے جیسے ۲۔ آچرن کرنا۔ چلنا ۳۔ حمیدہ انسان ۴۔ ویلے ویلے ۵۔ دوسرے ۶۔ آدمی

۶۔ پیمانہ سبب ۸۔ کرتے ہیں ۹۔ لوگ

کارث د ہے کہ وید ایک ایسی نعمت غیر مترقبہ ہے جس کے لئے مغرب کو مشرق کا مشکور ہونا چاہیے۔

گی گارٹ Geegault نامی یورپین فلاسفر کہتے ہیں: ”دید بنی آدم کے تمام اعلیٰ خیالات کا سرچشمہ ہے“

مشہور جرمن فلاسفر میکس مولا (Max Muller) فرماتے ہیں: ”انسان نے جو اعلیٰ سے اعلیٰ علمیت حاصل کی ہے۔ اس کا مطالعہ ویدوں کے سوا دنیا کے اور کسی پشتگ میں نہیں ملتا۔“
یہی صاحب آپریشنوں کے متعلق فرماتے ہیں۔

“The Upanishads are the sources of the Vedant philosophy, a system in which human speculation seems to me to have reached its very acme.”

ترجمہ۔ آپریشن دیدانت فلسفہ کا منبع ہیں۔ مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دیدانت فلسفہ انسانی تخیل کا معراج ہے۔

ایک اور جرمن فلاسفر شوپن ہار (Schopenhauer) فرماتے ہیں۔

“In the world there is no study so beneficial and so elevating as that of Upanishads (they) are a product

of the highest wisdom it is destined sooner or later to become the faith of the people."

ترجمہ۔ دنیا کے تمام لٹریچر میں آپ نشندہ کے برابر اور کوئی کتاب نہیں جو انسان کو اس قدر روحانی بلندی پر لے جاسکے۔ پروانہ عقل کی حد یہاں ختم ہو جاتی ہے۔ ایک دن ایسا ضرور آئیگا۔ جب ساری دنیا اس پر ایمان لائے گی۔

ریپورٹڈ آر مسٹر مٹھی Revd. Arthur E. Massey ایک انگریز

فاضل کہتے ہیں۔

"The basis of India's civilization is the spiritual, the within, the unseen and real; all else is evanescent and therefore of secondary importance. The Western World on the other hand is all for the outer, the tangible, the seen and transitory. She has even prostituted science in the service of destroying human and animal life. India aims at loyalty to her highest religious traditions; but

the West alas! although professing a religion of love and self abnegation totally ignores it whenever it suits her purpose, which is so often that one is forced to wonder whether religion has any hold upon her at all. The secret of India's devotion to her religious ideals may be found in the Bhagavadgita, which is an epitome of the Vedas in simple, harmonized and humanized form.

It contains a fount of inexhaustible wisdom based upon profound religious experience. For this reason many seriously inclined Westerners, appalled at the materialism of the day, are turning to the East for enlightenment, many of whom have found light and repose in the Gita. My own pocket edition of the wonderful Hindu poem

(W. Q. Judge's rendering) is dated in my handwriting 1896, and has ever since been my constant "Guide, philosopher and friend."

ترجمہ۔ ہندوستانی تہذیب حقیقی تہذیب ہے۔ کیونکہ اس کی بنیاد روحانیت پر ہے۔ ہندو تہذیب کی نظر میں روحانیت کے علاوہ اور جو کچھ ہے۔ وہ تمام فانی کمزور اور بیچ ہے۔ اس کے برعکس مغربی تہذیب ظاہریت اور مادیت پر مبنی ہے۔ مستقل و اصلی یعنی روحانی بہتری سے اسے کوئی سروکار نہیں۔ اہل مغرب نے اپنی ذہنی ترقی یا کمالات سائنس کا نہایت بُرے طریقے سے استعمال کیا ہے۔ ان کی نگاہ میں سائنس فقط انسانی اور حیوانی ژندگیوں کے تلف کرنے کا ذریعہ ہے۔ ہندوستان اپنے انتہائی ہند مذہبی اصولوں پر ہمیشہ عمل پیرا رہا ہے۔ لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ یورپ زبانی طور پر تو بہت کہتا ہے۔ کہ میرا مذہب محبت و ایثار ہے۔ مگر عمل کے وقت ان باتوں کو بالکل نظر انداز کر دیتا ہے۔ اور ہمیشہ اس کی پی روش رہی ہے مجھے حیرت ہے۔ کہ اس کا واقعی کوئی مذہب ہے بھی یا نہیں۔ ہندوستان کی اس عملی صداقت کا راز جھگوت گیتا کی تعلیم میں ہے۔ جو کہ دیدوں کا پچوڑ ہے۔ اور سادہ۔ دلکش اور نفیس نظم کی صورت میں ہے۔

جھگوت گیتا اس لازوال اور غیر محتمم دانشمندی و بصیرت کا سرچشمہ ہے۔ جس کی بنیاد دقیق روحانی تجربات پر ہے۔ اس لئے یہ کوئی تعجب کا مقام

نہیں۔ اگر مغرب کے بعض متلاشی حق اہل مغرب کی مادہ پرستی سے متنفر ہو کر روحانی روشنی کے لئے مشرق سے رجوع کر رہے ہیں۔

بہت سے مغربی افراد نے بھگوت گیتا سے نورِ عرفان اور سکونِ دل حاصل کیا ہے۔ چالیس سال سے یہ کتب میری بھی رہنما رفیق اور معلم ہیں۔

مہاجن اور بھی بے شمار ایسے مغربی فلاسفر ہو گزرے ہیں۔ اور اب بھی ہیں جو کہ ہندو شاہنشاہی اور روحانی ترقی اور حقیقی تسکین قلب کا واحد ذریعہ سمجھتے ہیں۔ ان سب کا یہاں حوالہ دینا مشکل ہے۔ حاصل کلام یہ کہ ہم جو مغربی تہذیب کے دلدادہ ہیں۔ اور اسے اپنی ہندو تہذیب سے برتر سمجھتے ہیں۔ یہ بالکل ہماری کم فہمی یا بے عقلی ہے۔ ہم نے کبھی غور و فکر سے کام نہیں لیا۔ جیسا کہ میں شروع میں مقرر کر آیا ہوں کہ میری بھی پہلے یہی حالت تھی۔ میں یورپین تہذیب اور انگریزی لٹریچر پر فریفتہ تھا۔ اور اپنی ہندوستانی تہذیب اور اپنے دھارمک لٹریچر کو اس کے سہاقہ میں گمراہ اور بے سمجھ کر اس سے سخت بے اعتنائی روا رکھتا تھا۔ مگر جب میں نے ہندو شاہنشاہی کو غور سے پڑھا۔ تو میری کایا پلٹ گئی اب یہ حال ہے۔ کہ ہندو شاہنشاہی کے سوا اور کوئی کتاب پڑھنے کو جی نہیں چاہتا۔ تو انگریزی خواں طبقہ کی خدمت میں میری پُر زور درخواست ہے کہ اگر اسے صحیح علم اور حقیقی سکون مطلوب ہے۔ تو ہندو شاہنشاہی کی مشن میں آئے۔ خاص کر بھگوت گیتا کا مطالعہ کرے۔ جو مقابلہ آسمان ہے۔ اور جس میں تمام ہندو شاہنشاہی کے عطر نکال کر رکھ دیا گیا ہے۔

چنانچہ بھگوان کرشن جی فرماتے ہیں۔

सर्वधर्मान्परित्यज्य मामेकं शरणां ब्रज ।
अहं त्वा सर्वपापेभ्यो मोक्षयिष्यामि मा शुचः॥

۱۸
۶۶
سرور دھرممان - پریمی تیجیہ - مام - ایکیم - شرمن - درج
اہم - توا - سرور - پاپے بھیر - موکھیشیامی - ما - شچہ

ترجمہ - اے ارجن! سارے دھرم چھوڑ کر تو میری شرن میں آ۔ میں
تجھے سب پاپوں سے مکت (رہا) کر دوں گا۔ تو فکرت کر۔
آگے فرماتے ہیں۔

य इमं परमं गुह्यं मद्भक्त्येवभिधास्यति ।
भक्तिं मयि परां कृत्वा मामेवैष्यत्यसंशयः ॥

۱۸
۶۸
یا - ائم - پریم - گوہیم - مد - بھکتیشو - ابھی - دھاسیتی
بھکتم - مئی - پریم - کرتوا - مام - ایو - ایشیتی - ہنشہ

ترجمہ - جو آدمی بھگوت گیتا کا پریم گیت (پوشیدہ) گیان میرے
بھگتوں میں پھیلائے گا۔ وہ میری پریم بھگتی (مکمل عبادت) کرے گا
اور ضرور ہی مجھے پائے گا۔

پھر فرماتے ہیں۔

۱۔ چھوڑ کر ۲۔ اے ۳۔ پاپوں سے ۴۔ مکت کر دینا ۵۔ مکت ۶۔ شوک کر ۷۔ اس ۸۔ گیت

अध्येष्यते च य इमं धर्म्यं संवादमावयोः ।
ज्ञानयज्ञेन तेनाहमिष्टः स्यामिति मे मतिः ॥

ادھیہ۔ ایشیتے۔ چہ۔ یا۔ اہم۔ دھرمیم۔ سم۔ وادم۔ آدیو
گیان۔ یگین۔ تین۔ اہم۔ ایشٹا۔ سیام۔ اتی۔ ۷۔ مٹی
ترجمہ۔ اے ارجن! جو ہمارے اس دھرم سم داد یعنی گیتا کو پڑھیں گا
وہ گویا گیان یگیہ کی صورت میں میری پُو جا کرے گا۔ ایسا میرا مَنّت ہے۔
آخر میں فرماتے ہیں۔

अद्वावाननसूयश्च श्रृणुयादपि यो नरः ।
सोऽपि मुक्तः शुभांल्लोकान्प्राप्नुयात्पुण्यकर्मणाम्

شردھاوان۔ اُن۔ سُولیشچ۔ شَر نوایات۔ اپنی۔ یو۔ بُرا
سو۔ اپنی۔ مکتا۔ ششمان۔ لوکان۔ پراپنوایات۔ پُنیہ۔ کرمنشام
ترجمہ۔ جو انسان شردھا (عقیدت) سے بھگوت گیتا کو سنیں گا۔
وہ بھی مکت ہو جائے گا۔

پیارے دوستو! یہ ہے بھگوت گیتا کی مہاں (عظمت)۔ اس کا
سننا سنا۔ پڑھنا پڑھنا مہاں پُنیہ (ثوابِ عظیم) ہے۔ بشرطیکہ شردھا
پُر روک ہو۔ اور اُس پر عمل بھی کیا جاوے۔

اس لئے سمجھو! آپ سے یہی اتمنا س ہے کہ شربد بھگوت گیتا

کو خود پڑھیں اور سمجھیں۔ اوروں کو بھی اس کے پڑھنے کا شوق دلائیں
اور اس کی حقیقی تعلیم پر عمل کرتے ہوئے یعنی بھگت گیارنی اور کریم یوگی بن
کر نجات ابدی۔ سرور ابدی اور حیات ابدی حاصل کریں۔

اوم شرم

ہری اوم نت ست - ہری اوم نت ست - ہری اوم نت ست

63:39



اوم

چودھری روشن لعل صاحب ایم۔ اے۔ پی۔ سی۔ ایس
ایگزیکٹو آفیسر میونسپلٹی ملتان کی دیگر تصانیف

گیتا پرکاش ^{المعروف} نور ہدایت

اس کتاب کے متعلق پوجیہ یاد ستری مہاتما ہنس راج جی
ہمارا ج فرماتے ہیں :-

"یہ گیتا پرکاش نام کا پستک میرے برتر چودھری روشن لعل
صاحب ایگزیکٹو آفیسر میونسپلٹی ملتان شہر نے لکھا ہے۔ چودھری
صاحب اُن اشخاص میں سے ہیں جو سرکاری کام کے بوجھ سے دبے
ہوئے بھی اپنے وقت کا کچھ حصہ دھارمک مطالعہ میں خرچ کرتے
ہیں جن اصحاب کو چودھری صاحب سے گفتگو کرنے کا موقع ملا ہے
وہ جانتے ہیں کہ اُن کا مطالعہ کتنا وسیع اور حافظہ کتنا زبردست ہو
گرنفقہ صاحب۔ بھگت کبیر کی بانی۔ رامائن۔ دیوان حافظ۔ مثنوی۔ ناراد

اور دوسرے مصنفوں کے پستکوں کے صفحوں کے صفحے ان کو یاد ہیں
بھگوت گیتا شروع سے لے کر اخیر تک ان کے کنھنہ (یاد) ہے۔
اس کا کوئی شلوک نہیں جس کو وہ زبانی پڑھ اور سنا نہیں سکتے
اتنے ادھک سوادھیائے اور مضبوط حافظہ کی طاقت کا یہ قدرتی
نتیجہ ہے کہ ان کے وچار گھمبیر اور پر بھو پریم اور دشواس کے رنگ
میں رنگے ہوئے ہیں۔ "گیتا پرکاش" میں جو مضمون درج
ہیں۔ ان کی تہ میں بھگوت گیتا کا مطالعہ ہے۔ شری کرشن جی ہاراج
نے دید۔ اپنشد رُوپی گنٹو کے دودھ سے ارجن رُوپی بھڑے کی جو
پرورش کی تھی۔ اُسی دودھ میں سے کچھ حصہ چودھری صاحب کے
نصیب میں بھی آیا ہے۔ اس دودھ سے ان کی آنما میں جو روحانیت
پیدا ہوئی ہے۔ اُس کا پرکاش اس گیتا پرکاش میں پایا جاتا
ہے۔ دھرم کی اعلیٰ سے اعلیٰ باتیں بڑی آسان عبارت
میں درج کی گئی ہیں۔ ہر ایک شخص جو دھرم سے پریم رکھتا ہے
اس کتاب کے ذریعہ بغیر کسی تکلیف کے بھگوت گیتا کے آپدیش
سے لا بھ اٹھا سکتا ہے۔ بھگتوں کی بانی میں سے بھی جو رتن نکال
کر مضمون کو سجایا گیا ہے۔ وہ اس پستک کی خوبصورتی کو اور بھی
بڑھا دیتے ہیں۔ میں آشا رکھتا ہوں کہ اُردو جاننے والے
اصحاب "گیتا پرکاش" کو پڑھ کر اپنے آتما دس کو اُمت
کریں گے۔"

کتاب کی قیمت صرف ۲ روپے ۴ آنے جو کہ لاگت کے برابر ہے
 علاوہ ڈاک خرچ ۲ روپے ۲ آنے

کتاب چھاپنے سے مدعا لوگوں کی روحانی بہتری ہے۔ نہ کہ مالی فائدہ
 اس کتاب کا ہندی ایڈیشن بھی چھپ رہا ہے۔

ملنے کا پتہ

- ۱۔ میسرز وزیر چند مٹرا اینڈ سنز۔ موہن لال روڈ۔ لاہور
- ۲۔ میسرز جے۔ ایس سنت سنگھ اینڈ سنز چوک منی۔ لاہور
- ۳۔ میسرز راجپال اینڈ سنز آریہ پستکالیہ ہسپتال روڈ۔ لاہور
- ۴۔ بھائی گیلرام اینڈ سنز۔ کپ بازار۔ ملتان شہر
- ۵۔ ماسٹر لال چند اینڈ سنز کتاب گھر کالے منڈی ملتان شہر

پرکاش

یاد ہیں

ہے۔

سکتے

یہ قدرتی

ننگ

درج

ہاں لاج

کی جو

کے

دعائیت

پایا جاتا

رت

ا ہے

پیش

بکال

ور بھی

لے

ت

६३

उद् सू संवाह

पुस्तक का नाम .. गीता के उपदेश ..

लेखक .. त्याग भूषे जीस्वामी ..

प्रकाशन वर्ष .. १९४१ ..

भागत संख्या ... ६३ ..

